

علم نحو پر علامہ ابن حاجب کی لکھی گئی مایہ ناز تصنیف

الکافی

(سوالاً جواباً)

ششماہی اول و ثانی

علامہ شیخ عثمان ابن الحاجب

المتوفی

646 ہجری

احمد عباس عطاری

استاد فیضانِ مدنی صاحب

استاد عامر مدنی صاحب

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى أَزْوَاجِهِمُ وَالنِّسَاءِ وَصَحْبِهِمُ الْمُحْسِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نوٹس: الکافیہ ششماہی اول و ثانی (سوالاً جواباً)

استاد محترم مولانا فیضان مدنی صاحب

استاد محترم مولانا عامر تنویر مدنی صاحب

کاوش : احمد عباس عطاری



عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو کافیہ کے ششماہی اول کے سوال جواب نوٹس مل جائیں گے۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے نمبر پر رابطہ کریں

(1) تاریخ الخلفاء (2) مختصر القدوری (3) دروس البلاغہ (4) النخوة الواضحة (5) شمائل محمدیہ (6) الکافیہ (7) نور الانوار (8) مسند امام اعظم (9) المروۃ (10) اتحاف المسلم (11) اصول الشاشی (12) مقدمہ الشیخ

03127237373

احمد عباس عطاری

درجہ رابعہ

مرکزی جامعہ المدینہ گجرات

مصنف کے حالات زندگی

نام و نسب:

آپ کا نام عثمان، لقب شیخ جمال الدین اور کنیت ابو عمرو ہے
 آپ ابن الحجاب کے نام سے مشہور ہوئے
 اس کی وجہ یہ بنی کہ آپ کے والد موسیٰ صلاحی کے ہاں دربان تھے اور دربان کو عربی
 میں حجاب کہتے ہیں
 آپ کے والد کا نام امیر عزالدین عمر ہے
 آپ امام مالک کے مقلد تھے اس نسبت سے آپ کو مالکی بھی کہا جاتا ہے

ولادت و ابتدائی:

آپ مصر کی ایک بستی "اسناء" میں 570 ہجری میں پیدا ہوئے، ابتدائی
 تعلیم و تہرہ سے حاصل کی اور چھوٹی سی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا، پھر
 آپ نے امام شافعی سے فرائض کی تحصیل اور "التیسیر" کتاب کو سنا، امام ابن الجود
 سے فرائض سب سے حاصل کیا

علمی کارنامے:

آپ بہت ذہین تھے اور اتنے کمال درجے کی ذہانت والے تھے کہ ابن خلقان بیان کرتے
 ہیں کہ میرے نزدیک ابن الحجاب اللہ جل جلالہ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ
 روشن ذہن والے ہیں

آپ بہت بڑے فقیہ، اعلیٰ منظر، دین دار، متقی، پرہیزگار اور بہت بڑے نحوی تھے
یہاں تک کہ آپ نے علم نجوم میں اہل خطاط پر بہت اعتراضات اور
الزامات وارد کیے جن کے جواب دینا بہت مشکل ہے

تدریس و سکونت:

آپ نے عرصہ دراز تک جامعہ دمشق میں تدریس کی، پھر آپ
نے مصر میں صدر مدرس کے فرائض سرانجام دیتے
اس کے بعد آپ نے اسکندریہ میں مستقل قیام کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن
زندگی نے وفات کی اور چند روز بعد جمعرات کے دن 646 ہجری میں 76 سال
کی عمر میں اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے
آپ کو شعرو شاعری کا بڑا شوق تھا، آپ بہت خوبصورت شعر کہتے یہاں
تک کہ آپ نے کافیہ کو نظم کی صورت میں وافیہ میں بیان کیا

کچھ اس کتاب کے بارے میں:

علم نجوم میں اس کتاب (الکافیہ) کو اتنی شہرت حاصل ہوئی کہ یہ
کتاب 700 سے زائد عرصے سے درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے اور
اس کی 100 سے زائد شروحات لکھی جا چکی ہے، اس کی ایک شرح، شرح
ملاحبائی ہے

الكافيه مع شرحه الناجيه

بسم الله الرحمن الرحيم

اعترض: مصنف نے اپنی کتاب کا آغاز تسمیہ سے کیا اور تسمیہ کے بعد تحمید کو ذکر نہ کیا حالانکہ قرآن پاک کا بھی یہی اسلوب ہے اور بزرگان دین بھی اسی طرح کرتے تھے مصنف نے ایسا کیوں نہ کیا؟

جواب: مصنف علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ میری یہ کتاب نہ تو قرآن کے برابر ہے اور نہ ہی بزرگان دین کی کتابوں کے برابر ہے

(مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں عاجزی کرتے ہوئے ایسا فرمایا)

اعترض: عاجزی تو ذکر اللہ جل جلالہ کرنے کے بعد ہوتی ہے مگر مصنف نے تحمید کو قطع کر کے عاجزی کی یہ کونسی عاجزی ہے؟

جواب: انہوں نے اگرچہ لفظ تحمید کو ذکر نہیں کیا لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے زبان سے ادا کی ہو یا دل میں پڑھی ہو اور ویسے بھی حضور ﷺ کی حدیث کا خلاصہ ہے کہ مسلمان سے اچھا گمان رکھو اس لیے ہمیں بھی مصنف سے یہ گمان رکھنا چاہیے کہ انہوں نے تمہید پڑھی ہوگی

الکلمۃ:

سوال: کلمہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: "لفظ وضع لمعنی مفرد"

ایسا لفظ جس کو مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو

سوال: کلمہ کی تعریف میں مفرد پر کتنے اور کون کون سے اعراب پڑھنا جائز ہے؟

جواب: کلمہ کی تعریف میں مفرد پر تینوں اعراب پڑھنا جائز ہے اور ان

کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس کو مفرد پڑھے تو اس صورت میں یہ معنی کی صفت بنے گا، اگر اس کو

مفرد پڑھے تو اس صورت میں یہ لفظ کی صفت بنے گا اور اگر اس کو مفرد پڑھے تو

اس صورت میں یہ وضع کا ذوالحال بنے گا

سوال: کلمہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: کلمہ کی تین اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

3 حرف

2 فعل

1 اسم

سوال: کلمہ کی اقسام کی وجہ حصہ بیان کریں

جواب: کلمہ دو حال سے حالی نہیں یا تو وہ بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں

کرے گا، اگر نہیں کرے گا تو وہ **حرف** ہوگا اور اگر بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے گا تو وہ

پھر دو حال سے حالی نہیں یا تو اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا

ہوگا یا نہیں، اگر ملا ہوا ہوگا تو وہ **فعل** ہوگا اور اگر نہیں ملا ہوا ہوگا تو وہ **اسم** ہوگا

الكلام:

سوال: کلام کی تعریف بیان کریں

جواب: "الكلام ما تضمن كلمتين بالاسناد"

وہ مرکب جو اسناد کے ساتھ دو کلموں کو شامل ہو

سوال: کلام کن کن چیزوں سے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: کلام یا تو دو اسموں سے حاصل ہوتا ہے مثلاً: العلم النافع

یا ایک اسم اور ایک فعل سے حاصل ہوتا ہے مثلاً: ضرب زيد

الاسم:

سوال: اسم کی تعریف بیان کریں

جواب: "الاسم ما دلّ على معنى في نفسه غير مقترن بأحد الأزمنة الثلاثة"

ایسا کلمہ جو بذات اپنے معنی پر دلالت کرے اور اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی

کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو

سوال: اسم کے خواص (علامتیں) بیان کریں

جواب: اسم کے کئی خواص ہیں جن کی تعداد بعض کے نزدیک (30) تک پہنچتی ہیں لیکن

کافیہ میں ان میں سے چند کو ذکر کیا گیا ہے

2 خبر کا ہونا (بالر حبل)

1 الف لام کا ہونا (الر حبل)

4 اضافت (مضاف) کا ہونا (عنلام زيد)

3 تنوین کا ہونا (زید)

5 مسند الیہ ہونا (زید شاعر) 6 معرب ہونا (حباء زید)

7 مبنی ہونا (اضرب)

سوال: آخری حرف کے اعتبار سے کلمات عرب کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: آخری حرف کے اعتبار سے کلام عرب کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

2 مبنی

1 معرب

المعرب:

سوال: معرب کی تعریف بیان کریں

جواب: "المركب الذي لم يشبه بني الأصل"

وہ اسم مرکب جو منی الاصل کے مشابہ نہ ہو

سوال: کتنی اور کون کونسی چیزیں مبنی الاصل ہیں؟

جواب: تین چیزیں مبنی الاصل ہیں اور وہ یہ ہیں:

1 فعل ماضی 2 امر حاضر معروف 3 تمام حروف

سوال: معرب کا حکم بیان کریں

جواب: معرب کا حکم یہ ہے کہ عامل کے بدلنے کے ساتھ اس کا آخر

بھی بدل جاتا ہے اب چاہے وہ بدلن الفظاً ہو یا معنًاً ہو

لفظاً کی مثال: حباء زید، رأیت زیداً، سررت بزید

معنًاً کی مثال: حباء موسیٰ، رأیت موسیٰ، سررت بموسیٰ

الاعراب:

سوال: اعراب کی تعریف بیان کریں

جواب: "ماختلف آخره به ليدل على المعاني المعتورة عليه"

جس شے کے سبب اسم کا آخر بدل جائے تاکہ وہ اسم معرب پر پے درپے آنے والے معنی پر دلالت کرے اسے اعراب کہتے ہیں

سوال: اسم کے اعراب کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: اسم کے اعراب کی تین اقسام ہیں

1 رفع 2 نصب 3 جر

☆ رفع فاعلیت کے ساتھ خاص ہے

☆ نصب مفعولیت کے ساتھ خاص ہے

☆ اور جر اضافت کے ساتھ خاص ہے

اعتراض: رفع کو صرف فاعل کے ساتھ کیوں خاص کیا گیا؟

جواب: رفع کو فاعل کے ساتھ اس لیے خاص کیا کیونکہ صرف فاعل کو حقیقتاً

رفع دی جاتی ہے اور باقی تمام مرفوعات کو حکماً رفع دی جاتی ہے

اعتراض: نصب کو صرف مفعول کے ساتھ کیوں خاص کیا گیا؟

جواب: نصب کو مفعول کے ساتھ اس لیے خاص کیا کیونکہ صرف مفعول کو حقیقتاً

نصب دیا جاتا ہے اور باقی تمام منصوبات کو حکماً نصب دیا جاتا ہے

والعامل:

سوال: عامل کی تعریف بیان کریں

جواب: "ما به يتقوم المعنى المقتضى لإعراب"

وہ چیز جس کی مدد سے اعراب کا تقاضہ کرنے والا معنی حاصل ہو
مثلاً: جاء زيد میں جاء عامل ہے اور فاعلیت کا معنی حاصل ہو رہا ہے جو رفع کا
تقاضہ کرتا ہے

سوال: اسم معرب کے اعراب کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ہر ایک کی اعرابی
حالتیں مع مثال بیان کریں

جواب: اسم معرب کے اعراب کی بارہ اقسام ہیں

1 مفرد منصرف صحیح

2 جباری مجبری صحیح

3 جمع مکسر منصرف (وہ جمع جس کے آخر میں واو نون اور الف تاء نہ ہو)

ان کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتح سے اور حالت جبری کسرہ

سے آتی ہے

حالت رفعی حالت نصبی حالت جبری

جاء زيد وظي ور حبال رأيت زيداً وظيًّا ور حبالاً سررت بزيد وظي ور حبال

4 جمع مونث سالم (جس جمع کے آخر میں الف اور تاء ہو)

اس کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی و جبری کسرہ سے آتی ہے

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ خبری
حباءِ مسلمات	رأیتِ مسلمات	سررتِ بمسلمات
5 غیر منصرف		

اس کی حالتِ رفعی ضم سے، حالتِ نصبی و خبری فتح سے آتی ہے

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ خبری
حباءِ احمد	رأیتِ احمد	سررتِ باحمد
6 اسمائے ستہ مکبرہ (أبوک، أخوک، حموک، هنوک، فوک، ذومال جب یہ یائے متکلم کے علاوہ کسی کی طرف مضاف ہو)		

ان کی حالتِ رفعی واو سے، حالتِ نصبی الف سے اور حالتِ خبری یاء سے آتی ہے

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ خبری
حباءِ أبوک	رأیتِ أباک	سررتِ أبیک
7 تشنیہ اور اس کے ملحقات (کلا جب یہ ضمیر کی طرف مضاف ہو، اثنان، اثنتان)		

ان کی حالتِ رفعی الف سے، حالتِ نصبی و خبری یاء سے آتی ہے

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ خبری
حباءِ الرحلان	رأیتِ رحلین	سررتِ برجلین
8 جمع مذکر سالم (وہ جمع جو واو اور نون کے ساتھ ہو) ألو، عشرون اور ان کے أخوات (مثلاً ثلاثون وأربعون)		

ان کی حالت رُفعی واو سے، حالت نُصبی و حبری یاء سے آتی ہے

حالت رُفعی	حالت نُصبی	حالت حبری
حباءِ مسلمون	رأیت مسلمین	مررت بمسلمین
9 اسم مقصور		

اس کی حالت رُفعی ضمہ تقدیری، حالت نُصبی فتحہ تقدیری سے اور

حالت حبری کسرہ تقدیری سے آتی ہے

حالت رُفعی	حالت نُصبی	حالت حبری
حباءِ عصا	رأیت عصا	مررت بعصا

10 اسم منقوص (وہ اسم جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو)

اس کی حالت رُفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نُصبی فتحہ لفظی سے اور

حالت حبری کسرہ تقدیری سے آتی ہے

حالت رُفعی	حالت نُصبی	حالت حبری
حباءِ القاضی	رأیت القاضی	مررت بالقاضی

11 مضاف الی الیاء (علاوہ جمع مذکر سالم)

اس کی حالت رُفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نُصبی فتحہ تقدیری سے اور

حالت حبری کسرہ تقدیری سے آتی ہے

حالت رُفعی	حالت نُصبی	حالت حبری
حباءِ عنلای	رأیت عنلای	مررت بعنلای

12 جمع مذکر سالم (جویائے متکلم کی طرف مضاف ہو)

اس کی حالت رفعی واو تقدیری سے، حالت نصبی و خبری یاء لفظی سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت خبری
جاء مسلمی	رأیت مسلمی	مررت بمسلمی

غیر المنصرف:

سوال: غیر منصرف کسے کہتے ہیں؟

جواب: "ما فیہ علتان من تسع آواحدۃ منھا تقوم مقام مہما"

وہ اسم معرب جس میں نو سببوں میں سے دو سبب ہو یا ایک ایسا

سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو

اور وہ نو اسباب درج ذیل ہیں

- 1 عدل (عمر) 2 وصف (أحمر) 3 تانیث (طلحة)
- 4 معروف (زینب) 5 عجم (ابراہیم) 6 جمع (ماحب)
- 7 ترکیب (معدیکرب) 8 الف نون زائدتان (عمران)
- 9 وزن فعل (أحمد)

سوال: ان نو (9) اسباب کو کتاب میں شعر کی صورت میں کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: ان نو (9) اسباب کو شعر کی صورت میں اس لیے بیان کیا گیا کہ

یہ طریقہ ان کو یاد کرنے کے زیادہ قریب ہے

سوال: غیر منصرف کا حکم بیان کریں

جواب: غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر ناہی کسرہ آتی ہے اور ناہی تنوین آتی ہے

سوال: کس صورت میں غیر منصرف کو منصرف پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ضرورت اور مناسبت کی وجہ سے غیر منصرف کو منصرف پڑھنا جائز ہے

مثلاً: سلاواً و اعلاً

سوال: کون کون سا سبب دو سببوں کے قائم مقام ہے؟

جواب: جمع اور الف ثانیہ (الف مدودہ و مقصورہ) یہ دونوں سبب دو سببوں کے قائم مقام ہے

العدل:

اعترض: نویسبوں میں سے عدل ہی کو کیوں مقدم کیا؟

جواب: نویسبوں میں سے عدل کو مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بقیہ

اسباب غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرائط کے ساتھ مقید ہے جبکہ

عدل کسی شرط کے بغیر غیر منصرف کا سبب بنتا ہے اور قاعدہ یہ ہے

کہ مطلق کو مقید سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے اسی لیے اسے پہلے ذکر کیا گیا

اعترض: مصنف نے بقیہ اسباب کی تعریفات کو ذکر نہیں کیا اور عدل کی

تعریف کو ذکر کیا ایسا کیوں؟

جواب: مصنف نے سلف صالحین کی عدل کی بیان کردہ تعریف سے عدول کیا اسی لیے عدل کی تعریف کو ذکر کیا اور بقیہ اسباب کی تعریفات ان کے نزدیک وہی ہے جن کو سلف صالحین نے ذکر کیا اس لیے مصنف نے ان کی تعریفات کو ذکر نہ کیا

سوال: عدل کی تعریف بیان کریں

جواب: "حسروجه عن صيغته الأصلية تحقيقاً أو تقديرًا"

اسم کا اپنے صیغہ اصلیہ سے نکالنا حبانہ چاہے وہ نکالنا تحقیقی ہو یا تقدیری ہو
مثلاً: ثلث اور مثلث

سوال: عدل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: عدل کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں:

2 عدل تقدیری

1 عدل تحقیقی

1 عدل تحقیقی:

جس کے لیے معدول عنہ ثابت ہو اور اس پر غیر منصرف کے علاوہ بھی کوئی دلیل دلالت کرے مثلاً: ثلث اور مثلث
2 عدل تقدیری:

جس کے لیے معدول عنہ فرض کیا گیا ہو اور اس پر غیر منصرف کے علاوہ کوئی دلیل دلالت نہ کرے مثلاً: عمر

سوال: کیا "قطام" غیر منصرف ہے؟

جواب: جی ہاں! اہل تمیم کے نزدیک جو لفظ فعال کے وزن پر ہو، مونث چیز کا نام نہ ہو اور

اس کے آخر میں را نہ ہو تو وہ غیر منصرف ہوگا

مثلاً: قَطَامٌ اور حَذَامٌ

☆ اور اگر اس کے آخر میں را ہو تو وہ مبنی ہوگا

☆ اور لفظ قطام یہ "قِطَامٌ" سے ماخوذ ہے

الوصف:

سوال: وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا چیز شرط ہے؟

جواب: وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع

میں بھی وصف ہو

مثلاً: (مررت بنسوة أربع) اسی وجہ سے اس مثال کو منصرف پڑھا جائے

گا کیونکہ (اربع) اگر چہ یہاں وصف ہے لیکن یہ اصل وضع میں وصف نہیں ہے

☆ اور وصف کو غلبہ نقصان نہیں دیتا

سوال: أسود، ارتم اور أدھم کو منصرف پڑھے گے یا غیر منصرف پڑھے گے؟

جواب: اسود اور ارتم یہ سانیوں کے نام ہے اور یہ آزاد کے لیے ہے اور أدھم یہ

قید کے لیے ہے اور یہ تینوں کیونکہ اسم تفضیل کے وزن پر ہے اس لیے ان کو غیر

منصرف پڑھا جائے گا کیونکہ اسم تفضیل کی وضع ہی وصف کے لیے ہے

سوال: افعی، اُجدل اور اُخیل کو منصرف پڑھے گے یا غیر منصرف؟

جواب: افعی سانپ کا نام ہے، اُجدل خبیث کو کہتے ہیں اور اُخیل پرندے کا نام ہے ان کے دوسرے معنی میں استعمال ہونے کی وجہ سے ان کو غیر منصرف پڑھنا ضعیف ہے

التانیث:

سوال: تانیث کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: تانیث کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں:

2 تانیث معنوی

1 تانیث بالتاء

1 تانیث بالتاء:

جس کلمے کے آخر میں تاء آتی ہے اور وقف کی صورت میں (ہ) سے بدل

جاتی ہے

2 تانیث معنوی:

جس کلمے کے آخر میں تاء مقدر ہو اگر چہ وہ مونث حقیقی یا مذکر حقیقی ہو

سوال: تانیث بالتاء کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا چیز شرط ہے؟

جواب: تانیث بالتاء کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ کسی

کا علم ہو چاہے مذکر کا ہو یا مونث کا ہو مثلاً: (عائشہ)

سوال: تانیث معنوی کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کتنی اور کون کونسی شرائط

ہیں؟

جواب: تانیث معنوی کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

- 1 وہ کسی کا علم ہو یعنی اس کے لیے بھی علمیت شرط ہے
 - 2 وہ لفظ تین حروف سے زائد ہو یا اگر تین حرفی ہو تو درمیان حرف متحرک ہو یا وہ عجبی علم ہو مثلاً: (زینب، سقر، ماہ اور جُور)
- ☆ اسی لیے (ہند) کو منصرف پڑھنا حبابِ نزہ ہے کیونکہ اگرچہ یہ تانیث معنوی ہے، علم بھی ہے اور تین حرفی بھی ہے لیکن اس کا درمیان حرف متحرک نہیں ہے

سوال: اگر تانیث معنوی مونث کا نام ہو لیکن مذکر پر بولاجاتا ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بن کے لیے کونسی شرط ہے؟

جواب: اگر تانیث معنوی مونث کا نام ہو لیکن مذکر پر بولاجاتا ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ تین حروف سے زائد ہو

☆ اسی وجہ سے (قدم) جب کسی مذکر کا نام رکھ دیا جائے تو اسے منصرف پڑھے گے اور (عقرب) کو غیر منصرف پڑھے گے

المعرفة:

سوال: معارف میں سے کون کون مبنی ہے؟

جواب: معارف میں سے اسم ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول یہ تینوں مبنی ہے

سوال: معارف میں سے کون کون غیر منصرف کو منصرف بناتے ہیں؟

جواب: معارف میں سے معرف باللام اور معرف بالاضافۃ غیر

منصرف کو منصرف بناتے ہیں

سوال: معارف میں سے اسم علم کس چیز کے لیے آتا ہے؟

جواب: اسم علم غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے آتا ہے

العجبة:

سوال: عجم کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: عجم کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں

1 وہ عجمی علم ہو

2 اگر تین حروف والا ہے تو اس کا درمیان حرف متحرک ہو یا وہ تین

حروف سے زائد ہو مثلاً: (شتر، ابراہیم)

سوال: نوح کو منصرف پڑھے گے یا غیر منصرف پڑھے گے؟

جواب: نوح کو منصرف پڑھے گے کیونکہ اگرچہ یہ عجمی علم ہے اور تین حرفی

ہے لیکن اس کا درمیان حرف متحرک نہیں ہے

الجمع:

سوال: جمع کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: جمع کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں

1 وہ جمع منتهی المجموع کا صیغہ ہو

2 وہ بغیر ہاء کے ہو

مثلاً: (مَاجِد)

جمع منتهی المجموع کے صیغیں:

1 جس جمع کا پہلا حرف مفتوح، تیسرا حرف الف ہو اور اس کے بعد دو

حروف ہو مثلاً: (مَسَاجِدُ)

2 جس جمع کا پہلا حرف مفتوح، تیسرا حرف الف ہو اور اس کے بعد مشدّد

حرف ہو مثلاً: (دَوَابُّ)

3 جس جمع کا پہلا حرف مفتوح، تیسرا حرف الف ہو، اس کے بعد تین

حروف ہو اور ان کا درمیان حرف ساکن ہو مثلاً: (مَصَانِعُ)

سوال: فرائض منصرف ہے یا غیر منصرف ہے؟

جواب: فرائض منصرف ہے کیونکہ اگرچہ یہ جمع ہے، اس کا پہلا

حرف مفتوح ہے، تیسرا حرف الف ہے اور اس کے بعد تین حروف بھی

ہے لیکن اس کا درمیان حرف متحرک ہے ساکن نہیں ہے

سوال: حضابر منصرف ہے یا غیر منصرف ہے؟

جواب: حضابر غیر منصرف ہے اور یہ "حَضْرٌ" سے بنا ہے

اعتراض: حضابر یہ علم جنس ہے یعنی علم بھی ہے اور جنس بھی ہے علم

اس طرح کہ یہ بجز کا نام ہے اور جنس اس لیے کہ یہ زیادہ بجزوں پر بھی بولا جاتا ہے

اس میں قلت و کثرت دونوں کا معنی ہے تو جب حضابر علم جنس ہوا تو اس میں جمعیت کا معنی نہیں ہے لہذا اس کو غیر منصرف کے سبب کے تحت ذکر کرنا یعنی اس کو غیر منصرف پڑھنا درست نہیں یہ منصرف ہے جواب: یہ غیر منصرف ہے کیونکہ جمع سے منقول ہے جمع کی دو اقسام میں جمع فی الحال اور جمع فی الاصل حضابر یہ فی الحال تو علم جنس ہے لیکن اصل کے اعتبار سے یہ جمع فی الاصل ہے

سوال: سر اوایل منصرف ہے یا غیر منصرف ہے؟

جواب: سر اوایل غیر منصرف ہے

اعتراض: سر اوایل یہ ایزار (تہبند) کے معنی میں ہے اس میں جمعیت والا معنی بھی نہیں ہے، نا ہی یہ جمع فی الحال ہے اور نہ ہی جمع فی الاصل ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ غیر منصرف ہے اور آپ اس کو جمع منتهی المجموع بھی کہتے ہیں کیا کیوں؟

جواب: سر اوایل کو کلام عرب میں منصرف نہیں پڑھا گیا اور یہ اکثر عربیوں کے نزدیک غیر منصرف ہے اور نحو یوں نے بھی اس کو منصرف نہیں پڑھا تو جب ہم نے دیکھا کہ یہ غیر منصرف ہے اور کسی سبب کے وزن پر نہیں آ رہا لہذا ہم نے اس کو جمع منتهی المجموع کے وزن پر محمول کر دیا

☆ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ عجمی علم ہے، سر والہ سے تقدیری طور پر جمع ہے

لیکن جب اس کو منصرف پڑھا جائے گا تو غیر منصرف پڑھنے والوں پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا

فتاعدے:

جواسم منقوص (فواعل یا آفاعل) کے وزن پر ہوا اس کی حالت رفعی و خبری میں اعراب تقدیری ہوگا اور حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا
مثلاً: (جوار)

الترکیب:

سوال: ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کتنی اور کون کونسی شرائط ہے؟
جواب: ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں
1 اس کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے علمیت شرط ہے
2 اس مرکب کا بغیر اضافت و اسناد کے ملا ہوا ہونا شرط ہے
مثلاً: (جعلک)

سوال: ترکیب کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟
جواب: ترکیب کی تین صورتیں ہیں اور وہ یہ ہیں
1 یا تو ترکیب اضافت کے ساتھ ملی ہوئی ہوگی تو وہ منصرف ہوگی
2 یا اسناد کے ساتھ ملی ہوئی ہوگی تو وہ مسبی ہوگی
3 اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہو تو غیر منصرف ہوگی

الف والنون:

سوال: الف نون زائدہ جب اسم میں ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: الف نون زائدہ جب اسم میں ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو مثلاً: (عمران)

سوال: الف نون زائدہ جب صفت کے صیغے میں ہو تو اس کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: الف نون زائدہ جب صفت کے صیغے میں ہو تو اس کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کی مونث (فعلانتہ) کے وزن پر نہ آئے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے (فعلی) کے وزن پر ہونا شرط ہے

مثلاً: (سکران اور ندمان)

اسی وجہ سے (رحمن) کے غیر منصرف ہونے میں اختلاف ہے

وزن فعل:

سوال: وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص کیا گیا ہو مثلاً: (شمر، ضرب)

اور اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ کیا گیا ہو تو پھر یہ شرط ہے کہ اس کے شروع میں حروف اُتین میں سے کوئی حرف زائد ہو اور وہ وزن تاء کو قبول نہ کرتا ہو

اسی وجہ سے (اُحمر) کو منصرف پڑھنا منع ہے اور (یعمل) کو منصرف پڑھا جائے گا

سوال: جن سببوں میں علمیت مؤثر ہے جب ان کو نکرہ کر دیا جائے تو پھر کیا حکم ہوگا؟
جواب: جن سببوں میں علمیت مؤثر ہے جب ان کو نکرہ کر دیا جائے یعنی علمیت کو ختم کر دیا جائے تو وہ منصرف ہو جائے گا

اسی سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ علمیت اثر کرنے کی حالت میں جمع نہیں ہوگی مگر اسی میں جس میں علمیت شرط ہے لیکن عدل اور وزن فعل میں علمیت شرط نہیں ہے پھر بھی ان میں مؤثر ہو سکتی ہے

عدل اور وزن فعل یہ دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہے لہذا علمیت کے ساتھ ان میں سے ایک ہی آئے گا

اب جن میں علمیت شرط ہے ان میں جب علمیت کو ختم کیا جائے گا تو وہ بغیر کسی سبب کے باقی رہے گا اور جن میں علمیت شرط نہیں ہے ان میں جب علمیت کو ختم کیا جائے گا تو وہ ایک سبب کے ساتھ باقی رہے گا

سوال: اُحمر کے علم ہونے کی مثال میں انخفش جو سیبویہ پر اعتراض کرتے ہیں وہ اعتراض مع جواب لکھیں

جواب: اُحمر کے علم ہونے کی مثال میں انخفش سیبویہ پر یہ اعتراض کرتے
ہے

اعتراض: آپ کہتے ہیں کہ اُحمر میں جب علمیت کو زائل کرے گا تو اس کی وصفیت
لوٹ آئے گی جو علمیت کی وجہ سے زائل ہو گئی تھی حالانکہ جب ایک چیز زائل ہو
جائے تو واپس نہیں آتی؟

جواب: سیبویہ جواب دیتے ہیں ہم پہلے پڑھ چکے ہیں کہ وصفیت کو کسی چیز کا غلبہ
نقصان نہیں دیتا لہذا جب علمیت زائل ہو گئی تو وصفیت لوٹ آئے گی لہذا آپ کا اعتراض
وارد نہیں ہوتا

اعتراض: انخفش کہتے ہیں حاتم یہ بھی صفت کا صیغہ ہے اس کی وضع بھی وصفیت کے
لیے ہے لہذا آپ یہاں بھی علمیت اور حقیقت کا اعتبار کر کے اس کو غیر منصرف
کیوں نہیں کہتے؟

جواب: حاتم کے ذریعے سیبویہ پر اعتراض کرنا درست نہیں کیونکہ یہ علمیت اور
وصفیت کو جمع کر رہے ہیں جو کہ درست نہیں کیونکہ یہ دونوں متضاد ہیں

سوال: ان اسباب کو کس صورت میں کسرہ کے ساتھ جبر دے سکتے ہیں؟
جواب: ان تمام اسباب کو لام اور اضافت کے ساتھ کسرہ کے ذریعے جبر دے
سکتے ہیں

المرفوعات:

سوال: مرفوع کی تعریف بیان کریں

جواب: "هو ما اشتمل على علم الفاعلية"

وہ اسم جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو

اعتراض: مرفوعات کو منصوبات اور محبورات پر مقدم کیوں کیا؟

جواب: مرفوعات کو منصوبات اور محبورات پر اس لیے مقدم کیا کیونکہ

مرفوعات کے ساتھ کلام تام (مکمل) ہو جاتا ہے منصوبات و محبورات کے

بغیر

الفاعل:

سوال: فاعل کی تعریف بیان کریں

جواب: "وهو ما أسند إليه الفعل أو شبهه وقدّم عليه على جهة قیلة به"

وہ اسم جس کی طرف فعل یا شبہ فعل کی اسناد کی گئی ہو اور اس فعل یا شبہ

فعل کو اس اسم پر مقدم کیا گیا ہو اس کے قائم ہونے کے اعتبار سے

مثلاً: (تام زید، زید قائم ابوہ)

سوال: فاعل کس کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے؟

جواب: فاعل اصل میں فعل کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے

اسی وجہ سے اس طرح پڑھنا جائز ہے (ضرب عنلالہ زید) اس مثال میں
لفظاً تو مرجع بعد میں ہے لیکن رتبے کے اعتبار سے مرجع (زید) پہلے ہے
اس طرح پڑھنا منع ہے (ضرب عنلالہ زیداً)

اس مثال میں لفظاً اور رتباً دونوں طرح مرجع بعد میں آرہا ہے
سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے؟

جواب: مذکورہ پانچ صورتوں میں فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے

1 جب فاعل اور مفعول دونوں میں اعراب منفی (تقدیری) ہو
مثلاً: (ضرب موسیٰ عیسیٰ)

2 جب لفظاً ترین منفی ہو

مثلاً: (اکل الکشری یحییٰ)

3 جب فاعل ضمیر متصل ہو

بارز کی مثال (ضربت زیداً)

متصل کی مثال (زید ضرب عمرًا)

4 جب مفعول الّا کے بعد واقع ہو

مثلاً: (ما ضرب زید الّا عمرًا)

5 جب مفعول معنی الّا کے بعد واقع ہو

مثلاً: (انما ضرب زید عمرًا)

سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں فاعل کو مؤخر کرنا واجب ہے؟

جواب: مذکورہ چار صورتوں میں فاعل کو مؤخر کرنا واجب ہے

1 جب فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو

مثلاً: (ضرب زیداً عنانہ)

2 جب فاعل اللہ کے بعد واقع ہو

مثلاً: (ما ضرب عمرًا الا زید)

3 جب فاعل معنی اللہ کے بعد واقع ہو

مثلاً: (انما ضرب عمرًا زید)

4 جب فعل کے ساتھ فاعل کا مفعول ہو اور فاعل ضمیر متصل نہ ہو

مثلاً: (ضربک زید)

سوال: فعل کو حذف کرنے کی جوازی اور وجوبی صورت بیان کریں

جواب: جوازی صورت:

کبھی کبھار ترینے کے پائے جانے کی وجہ سے فعل کو جوازی طور پر

حذف کیا جاتا ہے

مثلاً: جب سوال کیا جائے (من قام)؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے (زید)

کبھی کبھار سوال مقدر کے ترینے کی وجہ سے بھی فعل کو حذف کیا جاتا ہے

مثلاً: (لیک یزید ضاراً لخصومة) اس مثال میں فعل حذف کیا گیا ہے کیونکہ

(لیک) فعل مجہول ہے اور فعل مجہول ابہام کو پیدا کرتا ہے اور ابہام سوال کو پیدا کرتا ہے

پیشک جب سوال کیا گیا (من یشک) تو اس کے جواب میں کہا گیا (ضارع) یعنی (یشک ضارع) یہاں سوال مقدر کے ترینے کی وجہ سے فعل کو حذف کیا گیا وجوبی صورت:

کبھی کبھار ترینے کے پائے جانے کی وجہ سے فعل کو وجوبی طور پر بھی

حذف کیا جاتا ہے

مثلاً: (وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ)

اس مثال میں بھی فعل کو حذف کیا گیا ہے

یہاں ان کے بعد استجار ک فعل محذوف ہے جو کہ مفسر ہے اور بعد والا فعل مفسر ہے تو تاعدہ یہ ہے کہ ایک ہی جملے میں مفسر اور مفسر جمع نہیں ہو سکتے اس لیے فعل اول (مفسر) کو حذف کر دیا گیا

☆ دوسرا اس لیے کہ ان حرف شرط ہے اور حرف شرط کے بعد فعل آتا

ہے اس لیے ہمیں پتہ چل گیا کہ یہاں (استجار ک) فعل محذوف ہے

سوال: کیا فعل اور فاعل دونوں کو ایک ساتھ حذف کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار فعل اور فاعل دونوں کو حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: جب سوال کیا جائے (اُفتم زید)؟ اور اس کے جواب میں کہا جائے

(نعم)

تنازع الفعلان:

سوال: تنازع فعلان کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب: تنازع فعلان کی چار صورتیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

- 1 دونوں فعل وناعلیت کاقتضاضہ کریں مثلاً: (ضربنی واکرمنی زید)
- 2 دونوں فعل مفعولیت کاقتضاضہ کریں مثلاً: (ضربت واکرمت زید)
- 3 پہلا فعل وناعل کا اور دوسرا فعل مفعول کاقتضاضہ کریں
مثلاً: (ضربنی واکرمت زید)
- 4 پہلا فعل مفعول کا اور دوسرا فعل وناعل کاقتضاضہ کریں
مثلاً: (ضربت واکرمنی زید)

سوال: بصریوں اور کوفیوں نے کس فعل کو عمل دینے کو اختیار فرمایا؟

جواب: بصریوں نے دوسرے فعل کو عمل دینے کو اختیار کیا ہے اور کوفیوں نے پہلے فعل کو عمل دینے کو اختیار کیا

سوال: بصریوں کے مذہب کے مطابق اگر دوسرے فعل کو عمل دے تو پہلے کا کیا حکم ہوگا؟ مفصل بیان کریں

جواب: بصریوں کے مذہب کے مطابق اگر دوسرے فعل کو عمل دے تو پہلا فعل اگر تو وناعل کاقتضاضہ کر رہا ہو تو اس میں پوشیدہ ضمیر وناعل ہوگی اور یہ ضمیر اسم ظاہر کے مطابق ہو بر خلاف امام کائی کے آپ کے نزدیک یہاں وناعل ہے ہی نہیں نہ ظاہر نہ پوشیدہ بلکہ وناعل محذوف ہے

جب پہلا فعل و ناعل کا تقاضہ کر رہا ہو تو اس صورت میں دوسرے فعل کو عمل دینے میں امام فراء اختلاف کرتے ہے کہ جب پہلا فعل و ناعل کا تقاضہ کر رہا ہو تو دوسرے فعل کو عمل دینا جائز نہیں ہے اور اگر دوسرے فعل کو عمل دینے کے بعد پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کر رہا ہو تو اگر تو اس سے بے پرواہی کی جاسکتی ہو تو بے پرواہی کی جائے گی اور اگر بے پرواہی نہ کی جاسکتی ہوں (جیسا کہ افعال مطلوب کا مفعول) تو اس کو ظاہر کیا جائے گا مثلاً: (حسبى منطلقاً وحسبى زیداً منطلقاً)

اعتراض: اگر بصریوں کے مذہب کے مطابق دوسرے فعل کو عمل دے اور پہلے فعل میں و ناعل کی ضمیر محذوف نکالے تو یہ تو اضمار قبل الذکر ہو گا جو کہ جائز نہیں؟

جواب: جملے میں و ناعل کی حیثیت عمدہ کی ہوتی ہے اور عمدہ میں تفسیر کی شرط کے ساتھ اضمار قبل الذکر جائز ہے

سوال: کونیوں کے مذہب کے مطابق اگر پہلے فعل کو عمل دے تو دوسرے فعل کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: کونیوں کے مذہب کے مطابق اگر پہلے فعل کو عمل دے تو دوسرا فعل اگر و ناعل کا تقاضہ کر رہا ہو تو اس میں ضمیر کو و ناعل مانے گے اور اگر مفعول کا تقاضہ کر رہا ہو تو پھر بھی مفعول ضمیر ہی کو بنائے گے لیکن اس میں و ناعل یہ ہے کہ مفعول کے لیے ضمیر منصوب آئے گی اور و ناعل کے لیے مرفوع

اور اگر ضمیر سے مانع کوئی چیز ہو تو پھر ضمیر کو نہیں لائے گئے بلکہ اب اسم ظاہر کو لائیں گے

مثلاً: (حسبنا وحسبہما منطلقین الزیدان منطلقا)

کوفیوں کی دلیل:

کوفی اپنے قول پر دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھ امراء القیس کا یہ قول (کفانی ولم اطلب قليل من المال) یہ تنازع فعلان کی جہت سے ہے اور امراء القیس نے یہاں پہلے فعل کو عمل دیا لہذا پہلے فعل کو عمل دیا جائے گا
بصریوں کا جواب:

بصری اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ یہ جو آپ نے شعر دلیل کے طور پر بیان کیا ہے یہ تو تنازع فعلان کی جہت سے ہی نہیں ہے معنی میں فاد کے پائے جانے کی وجہ سے یعنی اگر ہم اس پورے شعر پر 'لو' ¹ کو داخل کر دے تو اس سے معنی میں فاد لازم آئے گا لہذا یہ تنازع فعلان کے باب سے نہیں ہے

مفعول مالم یسم فاعلہ:

سوال: مفعول مالم یسم فاعلہ کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: "کل مفعول حذف فاعلہ وأقیم هو مفتاہ"

ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس مفعول کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو

¹ فتاعده یہ ہے کہ لومثبت کو منفی اور منفی کو مثبت کر دیتا ہے

☆ اس کا دوسرا نام نائب الفاعل بھی ہے

سوال: مفعول مالم یسم فاعله کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: اس کے لیے شرط یہ ہے کہ فعل کے صیغے کو فَعِلَ یا فُعِلَ کی طرف پھیر دیا گیا ہو

سوال: کون کونسا مفعول فاعل واقع نہیں ہو سکتا؟

جواب: باب (علت) کا دوسرا مفعول نائب الفاعل واقع نہیں ہوتا اور نا ہی (أعلت) کا تیسرا مفعول نائب الفاعل واقع ہو سکتا ہے

ان دونوں کے نائب الفاعل واقع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مفعول اصل میں مبتداء خبر ہوتے ہیں اور مبتداء مسند الیہ اور خبر مسند ہوتی ہے تو اب ایک ہی اسم کا ایک ہی وقت میں مسند اور مسند الیہ ہونا جائز نہیں ہے
مثلاً: (أعلت زید عمر و افاضلا وعلت زید افاضلا)

☆ اسی طرح مفعول بہ اور مفعول معہ بھی نائب الفاعل واقع نہیں ہو سکتے

سوال: اگر تمام مفعول ایک ساتھ آجائے تو پھر کس کو نائب الفاعل بنائے گے؟

جواب: اگر تمام مفعول ایک ساتھ آجائے تو ان میں سے مفعول بہ کو نائب

الفاعل بنایا جائے گا

مثلاً: (ضرب زید یوم الجمعة امام الأ میر ضرباً شديداً فی داره) اس مثال میں زید کو نائب

الفاعل بنایا جائے گا

☆ اور اگر مفعول بہ کے علاوہ بقیہ مفعول ہو تو جس کو چاہے نائب الفاعل بنادے

سوال: باب (اعطیت) کے کس مفعول کو نائب الفاعل بنایا جائے گا؟

جواب: باب (اعطیت) کا پہلا مفعول دوسرے مفعول سے اولیٰ ہے یعنی پہلے مفعول کو نائب

الفاعل بنایا جائے گا

المبتداء:

سوال: مبتداء کی قسم اول کی تعریف بیان کریں

جواب: "هو الاسم المحرّد عن العوامل اللفظية مسند إليه"

وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے حالی ہو اور مسند الیہ ہو

سوال: مبتداء کی قسم ثانی کی تعریف بیان کریں

جواب: "الصفة الواقعة بعد حرف النفي أو ألف الاستفهام رافعة لظاهر"

وہ صفت کا صیغہ جو حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اپنے سے

بعد والے اسم ظاہر کو رفع دے

مثلاً: (زید قائم ومات قائم الزیدان وأقام الزیدان)

الخبر:

سوال: خبر کی تعریف بیان کریں

جواب: "هو المحرّد المسند به المعارض للصفة المذكورة"

وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے حالی ہو، مسند بہ ہو اور مذکورہ صفت کے مخالف ہو

سوال: مبتداء اصل میں کیا ہوتا ہے؟

جواب: مبتداء اصل میں مقدم ہوتا ہے اسی لیے اس طرح پڑھنا جائز ہے

(فی دارہ زید) اور اس طرح پر منع ہے (صاحبہانی الدار)

سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں نکرہ مبتداء ہوتا ہے؟

جواب: جب نکرہ میں کسی وجہ سے تخصیص پیدا ہو جائے تو اس وقت نکرہ مبتداء

ہوتا ہے اور نکرہ میں چھ صورتوں کی وجہ سے تخصیص پیدا ہو جاتی ہیں ہیں

1 جب نکرہ کی صفت لائی جائے مثلاً: (وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ)

2 متکلم کے علم کی وجہ سے مثلاً: (أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ امْرَأَةٌ؟)

3 جب نکرہ نفی کے تحت واقع ہو مثلاً: (وَمَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ)

4 جب نکرہ اصل میں فاعل ہو مثلاً: (شَرُّ أَهْلِ ذَانَابٍ)

یہاں شر اصل میں فاعل ہے

5 جو مقدم ہو اس کو مؤخر کرنے سے اور جو مؤخر ہو اس کو مقدم کرنے سے بھی نکرہ

میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے مثلاً: (وَفِي الدَّارِ رَجُلٌ)

6 نکرہ کی فاعل کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے مثلاً: (سَلَامٌ عَلَيْكَ)

سوال: کیا خبر جملہ واقع ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو اس صورت میں کس چیز کا ہونا

ضروری ہے؟

جواب: خبر کبھی جملہ واقع ہوتی ہے اور اگر خبر جملہ واقع ہو تو اس میں ضمیر عائد

کا ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی طرف لوٹے مثلاً: (زید أبوه قائم) اور (زید قائم أبوه)

☆ اور کبھی کبھار اس ضمیر عائد کو حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: (المن منوان بدرهم) اس میں منہ ضمیر محذوف ہے

سوال: کیا خبر کبھی ظرف بھی واقع ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! خبر ظرف بھی واقع ہوتی ہے لیکن اگر خبر ظرف ہو تو اکثر

نحویوں (بصريوں) کے نزدیک خبر جملے کے ساتھ مقدر ہوگی

سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں مبتداء کو مقدم کرنا واجب ہے؟

جواب: مذکورہ چار صورتوں میں مبتداء کو مقدم کرنا واجب ہے

1 جب مبتداء ان چیزوں پر مشتمل ہو جن کا کلام کے شروع میں آنا ضروری ہے

مثلاً: (من أبوك)

2 جب مبتداء اور خبر دونوں معروف ہو مثلاً: (زيد المنطلق)

3 جب مبتداء اور خبر دونوں تخصیص کے درجے میں برابر ہو

مثلاً: (أفضل منك أفضل مني)

4 جب خبر مبتداء کے لیے فعل واقع ہو مثلاً: (زيد تام)

سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا واجب ہے؟

جواب: مذکورہ چار صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا واجب ہے

1 جب خبر ان چیزوں پر مشتمل ہو جن کا کلام کے شروع میں آنا ضروری ہے

مثلاً: (أين زيد)

2 جب خبر مبتداء کو صحیح کرنے والی ہو مثلاً: (في الدار رحل)

3 مبتداء میں خبر کے متعلق کے لیے ضمیر ہو مثلاً: (على التمرة مثلها زبدًا)

4 جب اَنّ سے خبر ہو یعنی اَنّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتداء بن رہا ہو

مثلاً: (عندي أنك قائم)

سوال: کیا ایک مبتداء کی متعدد خبریں ہو سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! ایک مبتداء کی متعدد خبریں ہو سکتی ہیں

مثلاً: (زيد عالم عاقل فاضل)

سوال: اگر مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہو تو پھر کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہو تو خبر پر فاء کا داخل کرنا صحیح ہے

1 پھر وہ مبتداء تو فعل کے ساتھ یا ظرف کے ساتھ اسم موصول ہوگا

یعنی اس کا صلہ یا تو جملہ فعلیہ ہوگا مثلاً: (الذي ياتيني فله درهم)

یا جملہ ظرفیہ ہوگا مثلاً: (الذي في الدار فله درهم)

2 یا پھر وہ مبتداء فعل کے ساتھ یا ظرف کے ساتھ نکرہ موصوفہ ہوگا یعنی اس کا

صلہ یا تو جملہ فعلیہ ہوگا مثلاً: (كل رحل ياتيني فله درهم)

یا جملہ ظرفیہ ہوگا مثلاً: (كل رحل في الدار فله درهم)

سوال: کن کن حروف کی خبر پر فاء داخل نہیں ہوتا؟

جواب: لیت اور لعل کی خبر پر بالافتاق فاء داخل نہیں ہوتا اور بعض نحو یوں کے

نزدیک اَنّ کی خبر پر بھی فاء داخل نہیں ہوتا

سوال: کیا کبھی مبتداء کو حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار قرینے کے پائے جانے کی وجہ سے جوازی طور پر مبتداء کو

حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: چاند دیکھنے والے کا کہنا (الھلال واللہ)

یہاں (ھذا) مبتداء محذوف ہے لوگوں کے جمع ہونے اور چاند کو دیکھنے کے قرینے کی

وجہ سے

سوال: کیا کبھی خبر کو جوازی طور پر حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار خبر کو جوازی طور پر حذف کیا جاتا ہے قرینے کے پائے

جانے کی وجہ سے

مثلاً: (خبرجت فاذا السبع) یہاں فاء فجائیہ کے قرینے کی وجہ سے (موجودہ)

خبر محذوف ہے

سوال: کیا کبھی خبر کو وجوبی طور پر حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! چار صورتوں میں خبر کو حذف کرنا واجب ہے

1 ہر وہ مبتداء جو (لولا) کے بعد ہو اور اس کی خبر عام ہو

مثلاً: (لولا زید لکان کذا) یہاں زید کے بعد (موجودہ) خبر محذوف ہے

2 ہر وہ مبتداء جو مصدر حقیقی یا تاویلی ہو اور اس کے بعد فاعل یا مفعول یا ان دونوں کی اسکی

طرف نسبت کی گئی ہو اور اس کے بعد اس فاعل یا مفعول یا ان دونوں سے حال ہو

مثلاً: (ضربی زیداً ثمناً) یہ عبارت اصل میں اس طرح ہے

(ضربی زیداً حاصل اذاکان و تائماً)

3 ہر وہ مبتداء جس کی خبر متارنت کے معنی پر مشتمل ہو اور واو بمعنی مع اسم مرفوع کا اس مبتداء پر عطف کیا گیا ہو

مثلاً: (کل رجل وضعته) یہاں (مقرون) خبر محذوف ہے

4 ہر وہ مبتداء جو مقسم بہ ہو اور قسم کے لیے ہی متعین کیا گیا ہو

مثلاً: (لعمرك لا فعلن كذا) یہاں (قسمی) خبر محذوف ہے

خبر آن و آخواتھا:

سوال: حروف مشبہ بالفعل کے داخل ہونے کے بعد خبر کیا ہوتی ہے؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل کے داخل ہونے کے بعد خبر مند ہوتی ہے

سوال: خبر پہلے بھی تو مند ہی تھی اس کو دوبارہ مند کیوں کہا گیا؟

جواب: اس جملے کو دوبارہ اس لیے ذکر کیا کیوں کہ یہ خبر پہلے مبتداء کی خبر

ہونے کی وجہ سے مند تھی لیکن حروف مشبہ بالفعل کے داخل ہونے کے بعد

یہ ان کے اسم کی خبر ہونے کی وجہ سے مند ہے

سوال: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم بیان کریں

جواب: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم مبتداء کی خبر کی طرح ہے سوائے

مقدم کرنے کے معاملے میں لیکن اگر حروف مشبہ بالفعل کی خبر ظرف واقع

ہو تو پھر اس کو مقدم کرنا ممکن ہے

مثلاً: (آن الینا یا بھم)

خبر لا التي نفى الجنس:

سوال: لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد خبر کیا ہوتی ہے؟

جواب: لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد خبر مسند ہوتی ہے

مثلاً: (لا اعلام رجل ظریف فیھا)

سوال: کیا لائے نفی جنس کی خبر کو حذف بھی کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اکثر طور پر لائے نفی کی خبر کو حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: (لا اله الا اللہ) یہاں اللہ کے بعد موجود خبر محذوف ہے

☆ اور بنو تمیم والے لائے نفی جنس کی خبر کو ثابت ہی نہیں کرتے

اسم (ماولا) المشبہتین ب (لیس)

سوال: (ماولا) مشابہ بلیس کا اسم ان کے داخل ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے؟

جواب: (ماولا) مشابہ بلیس کا اسم ان کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے

مثلاً: (مازیدتاً و لارجل افضل منک)

سوال: (ماولا) میں سے کس میں لیس کا عمل شاذ ہے؟

جواب: (لا) میں لیس کا عمل شاذ ہے

المنصوبات:

سوال: منصوب کی تعریف بیان کریں

جواب: "هو ما اشتمل على علم المفعولية"

وہ اسم جو مفعولیت کی علامت پر مشتمل ہو اسے منصوب کہتے ہیں

المفعول المطلق:

سوال: مفعول مطلق کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: "هو اسم فاعله فعل مذکور بمعناه"

وہ اسم جس کو فعل مذکور کا فاعل اسی معنی میں کرے

☆ اور مفعول مطلق کبھی تاکید کے لیے آتا ہے مثلاً: (جلست جلوساً)

☆ کبھی نوع کے لیے آتا ہے مثلاً: (جلست جلستہ)

☆ اور کبھی عدد کے لیے آتا ہے مثلاً: (جلست جلستہ)

سوال: کس مفعول مطلق کی تشنیہ و جمع نہیں آتی؟

جواب: مفعول مطلق تاکید کی ناہی تشنیہ آتی ہے اور ناہی جمع آتی ہے برخلاف نوعی اور

عددی کے

سوال: کیا کبھی مفعول مطلق فعل کے لفظ کے بغیر آتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار مفعول مطلق کو فعل کے لفظ کے بغیر ذکر کیا جاتا ہے یعنی

فعل کے حروف اصلیہ اور ہوتے ہیں اور مفعول مطلق کے حروف اصلیہ اور ہوتے ہیں

مثلاً: (قعدت جلوساً)

سوال: کیا کبھی مفعول مطلق کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار ترینے کے پائے جانے کی وجہ سے فعل کو جوازی طور پر

حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: کسی شخص کا آنے والے کو کہنا (خیر مقدم) یہ عبادت اصل میں اس

طرح تھی (تدمت و تدمًا خیر مقدم)

☆ اور کبھی کبھار فعل کو وجوبی سماعی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: سقیّا یہ اصل میں سقا کا اللہ سقیّا تھا

☆ اور کبھی کبھار مفعول مطلق کے فعل کو وجوبی اور قیاسی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے اور وہ

چھ 6 مقامات درج ذیل ہیں

1 جب مفعول مطلق مثبت ہو اور نفی یا معنی نفی کے بعد واقع ہو اور یہ (نفی یا معنی نفی) ایسے اسم

پر داخل ہو کہ مفعول مطلق اس اسم سے بغیر تاویل کے خبر ناپنے

مثلاً: (ما أنت الا سیرا) اس مثال میں تسیر فعل محذوف ہے

2 جب مفعول مطلق ماقبل مضمون جملہ کے اثر کی تفصیل کے لیے آیا ہو

مثلاً: (فَشَدُّوا الْوُثَاقَ فَأَمَّا مَنْ بَعْدُ وَإِنَّا فِدَاءٌ)

اس مثال میں (بعد) کے بعد شدّ الوثاق فعل محذوف ہے

3 جب مفعول مطلق تشنیہ کے لیے آئے اور افعال جوارح میں سے کسی فعل پر دلالت

کرنے والا ہو اور ایسے جملے کے بعد آئے جو جملہ ایسے اسم پر مشتمل ہو جو مفعول مطلق کے معنی

میں ہو اور اس جملے میں اسم کا صاحب بھی ہو

مثلاً: (سررت بہ فاذاہ صوت صوت حمار)

4 جب مفعول مطلق ایسے جملے کے لیے مضمون واقع ہو جس جملہ کے لیے مفعول مطلق کے علاوہ کا احتمال ناہو

اسے تاکید لنفسہ بھی کہتے ہیں مثلاً: (ہ علیّ آلف در ہم اعترافاً) یہاں (اعترفت) فعل محذوف ہے اور اعترافاً مضمون جملہ ہے

5 جب مفعول مطلق ایسے جملے کا مضمون واقع ہو جو مفعول مطلق کے علاوہ کا بھی احتمال رکھے مثلاً: (زید قائم تھا) اسے تاکید لغيرہ کہتے ہیں

6 جب مفعول مطلق تشنیہ کے صیغے پر مشتمل ہو مثلاً: لبیک وسعدیک

المفعول بہ:

سوال: مفعول بہ کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: "ہو ما وقع علیہ فعل الفاعل"

وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو

مثلاً: (ضربت زیداً)

سوال: کیا کبھی مفعول بہ کو فعل پر مقدم کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار مفعول بہ کو فعل پر مقدم کیا جاتا ہے

مثلاً: (زیداً ضربت)

سوال: کیا کبھی مفعول بہ کے فعل کو حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار ترینے کے پائے جانے کی وجہ سے مفعول ب کے فعل کو جوازی طور پر حذف کیا جاتا ہے مثلاً: جب سوال کیا جائے (من اضر ب)؟ اور

اس کے جواب میں کہا جائے (زید)

اور چار⁴ صورتوں میں مفعول ب کے فعل کو وجوبی طور پر حذف کیا جاتا ہے

1 سماعی طور پر مفعول ب کے فعل کو وجوبی طور پر حذف کیا جاتا ہے

مثلاً: (امرأؤ نفسہ) اور (انتهؤا خیراً لکم) یہ اصل میں اس طرح ہوتا
(انتهؤیا معشر النصارى عن التثلیث واقصدوا خیر لکم)

2 المنادی:

سوال: منادی کسے کہتے ہیں؟

جواب: "هو المطلوب إقباله بحرف نائب مناب (أدعو) لفظاً أو تقديرًا"

وہ اسم جس کی توجہ مطلوب ہو ایسے حرف کے ساتھ جو ادعو فعل کے قائم

مقام ہو اور وہ حرف نداء یا تقدیری ہوگا مثلاً: (يُؤسِفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا)

یا لفظی ہوگا مثلاً: (یازید)

سوال: منادی کا اعراب مفصل بیان کریں

جواب: 1 اگر منادی مفرد معروف ہو تو مبنی علی الرفع ہوگا

مثلاً: (یازید، یارب، یازیدان، یازیدون)

2 اگر منادی پر لام استغاثہ ہو تو یہ محبور ہوگا مثلاً: (یا زید)

3 اگر منادی کے آخر میں الف استغاثہ ہو تو منادی مفتوح ہوگا اور اس صورت

میں لام استغاثہ شروع میں داخل نہیں ہوگا مثلاً: (یا زید اہ)

4 ان تینوں صورتوں کے علاوہ میں منادی منصوب ہوگا مثلاً: (یا عبد اللہ)

توابع المنادی:

سوال: منادی مبنی کے مفرد توابع کون کونسے ہیں؟ نیز ان کے اعراب کا کیا حکم ہے؟

جواب: منادی مبنی کے مفرد توابع یہ ہے:

تاکید، صفت، عطف بیان اور وہ معطوف بالحرف جس پر یاء کا داخل ہونا مستثنیٰ ہو

اعراب:

انہیں لفظوں پر محمول کرتے ہوئے مرفوع پڑھائے گا اور منادی کے محل پر محمول کرتے ہوئے منصوب پڑھائے گا مثلاً: (یا زید العاتل والقاتل)

امام خلیل معطوف بالحرف میں رفع اختیار کرتے ہے اور امام ابو عمرو نصب کو اختیار کرتے ہے اور امام ابو العباس فرماتے ہیں کہ اگر معطوف مذکور الحسن کی طرح ہو تو میرا مذہب امام خلیل کی طرح ہے ورنہ امام ابو عمرو کی طرح ہے

اور منادی مبنی بر علامت رفع کے وہ توابع جو مضاف ہو وہ منصوب ہو گے

اور وہ معطوف جو مذکورہ معطوف کے علاوہ ہو ان دونوں کا حکم مستقل منادی والا ہے

سوال: جو منادی علم ابن یا ابنۃ کے ساتھ موصوف ہو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو منادی علم ابن یا ابنۃ کے ساتھ موصوف ہو اس حال میں کہ وہ ابن یا ابنۃ آگے دوسرے علم کی طرف مضاف ہو اس منادی پر فتح مختار ہے

سوال: جب معرف باللام کونداء کی جائے گی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: جب معرف باللام کونداء کی جائے تو درمیان میں کوئی واسطہ استعمال کیا جائے گا

یعنی یوں کہ جائے گا یا ایھا الرّجل اور یا ہذا الرّجل اور اہل عرب نے الرّجل کے رفع کو التزام کیا ہے اس لیے کہ یہ مقصود بالسنداء ہے اور اس الرّجل کے توابع کو بھی رفع دینے کا التزام کیا ہے کیونکہ یہ معرب کے توابع ہیں

سوال: کیا اللہ پاک کی طرف نداء کرنے کے لیے بھی واسطہ لایا جائے گا؟

جواب: جی نہیں! نحو یوں نے یا اللہ کو خاص کیا ہے کہ اس میں کسی واسطے کی ضرورت نہیں کیونکہ واسطہ مبہم چیز کے لیے لایا جاتا ہے اللہ اس سے پاک ہے

☆ اور یا تیم تیم عدی میں بندے کو اختیار ہے

سوال: جو اسم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: جو اسم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس میں یہ تمام صورتیں جائز ہے

یا غلامی، یا غلامی اور وقف کی صورت میں ہا سے بدلنا

سوال: یا آبی، یا آٹی میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: اہل عرب کہتے یا آبی، یا آمی، یا ابت یا امت فتح اور کسرہ دونوں طرح اور الف کے ساتھ آسکتے ہیں ناکہ یاء کے ساتھ
☆ اور یا ابن ام اور یا ابن عم یہ دونوں خاص طور پر باب عنلامی کی طرح ہے اور انہوں نے یا ابن ام اور یا ابن عم بھی کہا ہے

تر حیم المنادی:

سوال: تر حیم سے کیا مراد ہے نیز یہ کس کس میں جائز ہے؟

جواب: تر حیم سے مراد یہ ہے کہ لفظ کے آخر سے ایک حرف یا دو حروف کو تخفیفاً حذف کر دینا

اور تر حیم یہ منادی میں بھی جائز ہے اور اس کے علاوہ میں بھی ضرورۃً جائز ہے

سوال: منادی میں تر حیم کی شرائط بیان کریں

جواب: منادی میں تر حیم کے لیے شرائط یہ ہیں

1 منادی مضاف نہ ہو مثلاً: (یا عنلام زید)

اس میں تر حیم نہیں ہوگی اگر تر حیم کریں گے تو یہ وسط کلام میں تر حیم ہوگی اور اگر زید

میں تر حیم کریں تو وہ غیر منادی ہے

2 منادی متغاش نہ ہو مثلاً: (یا زید)

استغاثہ کا مطلب ہے آواز کو دراز کرنا اور تر حیم کا مطلب ہے تخفیف کرنا یہ دونوں

متضاد ہے لہذا یہ جائز نہیں

3 منادی جملہ نہ ہو مثلاً: (یا تابط شراً)

کیونکہ جملے میں تغیر و تبدیلی نہیں ہوتی اور تر حیم میں تغیر و تبدیلی ہوتی ہے اور یہ دونوں متضاد ہے لہذا جائز نہیں

4 منادی ایسا علم ہو جو تین حروف سے زائد ہو اور اگر تین حروف سے زائد نہ ہو بلکہ تین حرفی ہو تو اس کے آخر میں تائے ثانیہ ہو

مثلاً: (یا زینب سے یا زین اور یا شاة سے یا شاء)

سوال: اگر منادی کے آخر میں دو زائد حروف ہو جو دونوں ایک ہی کے حکم میں ہو یا منادی کے آخر میں صرف صحیح ہو اور اس سے پہلے مدہ ہو اور وہ منادی چار حروف سے زائد ہو تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر منادی کے آخر میں دو زائد حروف ہو اور وہ دونوں ایک ہی کے حکم میں ہو تو ان دونوں کو حذف کر دیا جائے گا

مثلاً: (اسماء) اس مثال میں الف اور ہمزہ ایسے حروف ہیں جو ایک کے حکم میں ہیں لہذا یہ پڑھنا جائز ہے (یا اسم)

اور اگر منادی کے آخر میں صرف صحیح ہو اور اس سے پہلے مدہ ہو اور وہ منادی چار حروف سے زائد ہو تو ان دونوں حرفوں کو بھی حذف کر دیا جائے گا مثلاً: (منصور سے یا منص)

سوال: اگر مرحم مرکب ہو تو پھر تر حیم کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر مرحم (جس منادی میں ترجمہ کا ارادہ کیا گیا ہو) مرکب ہو تو

دوسرے اسم کو حذف کر دیا جائے گا

مثلاً: (یا بعلک سے یا بعل)

سوال: اگر سابقہ تین صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نا ہو تو پھر کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر سابقہ تین صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نا ہو تو منادی میں سے

ایک حرف کو حذف کر دیا جائے گا

مثلاً: (یا حارث سے یا حار)

مندوب:

سوال: مندوب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس پر واویاء کے ساتھ رویا جائے اسے مندوب کہتے ہیں

سوال: مندوب کے ساتھ کونسا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب: اس کے ساتھ صیغہ نداء کو استعمال کیا جاتا ہے اور مندوب کے ساتھ

اکثر (واو) استعمال ہوتا ہے

سوال: مندوب کا حکم بیان کریں

جواب: معرب اور مبني ہونے میں مندوب کا حکم منادی کی طرح ہے

سوال: مندوب کے آخر میں کس حرف کی زیادتی کرنا جائز ہے

جواب: مندوب کے آخر میں الف کی زیادتی کرنا جائز ہے لیکن اگر التباس کا

خوف ہو تو الف کو لانا مستنہ ہے

مثلاً: (واعلامیکہ) اس مثال میں التباس ہو گیا کہ خطاب مونث سے نہیں مذکر سے ہے لیکن حقیقت میں خطاب مونث سے ہے لہذا یہاں الف کو ذکر نہیں کرے گے

☆ وقف کی صورت میں مندوب کے آخر میں ہا کو لانا جائز ہے

مثلاً: (واعلامیکہ)

میت کے فضائل کو اسم معروف کے ساتھ ہی بیان کیا جائے گا پس (وارحیہ) نہیں کہاجائے گا اور (وازید الطویلاہ) کہنا مستنع ہے اور امام یوسف کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی مندوب کے آخر میں دازی آواز کے لیے الف لانا جائز ہے لیکن مندوب کی صفت کے آخر میں الف کو لاحق کرنا مستنع ہے لیکن امام یونس کے نزدیک صفت کے آخر میں الف کو لانا جائز ہے سوال: کیا کبھی حرف نداء کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر کوئی مترینہ پایا جائے تو حرف نداء کو حذف کرنا جائز ہے

مثلاً: (يُؤْسَفُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا)

یہ اصل میں یا یوسف اعرض عن هذا ہے

لیکن جب حرف نداء اسم جنس، اسم اشارہ، متغاث یا مندوب سے ملا ہو تو اسے حذف کرنا جائز نہیں ہے

اعتراض: آپ کہتے ہیں کہ اسم جنس سے حرف نداء کو حذف کرنا جائز نہیں لیکن اس قول میں ایسا ہوا "اصح لیل" اس میں اسم جنس لیل ہو اور یہاں حرف نداء محذوف ہے؟

جواب: ایسا بہت کم ہوا ہے (الفاظ کا معدوم) اسی طرح افتد مخوق اور اَطرق کرا میں بھی

سوال: کیا کبھی منادی کو بھی حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: کبھی کبھار ترینے کے پائے جانے کی وجہ سے جوازی طور پر منادی کو حذف کیا جاتا ہے مثلاً: (ألا یسجدوا)

3 ما أضر عملہ علی شریطة التفسیر:

سوال: ما أضر عملہ علی شریطة التفسیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اعراض کرنے والا ہو اس اسم میں عمل کرنے سے اس کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے اگر اس فعل پائے فعل کو اسم پر مسلط کر دیا جائے تو فعل یا شبہ فعل اس اسم کو نصب دے

مثلاً: (زیداً ضربتہ، زیداً سررت بہ، زیداً ضربت عنالہ، زیداً جست علیہ)

ان مثالوں میں زیداً کو نصب دیا جائے گا فعل مضمر کی وجہ سے جس کا ما بعد اس کی تفسیر کر رہا ہے یعنی ضربت، جاوزت، آہنت اور لابت

سوال: ما اَضمر علامہ علی شریطۃ التفسیر والے اسم میں رفع یب مختار ہے؟
جواب: مذکورہ صورتوں میں اسم پر رفع پڑھنا مختار ہے نصب کے جائز ہونے کے ساتھ

- 1 جب رفع کے خلاف ترینہ ناپایا حبار ہا ہو
 - 2 یا رفع کا ترینہ (نصب کے ترینے سے) زیادہ قوی طریقے سے پایا حبار ہا ہو
- مثلاً: اَنَا (جو مذکورہ اسم پر داخل ہو) اس فعل پر داخل ہو کہ جس میں طلب کے معنی نپائے جاتے ہوں اور اذا مفاعیلة کے لیے ہو (کیونکہ یہ رفع کا قوی ترین طریقہ ہے)
- سوال: ما اَضمر علامہ علی شریطۃ التفسیر والے اسم پر نصب کب مختار ہے؟
جواب: مذکورہ صورتوں میں اسم پر نصب پڑھنا مختار ہے

- 1 جب اس اسم کا جملہ فعلیہ پر عطف ہو مثلاً: (خُرَجْتَ فَنَزَيْدُ الْقَيْتِ)
- 2 ما اَضمر علامہ والی صورت میں اگر اسم حرف نفی و حرف استفہام کے بعد ہو مثلاً: (أَزِيدُ ضَرْبَتَهُ وَأَزِيدُ ضَرْبَتَهُ)

- یا وہ اسم اذا شرطیہ یا حیث کے بعد ہو مثلاً: (أَزِيدُ ضَرْبَتَهُ لِيَضْرِبَكَ)
- 3 ما اَضمر علامہ والی صورت میں اگر اسم کے بعد فعل نہیں یا فعل امر آجائے
 - 4 مفسر کی صفت ہونے کا التباس ہو مثلاً: (إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ)

سوال: ما اَضمر علامہ علی شریطۃ التفسیر والے اسم پر کب رفع اور نصب دونوں برابر ہے؟
جواب: جب یہ اسم اس جملہ میں ہو کہ جس کا عطف ایسے جملہ اسمیہ پر ہو رہا ہو جس کی خبر جملہ فعلیہ ہو

سوال: ما اَضرع علمہ علی شریطۃ التفسیر والے اسم پر کب نصب پڑھنا واجب ہے؟
جواب: جب یہ اسم حرف شرط یا حرف تخصیص کے بعد ہو تو نصب پڑھنا واجب ہے

(آزید ذہب بہ) اس قبیل سے نہیں ہے اسی طرح (إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) ان میں رفع واجب ہے اور (الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ) امام مبرد کے نزدیک یہ شرط کے معنی ہے اور سیبویہ کے نزدیک یہ آیت دو مستقل جملے ہیں ورنہ نصب مختار ہے

4 التحذیر:

سوال: تحذیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: تحذیر سے مراد یہ ہے کہ وہ مفعول بہ جو (اتق) فعل مقدر کا ہو اور ما بعد سے ڈرانے کے لیے ہو

سوال: تحذیر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں مع مثال بیان کریں

جواب: تحذیر کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 محذّر کو بھی ذکر کیا جائے اور محذّر منہ کو بھی ذکر کیا جائے مثلاً: (إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ)

2 محذّر کو ذکر نہ کیا جائے صرف محذّر منہ کو ذکر کیا جائے

مثلاً: (الطريق الطريق)

☆ اور اس طرح کہنا بھی درست ہے ایاک من الأسد ایاک ان تحذف اور من کو مقدر ماننے کے ساتھ لیکن ایاک الأسد نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہاں من کو مقدر مانتا مستع ہے

المفعول فیہ:

سوال: مفعول فیہ کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: "هو ما فعل فیہ فعل مذکور من زمان او مکان"

جس زمان یا مکان میں فعل مذکور کو کیا گیا ہو

مثلاً: (صمت یوم الجمعة)

سوال: مفعول فیہ کے منصوب ہونے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: مفعول فیہ کے منصوب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے (فی)

مقدر مانا جائے جیسے مذکورہ مثال

☆ اور اگر فی کو ظاہر مانا جائے تو وہ لفظ لفظاً مجبور ہوگا اور تاویلاً مفعول فیہ ہوگا

☆ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتا ہے

سوال: ظرف کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: ظرف کی اولاً دو اقسام ہیں

2 ظرف مکان

1 ظرف زمان

پھر ان میں سے ہر ایک کی آگے دو اور اقسام ہیں

2 غیر مبہم

1 مبہم

سوال: ظرف کی اقسام میں سے کون کونسی قسم (فی) کے مقدر ہونے کو قبول کرتی ہے؟

جواب: دونوں ظرف زمان (مبہم وغیر مبہم) فی کے مقدر ہونے کو قبول کرتے ہیں

مثلاً: (صمت شہراً و سافرت دھراً)

ظرف مکان مبہم فی کے مقدر ہونے کو قبول کرتا ہے اور ظرف مکان غیر مبہم

قبول نہیں کرتا مثلاً: (جلست خلقة و صلیت فی المسجد)

سوال: ظرف مبہم کی تفسیر کتنی اور کون کونسی جہتوں سے کی جاتی ہے؟

جواب: ظرف مبہم کی تفسیر ان چھ⁶ جہتوں سے کی جاتی ہے

3 یمین

2 خلف

1 أمام

6 تحت

5 فوق

4 شمال

☆ اور ظرف مکان مبہم پر ان کے علاوہ کو بھی محمول کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے

عند، لدی اور ان کے مشابہ

☆ اور لفظ (مکان) بھی مبہم پر دلالت کرتا ہے کثرت استعمال کی وجہ سے

☆ اور وہ مکان جو (دخلت) کے بعد آئے اُصح قول کے مطابق

سوال: مفعول فیہ کو کس چیز کے ساتھ نصب دیا جائے گا؟

جواب: مفعول فیہ کو عامل مضمّر کے ساتھ نصب دیا جائے گا

مثلاً: (متی سرت سرت یوم الجمعة) (تفسیر کی شرط پر)

المفعول به:

سوال: مفعول به کسے کہتے ہیں اور اس کے بارے میں امام از حجاج کا کیا موقف ہے؟

جواب: "هو ما فعل لاجله فعل مذکور"

جس کی وجہ سے مذکورہ فعل کو کیا جائے اسے مفعول به کہتے ہیں

مثلاً: ضربتہ تادیباً

بر خلاف امام زحجاج کے وہ مفعول به کے وجود کا ہی انکار کرتے ہیں

☆ ان کے نزدیک یہ مفعول به نہیں بلکہ مفعول مطلق ہے

سوال: مفعول به کے منصوب ہونے کے لیے کون سا حرف مقدر مانا جائے گا اور اس

حرف کو حذف کرنا کب جائز ہے؟

جواب: مفعول به کے منصوب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ لام کو مقدر مانا جائے اور

مفعول به کے لام کو حذف کرنے کے جائز ہونے کی دو شرائط ہیں:

1 مفعول به اور فعل معلل بہ (جس فعل کے باقی ہونے کی علت بیان کر دی گئی ہو)

کاف عمل ایک ہو

2 مفعول به اور فعل معلل بہ کا زمانہ ایک ہو مثلاً: (ضربت تادیباً)

المفعول معه:

سوال: مفعول معه کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: "هو مذکور بعد الواو لمصاحبة معمول فعل لفظاً أو معنی"

وہ اسم جسے واؤ کے بعد ذکر کیا گیا ہو اور وہ واؤ فعل معمول کو ملانے کے لیے لائی گئی ہو پھر وہ فعل یا تو لفظاً ہو گا یا معنماً ہو گا

سوال: اگر یہ فعل لفظاً ہو تو اعراب کا کیا حکم ہو گا اور اگر معنماً ہو تو پھر کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر فعل لفظاً ہو اور عطف بھی جائز ہو تو دونوں صورت میں جائز ہے یعنی رفع بھی اور نصب بھی مثلاً: (جئت أنا وزیداً اور جئت أنا وزید)

اگر فعل لفظاً ہو اور عطف جائز نہ ہو تو نصب معین ہو گا مثلاً: (جئت وزیداً)

اگر فعل معنماً ہو اور عطف بھی جائز ہو تو عطف ہی معین ہو گا (جو معطوف علیہ کا

اعراب ہو گا وہی معطوف کا ہو گا) مثلاً: (ما لزید و عمرو)

اگر فعل معنماً ہو اور عطف جائز نہ ہو تو نصب معین ہو گا مثلاً: (مالک وزیداً)

الحال:

سوال: حال کسے کہتے ہیں مع مثال بیان کریں

جواب: "ما یبین ھیئۃ الفاعل أو المفعول لفظاً أو معنی"

وہ جو فاعل یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کریں وہ فاعل یا مفعول بہ یا تو لفظی ہو گا

یا معنوی ہو گا

مثلاً: (ضربت زیداً قائماً، زید فی الدار قائماً، هذا زید قائماً)

سوال: حال کے عوامل کون کونسے ہیں بیان کریں

جواب: حال کا عامل یا تو فعل ہو گا یا شبہ فعل ہو گا اور وہ یہ ہیں (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر) یا معنی فعل ہو گا اسم اور وہ یہ ہیں (ظرف مستقر، اسم اشارہ، تمنی، ترحی حرف تشبیہ (ک) حرف نداء)

سوال: حال کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: حال کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ اکثر طور پر نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معروف ہوتا ہے مثلاً: (زید فی الدار قائمًا)

اعتراض: آپ نے کہا کہ حال نکرہ ہوتا ہے حالانکہ ان دونوں مثالوں (آر سلھا العراک و سررت بہ وحدہ) میں حال نکرہ نہیں بلکہ معروف ہے؟
جواب: ان دونوں مثالوں میں (منفرد اور معتبر) کے ذریعے تاویل کی جائے گی
سوال: اگر ذوالحال نکرہ ہو تو پھر کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے
مثلاً: (جاء راكبًا راجلًا)

سوال: حال کو عامل معنوی پر مقدم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حال کو عامل معنوی پر مقدم نہیں کیا جائے گا برخلاف ظرف کے یعنی جب حال میں ظرف کا معنی ہو تو اس حال کو کسی بھی عامل معنوی پر مقدم کر سکتے ہیں مثلاً: (زید الیوم فی الدار)

سوال: اگر ذوالحال محبرور ہو تو پھر حال کو اس پر مقدم کرنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر ذوالحال محبرور ہو تو اس صورت میں صحیح ترین قول کے مطابق حال کو اس پر مقدم نہیں کیا جائے گا

سوال: کیا حال صرف مشتق ہی ہوتا ہے؟

جواب: جی نہیں! بلکہ ہر وہ لفظ جو حالت پر دلالت کرے اس کا حال واقع ہونا صحیح ہے مثلاً: (هَذَا الْبَسْرُ أَطْيَبُ مِنْهُ رَطْبًا)

اس مثال میں دونوں حال (بَسْرًا اور رَطْبًا) جامد (غیر مشتق) ہے

سوال: کیا کبھی حال جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے اگر ہوتا ہے تو اس کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں مفصل بیان کریں

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار حال جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کی دو صورتیں ہوگی یا تو جملہ اسمیہ ہو گا یا جملہ خبریہ ہو گا اگر جملہ اسمیہ ہو گا تو یا تو وہ واو اور ضمیر کے ساتھ یا صرف واؤ کے ساتھ یا صرف ضمیر کے ساتھ آئے گا لیکن یہ ضعیف ہے

واو اور ضمیر کے ساتھ کی مثال: (جَنَّتْ وَأَنَارَ أَكْب)

صرف واؤ کی مثال: (كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)

صرف ضمیر کی مثال: (كَلِمَتُهُ فَوْهَ الْفِي)

اور اگر حال جملہ فعلیہ ہو گا تو اس کی دو صورتیں ہوگی یا تو ماضی ہو گا یا مضارع ہو گا پھر آگے

ان دونوں کی دو صورتیں ہوگی یا تو مثبت ہو گا یا منفی ہو گا

اگر حال جملہ فعلیہ مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کے ساتھ آئے گا اور اس کے علاوہ بقیہ تین صورتوں (مضارع منفی، ماضی مثبت و منفی) میں حال کو واو اور ضمیر کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ لایا جائے گا لیکن جب حال جملہ فعلیہ ماضی مثبت ہو تو اس کے ساتھ (قد) کا ہونا ضروری ہے اب چاہے وہ ظاہر ہو یا

مقدر ہو

سوال: حال کے عامل کو حذف کرنا کیسا؟

جواب: حال کے عامل کو حذف کرنا مترینے کے وقت جائز ہے

مثلاً: کسی آدمی کا اس شخص سے کہنا جس کی سفر کی نیت ہو (راشد امہدیٰ) یہاں اِذْهَبْ عامل مترینے کی وجہ سے محذوف ہے

سوال: حال کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں اور ان میں سے کس کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے اور اس کی کیا شرط ہے؟

جواب: حال کی دو اقسام ہیں

1 مؤکدہ

2 منقلہ

1 مؤکدہ:

وہ حال جو ذوالحال سے جدا ہوا ہو سکتا ہو

2 منقلہ:

وہ حال جو ذوالحال سے جدا ہو سکتا ہو

☆ حال مؤکدہ کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے اور اس کے لیے شرط یہ

ہے کہ وہ حال مؤکدہ جملہ اسمیہ کا مضمون (خلاصہ) ہو

مثلاً: (زید ابوک عطوفنا) یہاں اَحَقُّہ عامل محذوف ہے

التمیز:

سوال: تمیز کسے کہتے ہیں؟

جواب: "ما یرفع الالبهام المستقر عن ذات مذکورۃ أو مقدرۃ"

وہ اسم جو ذات مذکورہ باذات مقدرہ سے ابہام کو دور کرے جو اسخ ہو چکا ہو

سوال: تمیز کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تمیز کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 ذات مذکورہ سے ابہام کو دور کرے گی

2 ذات مقدرہ سے ابہام دور کرے گی

1 ذات مذکورہ سے ابہام دور کرے گی:

یہ اکثر مفرد مقدار سے ابہام دور کرتی ہے، یہ مفرد مقدار یا عدد

کے ضمن میں متحقق ہوگی یا غیر عدد کے ضمن میں متحقق ہوگی اگر غیر عدد کے ضمن

میں متحقق ہو تو وہ غیر عدد چار حال سے حنالی نہیں یا وزن (تول) ہو گا یا کیل

(پیمانہ) ہو گا یا مساحت (پیمائش) ہو گا یا مقیاس (جس کے ذریعے کسی چیز کا

اندازہ اٹکل سے کیا جائے ہوگا)

☆ جب ابہام غیر مقدار میں ہو تو تمیز اکثر مجبور ہوتی ہے

2 ذات مقدرہ سے ابہام دور کرے گی:

یہ اس ابہام کو دور کرتی ہے جو کہ اس نسبت سے پیدا ہوا ہے جو جملہ میں
یا شبہ جملہ میں پائی جاتی ہے
المستثنیٰ:

سوال: مستثنیٰ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: مستثنیٰ کی دو اقسام ہیں اور وہ ہر ہیں

2 مستثنیٰ منقطع

1 مستثنیٰ متصل

1 مستثنیٰ متصل:

وہ مستثنیٰ جو پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو پھر الایا اس کے اخوات کے ذریعے

نکال دیا گیا ہو چاہے وہ نکالنا لفظی طور پر ہو یا تقدیری طور پر

مثلاً: حباء فی القوم الازید

2 مستثنیٰ منقطع:

وہ مستثنیٰ جسے الایا اس کے اخوات کے ذریعے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ

متعدد میں داخل ہی نہ ہو

مثلاً: حباء فی القوم الاحمار

سوال: مستثنیٰ کتنی اور کون کونسی صورتوں میں وجوبی طور پر منصوب ہوگا؟

جواب: پانچ صورتوں میں مستثنیٰ وجوبی طور پر منصوب ہوگا

1 جب مستثنیٰ الا کے بعد کلام موجب (وہ کلام جس میں نفی، نفی، استفہام نہ ہو) میں واقع ہو بشرطیکہ الاصقۃ نہ ہو

مثلاً: (حباء فی القوم الا زیداً)

2 جب مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کیا گیا ہو

مثلاً: (ما حباء فی الا زیداً اَحد)

3 مستثنیٰ منقطع اکثر نحو یوں کے نزدیک منصوب ہوتا ہے

مثلاً: (حباء فی القوم الاحمارا)

4 جب مستثنیٰ حلاً اور عدا کے بعد واقع ہو تو اکثر نحو یوں کے نزدیک منصوب ہوتا ہے

مثلاً: (حباء فی القوم حلاً زیداً)

5 جب مستثنیٰ ما حلاء، ما عدا، لیس اور لایکون کے بعد واقع ہو

مثلاً: (حباء فی القوم ما حلاً زیداً)

سوال: کس صورت میں مستثنیٰ پر دوا عراب پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جب مستثنیٰ الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور اس کا مستثنیٰ منہ

بھی مذکور ہو تو اس پر دوا عراب یعنی نصب اور رفع جائز ہے

مثلاً: (ما فعلوہ الا قلیلٌ وقلیلاً)

یہاں بدل ہونے کی وجہ سے رفع پڑھنا ہی مختار ہے کیونکہ منصوب پڑھنے میں مفعول سے

مشابہت ہو جائے گی

سوال: کس صورت میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا؟

جواب: جب مستثنیٰ الّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا

مثلاً: (ماضربنی الازید)

یہاں کلام غیر موجب کی شرط اس لیے لگائی ہے تاکہ کلام صحیح معنی دے لیکن اگر کلام موجب میں معنی درست ہوتا ہو تو کلام موجب میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا

مثلاً: (مترأت الایواکذا)

لیکن مازال زید الاعمال کی مثال دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ زال بھی نفی کے معنی پر مشتمل ہے اور شروع میں ما بھی نافیہ ہے

سوال: جن صورتوں میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کے لفظ پر محمول کرتے ہوئے بدل بنانا متعذر ہو وہاں کیا کیا جائے گا؟

جواب: جن صورتوں میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کے لفظ پر محمول کرتے ہوئے بدل بنانا متعذر ہو تو ان صورتوں میں مستثنیٰ منہ کے محل پر محمول کرتے ہوئے بدل بنایا جائے گا

مثلاً: (ماحبائی من احد الازید)

سوال: استثناء میں غیر کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب: استثناء میں غیر کا اعراب مستثنیٰ بالّا کی طرح ہوگا اسی تفصیل کے مطابق جو پہلے گزر چکی ہے اور کلمہ غیر اصل میں صفت ہے جس کو استثناء پر محمول کیا

جاتا ہے جیسے صفت میں الا کو غیر پر محمول کیا جاتا ہے جو نکرہ غیر محصور ہو

استثناء کے متعذر ہونے کی وجہ سے

مثلاً: (لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا)

اور اس کے علاوہ میں حمل ضعیف ہے

سوال: سوی اور سواء کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب: سوی اور سواء کا اعراب ظرفیت کی بنا پر اصح قول کے مطابق نصب ہوگا

خبر کان و اخواتھا:

سوال: کان اور اس کے نظائر کی خبر ان کے داخل ہونے کے بعد کیا ہوتی ہے؟

جواب: کان اور اس کے نظائر کی خبر ان کے داخل ہونے کے بعد مند ہوتی ہے

مثلاً: (کان زید قائماً)

سوال: کان اور اس کے نظائر کی خبر کا کیا حکم ہے؟

جواب: کان اور اس کے نظائر کی خبر کا حکم مبتداء کی خبر کے حکم کی طرح ہے

لیکن ایک فرق ہے کہ مبتداء کی خبر اگر معروف ہو تو اس کو بغیر کسی مترینے

کے مبتداء پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے لیکن کان اور اس کی اخوات کی خبر اگر

معروف ہو تو اس کو اسم پر مقدم کر سکتے ہیں

مثلاً: (کان القائم زید)

سوال: کیا کان کی خبر کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار کان کی خبر کے عامل یعنی کان کو حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً: (الناس محبريون باعمالهم ان خيرٌ فخيرٌ وان شرٌّ فشرٌّ)
 جو کہ اصل میں ان کان عملکم خیر فجزا لکم خیر وان کان عملکم شر فجزا لکم شر ہوتا ہے
 سوال: مذکورہ مثال اور اس جیسی دوسری مثالوں میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟
 جواب: مذکورہ مثال اور اس جیسی دوسری مثالوں میں چار صورتیں جائز ہیں

1 شرط و جزاء دونوں میں نصب پڑھا جائے

مثلاً: (ان خیراً فخرّاً)

2 شرط و جزاء دونوں میں رفع پڑھا جائے

مثلاً: (ان خیراً فخرّاً)

3 شرط میں نصب اور جزاء میں رفع پڑھا جائے

مثلاً: (ان خیراً فخرّاً)

4 شرط میں رفع اور جزاء میں نصب پڑھا جائے

مثلاً: (ان خیراً فخرّاً)

سوال: کس صورت میں کان کو حذف کرنا واجب ہے؟

جواب: جس ترکیب میں کان کو حذف کر کے اس کے عوض کسی دوسری چیز کو

لایا گیا ہو ایسی صورت میں کان کو حذف کرنا واجب ہے

مثلاً: (انا انت منطلقاً انطلقت) یہ اصل میں لان کنت منطلقاً انطلقت ہوتا

اسم ان واخو تھا:

سوال: ان اور اس کے نظائر کا اسم ان کے داخل ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے؟

جواب: ان اور اس کے نظائر کا اسم ان کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے

المنصوب بلا التي تنفي الجنس:

سوال: منصوب بلائی نفی جنس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ایسا اسم منصوب ہے جو بلائی نفی جنس کے داخل ہونے کے

بعد مسند الیہ ہوتا ہے اس طرح کہ اس کے ساتھ ایک اسم نکرہ مضاف یا

مشابہ مضاف ملا ہوتا ہے

مثلاً: (لا غلام رحبل ظریف فیہا)

سوال: اگر بلائی نفی جنس کا اسم مفرد ہو تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر بلائی نفی جنس کا اسم مفرد ہو تو یہ علامت نصب پر مبنی ہوگا

مثلاً: (لار رحبل فی الدار)

سوال: اگر بلائی نفی جنس کا اسم معروف ہو اور اس کے اور بلائی نفی جنس کے درمیان

فواصلہ ہو تو کیا حکم ہوگا؟

سوال: اگر بلائی نفی جنس کا اسم معروف ہو اور اس کے اور بلائی نفی جنس کے درمیان

فواصلہ ہو تو بلائی جس کے اسم کو مرفوع پڑھنا اور کہ تکرار لانا ضروری ہے

مثلاً: (لانی الدار زید ولا بکر)

لیکن (تضییع والا با حسن لھا) مثال میں مثل مضاف محذوف کے ذریعے تاویل کی جائے گی

سوال: لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں پانچ صورتیں جائز ہیں

1 دونوں کو فتح دینا مثلاً: لاحول ولا قوۃ الا باللہ

2 پہلے کو فتح اور دوسرے کو نصب دینا مثلاً: لاحول ولا قوۃ الا باللہ

3 پہلے کو فتح اور دوسرے کو رفع دینا مثلاً: لاحول ولا قوۃ الا باللہ

4 دونوں کو رفع دینا مثلاً: لاحول ولا قوۃ الا باللہ

5 پہلے کو رفع اور دوسرے کو نصب دینا مثلاً: لاحول ولا قوۃ الا باللہ

سوال: جب لائے نفی جنس پر ہمزہ داخل ہوگا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: جب لائے نفی جنس پر ہمزہ داخل ہوگا تو لائے نفی جنس کا عمل تو متغیر

نہیں ہوگا لیکن معنی بدل جائے گا، کبھی وہ استفہام کے، کبھی عرض اور کبھی تمسنی کے معنی پر

مشتمل ہو جاتا ہے

سوال: لائے نفی جنس کے اسم مبنی کی صفت کا کیا حکم ہے؟

جواب: لائے نفی جنس کے اسم مبنی کی صفت معرب اور مبنی دونوں کا احتمال

رکھتی ہے اور معرب پڑھنے کی صورت میں اس کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور

مرفوع بھی پڑھ سکتے ہیں بشرطیہ اس مثال میں تین شرطیں پائی جاتی ہو

1 صفت اصل ہو

2 مفرد ہو یعنی مضاف اور مشابہہ مضاف نہ ہو

3 اسم کے ساتھ متصل ہو

مثلاً: (لا حبل ظریف و ظریف و ظریفاً)

اگر وہ صفت مذکورہ اوصاف کی حامل نہ ہو تو پھر اسے مبنی نہیں پڑھ سکتے

سوال: لائے نفی جنس کے اسم مبنی کے معطوف میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: لائے نفی جنس کے اسم مبنی کے معطوف میں دو صورتیں جائز ہیں

1 اس کو محمول پر محمول کرتے ہوئے مرفوع پڑھنا

2 لفظ پر محمول کرتے ہوئے منصوب پڑھنا

مثلاً: (لا أَبَ وَاَبْنَا وَاَبْنُ)

☆ یہ دو صورتیں اس وقت جائز ہے جب معطوف میں دو شرطیں

پائی جائے

1 معطوف نکرہ ہو

2 لا کا تکرار نہ ہو

اسی وجہ سے لا ابا فیہا جیسی ترکیب جائز نہیں کیونکہ اس میں اختصاص نہیں پایا

حبارہا

لا اباہ اور لا اعلایہ کو حقیقتاً مضاف نہیں بنا سکتے کیونکہ ایسی صورت میں معنی مقصودی

فائدہ ہو جائیگا

لیکن سیویہ کے نزدیک ان جیسی ترکیبوں میں اضافت حقیقتاً پائی جاتی ہے

سوال: کس صورت میں لائے نفی جنس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے؟
 جواب: جس ترکیب میں لائے نفی جنس کے اسم کے حذف پر کوئی مترینہ پایا
 حبابا ہو وہاں لائے نفی جنس کے اسم کو اکثر طور پر حذف کر دیا جاتا ہے
 مثلاً: (لا علیک)

خبر ما ولا المشبہتین ب (لیس)

سوال: ما ولا مشابہ بلیس کی خبر ان کے داخل ہونے کے بعد کیا ہوتی ہے؟
 جواب: ما ولا مشابہ بلیس کی خبر ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے
 ☆ اور یہ دونوں اہل حباب کی لغت میں عامل ہے، بنو تمیم کی لغت کے مطابق
 عامل نہیں ہے

سوال: کتنی اور کون کونسی چیزوں کی وجہ سے ما اور لا کا عمل باطل ہو جاتا ہے؟
 جواب: تین چیزوں کی وجہ سے ما اور لا کا عمل باطل ہو جاتا ہے

1 ان

جب یہ ما کے بعد واقع ہو مثلاً: (ما ان زید قائم)

2 الاستثنایہ

جس سے ما اور لا کی نفی ٹوٹ جائے مثلاً: (ما زید الا قائم)

3 خبر کا اسم پر مقدم ہونا مثلاً: (ما قائم زید)

المحبرورات:

سوال: محبرور کی تعریف بیان کریں

جواب: "هو ما شتمل علی علم المضاف الیه"

وہ اسم جو علامت مضاف الیہ پر مشتمل ہو

سوال: مضاف الیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: "کل اسم نسب الیہ شیء بواسطة حرف المحبر لفظاً أو تقدیر مفرداً"

وہ اسم جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی گئی ہو حرف حبر کے واسطے سے

چاہے وہ حرف حبر لفظوں میں مذکور ہو یا مقتدر ہو

سوال: حرف حبر کے مقتدر ہونے کی کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: حرف حبر کے مقتدر ہونے کے لیے دو شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 مضاف اسم ہو

2 مضاف کو تنوین اور قائم مقام تنوین یعنی نون تشنیہ اور نون جمع سے حالی کر دیا گیا ہو

☆ اضافت معنوی بھی ہوتی ہے اور لفظی بھی

سوال: اضافت معنویہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: "ان یکون المضاف غیر صفة مضافة إلی معمولھا"

وہ اضافت جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی

طرف مضاف ہو

سوال: اضافت معنویہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: اضافت معنویہ کی تین اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اضافت بمعنی لام

یہ اس وقت ہوگی جبکہ مضاف الیہ مضاف کی جنس سے نہ ہو اور

نہ اس کے لیے ظرف ہو مثلاً: عنلام زید

2 اضافت بمعنی من

یہ اس وقت ہوگی جبکہ مضاف الیہ مضاف کی جنس ہو مثلاً: حنا تم

فضیۃ اس میں من مقدر ہوتا ہے

3 اضافت بمعنی فی

یہ اس وقت ہوگی جب مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو

مثلاً: ضرب الیوم

سوال: اضافت معنویہ کے فوائد بیان کریں

جواب: اضافت معنویہ کے دو فوائد ہیں

1 نکرہ کو معروف بنادیتی ہے جب اس کا مضاف الیہ معروف ہو

مثلاً: عنلام زید

2 نکرہ میں تخصیص پیدا کر دیتی ہے جب مضاف الیہ نکرہ ہو

مثلاً: عنلام رحیل

سوال: اضافت معنوی کے تحقق کی شرط بیان کریں

جواب: اضافت معنوی کے تحقق کے لیے یہ شرط ہے کہ اگر مضاف
 اضافات سے پہلے معروف ہو تو اسے معروف ہونے سے حنالی کیا جائے
 اعتراض: آپ کا اضافت معنوی کے لیے یہ شرط لگانا کہ مضاف پہلے سے
 معروف نہ ہو درست نہیں کیونکہ الثلاثة الاثواب حبسی مثالیں کوفیوں کے
 نزدیک درست ہے حالانکہ ان میں مضاف معروف ہے
 جواب: کوفیوں کا اس کو جائز قرار دینا ضعیف ہے کیونکہ ایسا کرنے سے تحصیل
 حاصل کی حنابی لازم آئیگی

سوال: اضافت لفظیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: "ان یكون المضاف صفة مضافة الى معمولها"

وہ اضافت جس میں صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو

مثلاً: ضارب زید، حسن الوجه

سوال: اضافت لفظی کس فائدے کے لیے آتی ہے؟

جواب: اضافت لفظی صرف تخفیف لفظی کے فائدے کے لیے آتی ہے

اسی لیے سررت برجل حسن الوجه جائز ہے کیونکہ حسن الوجه نکرہ ہونے کی وجہ
 سے رجل نکرہ کی صفت بن سکتی ہے جبکہ سررت بزید حسن الوجه کی ترکیب
 درست نہیں کیونکہ حسن الوجه نکرہ ہونے کی وجہ سے زید کی صفت نہیں بن سکتی
 اور اسی فائدے کی وجہ سے الضارب زید اور الضارب زید کی ترکیب جائز ہے لیکن
 الضارب زید کہنا درست نہیں

برخلاف امام فراءء ؑے ان ؑے نزدیء ی (الضارب زید) ترکیب درست ہے

تمت بالخیر

ششماہی ثانی

التوابع:

سوال: تابع کی تعریف بیان کریں

جواب: تابع کی تعریف:

"کل ثانی با عراب سابقہ من جہۃ واحدہ"

ہر وہ دوسرا جس کو ایک جہت سے ماقبل کا عراب دیا گیا ہو

النعت:

سوال: صفت کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: صفت کی تعریف:

"تابع یدل علی معنی فی مستبوعہ مطلقاً"

ایسا تابع جو اپنے مستبوع میں پائے جانے والے معنی پر مطلق طور پر دلالت کرے

سوال: صفت کے فائدے مع مثال بیان کریں

جواب: صفت کے پانچ فائدے ہیں:

1 یہ تخصیص کے لیے آتا ہے مثلاً: (حباءنی رحیل صالح)

2 توضیح (وضاحت) کے لیے آتا ہے مثلاً: (حباءنی زید التاجر)

3 کبھی کبھار یہ صرف ثناء (مدح/تعریف) کے لیے آتا ہے

مثلاً: (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

4 کبھی کبھار یہ صرف ذم (مذمت) کے لیے آتا ہے مثلاً: (أعوذ بالله من الشيطان الرجيم)

5 کبھی کبھار صرف تاکید کے لیے آتا ہے مثلاً: (نفخة واحدة)

سوال: کیا صفت کا اسم مشتق ہونا ضروری ہے؟

جواب: جمہور علماء کے نزدیک صفت اسم مشتق ہی ہوگی اور اگر کبھی کبھار صفت

غیر مشتق ہو بھی تو وہ اسم مشتق کی تاویل میں ہوگی

لیکن صاحب کافیہ نے جمہور علماء کے قول سے احتراز کرتے ہوئے فرمایا کہ

صفت کے اسم مشتق یا غیر مشتق ہونے میں کوئی فرق نہیں لیکن اگر صفت

اسم غیر مشتق ہو تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کو کسی معنی کی عنرض کے لیے

وضع کیا گیا ہو اب چاہے وہ معنی عمومی ہو یا خصوصی ہو

عمومی کی مثال: (جاء رجل شمسي، جاء رجل ذو مال)

خصوصی کی مثال: (مررت برجل آي رجل)

سوال: نکرہ کی صفت کس سے لائی جاتی ہے اور اس صورت میں اس کے ساتھ

کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ کے ذریعے لائی جاتی ہے اور اس صورت میں

جملے میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹے

سوال: صفت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں اور ان کا کتنی چیزوں میں موصوف کے مطابق

ہونا ضروری ہے؟

جواب: صفت کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں:

2 صفت بحال متعلق الموصوف

1 صفت بحال الموصوف

1 صفت بحال الموصوف:

وہ صفت جو موصوف کی حالت سے صفت ہو

☆ اس کو صفت حقیقی بھی کہا جاتا ہے

☆ یہ دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہیں اور ایک وقت

میں ان میں سے چار چیزیں پائی جاتی ہے وہ دس چیزیں درج ذیل ہیں

اعراب (رفع، نصب، جر) معرف، نکرہ

واحد، تشنیہ، جمع مذکر و مؤنث

مثلاً: (جاءنی رحبل عالم)

2 صفت بحال المتعلق الموصوف:

وہ صفت جو موصوف کے متعلق کی حالت سے صفت ہو

☆ اس کو صفت سببی بھی کہا جاتا ہے

☆ اور یہ پہلی پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے

☆ اور باتوں میں فعل کی طرح ہوتی ہے

اسی وجہ سے یہ مثال حسن ہے: (قام رحبل و تاعد غلمانہ)

کیونکہ فتاعده یہ ہے کہ جب فعل کا فاعل مذکور ہو تو فعل واحد ہوتا ہے اور (فتاعد) یہ بھی اسم فاعل ہے اور فعل کے حکم میں ہے اور غلمانہ اس کا فاعل ہے اور اس کو مفرد ہونا چاہیے ہتا جو کہ وہ ہے لہذا یہ مثال حسن ہے اور یہ مثال ضعیف ہے: (تمام رحبل فتاعدون غلمانہ)

یہاں کیونکہ فتاعدون کا فاعل مذکور ہے لہذا اس کو مفرد ہونا چاہیے اور یہ مثال جائز ہے: (تمام رحبل قعود غلمانہ)

کیونکہ جمع مکسر (قعود) مفرد کے معنی میں ہوتا ہے سوال: کیا ضمیر موصوف یا صفت واقع ہوتی ہے؟

جواب: جی نہیں! ضمیر ناہی موصوف ہوتی ہے اور ناہی صفت واقع ہوتی ہے ☆ ضمیر کے موصوف واقع نا ہونے کی وجہ:

کیونکہ ضمیریں اعرف المعارف ہوتی ہے اور یہ بالکل واضح ہوتی ہیں جب کہ موصوف سارا واضح نہیں ہوتا اس لیے تو اس کی صفت لائی جاتی ہے اعتراض: ضمیر غائب تو واضح نہیں ہوتی اور آپ اسے اعرف المعارف کہہ رہے ہیں؟

جواب: ضمیر غائب اگرچہ واضح نہیں ہوتی مگر اس کو ضمیر حاضر و متکلم کے تابع کرتے ہوئے اعرف المعارف کہا گیا ہے ☆ ضمیر کے صفت واقع نہ ہونے کی وجہ:

کیونکہ ضمیر صرف ذات پر دلالت کرتی ہے جبکہ صفت ذات موصوف کے ساتھ قائم معنی پر دلالت کرتی ہے

سوال: اعراف المعارف کی ترتیب بیان کریں

جواب: اعراف المعارف کی ترتیب درج ذیل ہیں

1 ضمائر 2 الاعلام 3 اسماء اشارہ

4 معرف باللام 5 اسماء موصولات

☆ اور آخری دو طاقت میں برابر ہے

سوال: "الموصوف اخصّ اوصاء" اس عبادت کی وضاحت کریں

جواب: موصوف یا توصفت سے خاص ہو گا یا کم از کم اس کے برابر ہو گا اس سے عام نہیں ہو گا مثلاً: (عباءنی زید عالم)

سوال: اگر موصوف معرف باللام ہو تو اس کی صفت کس کے ساتھ لائی جائے گی؟

جواب: اگر موصوف معرف باللام ہو تو یا تو اس کی صفت معرف باللام سے لائی جائے گی یا اس مضاف سے لائی جائے گی جو اس کی مثل کی طرف مضاف ہو معرف باللام کی مثال: (عباءنی الرحیل العالم)

مضاف معرف باللام کی مثال: (عباءنی الرحیل صاحب الفرس)
☆ اسی طرح معرف باللام کی اسم موصول کے ساتھ صفت لانا بھی جائز ہے کیونکہ یہ دونوں درجہ میں برابر ہے مثلاً: (عباءنی الرحیل الذي حفظ الکافیة)

اعترض: فتاعده تو یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اسم اشارہ کی صفت یا تو اس کی مثل کے ساتھ لائی جائے یا معرف باللام، اسم موصول یا ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف سے لائی جائے، اس کی صفت معرف باللام اور موصول تو آسکتی ہے لیکن مضاف الی المعرف باللام نہیں آسکتی ایسا کیوں؟

جواب: اسم اشارہ میں بھی اور مضاف میں بھی ابہام ہوتا ہے یہ اپنا ابہام تو زائل کر سکتا ہے اسم اشارہ کا نہیں کر سکتا لہذا ابہام دور نہ کرنے کی وجہ سے یہ مثال ضعیف ہے (سررت بھذا الا بیض) اور یہ مثال حسن ہے (سررت بھذا العالم)

العطف:

سوال: عطف کی تعریف بیان کریں

جواب: عطف کی تعریف:

"تابع مقصود بالنسبة مع متبوعہ وبتوسط بینہ و بین متبوعہ أحد الحروف العشرة"

ایسا تابع جو متبوع کے ساتھ مقصود بالنسبت ہو اور اس تابع و متبوع کے درمیان

دس حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف ہو

مثلاً: (تام زید و عمرو)

☆ حروف عاطفہ:

واو، فاء، ثم، أو، أم، اما، بل، لا، لکن اور حتی

سوال: جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس وقت کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس سے پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ اس کی تاکید لانا ضروری ہے
مثلاً: (ضربت أنا وزید)

لیکن اگر ضمیر مرفوع متصل اور معطوف علیہ کے درمیان فاصلہ آجائے تو پھر اس تاکید کو لانا ضروری نہیں ہے
مثلاً: (ضربت الیوم وزید)

سوال: جب ضمیر محبر پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس سے پہلے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب ضمیر محبر پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس سے پہلے حبار کا اعادہ کرنا ضروری ہے
مثلاً: (مررت بک وبزید)

سوال: معطوف کس کے حکم میں ہوتا ہے؟

جواب: معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جو چیز معطوف علیہ میں واجب سے وہ معطوف میں بھی واجب ہے اور جو اس میں مستثنیٰ ہے اس میں بھی مستثنیٰ ہے

☆ اسی وجہ سے مازید بقائم أوفتائما ولا ذاهب عمرو میں صرف رفع جائز ہے

اعترض: آپ کا فتاعدہ درست نہیں کیونکہ یہ فتاعدہ اس مثال (الذی بطیر فیغضب زید الذباب) پر صادق نہیں آ رہا اس لیے کہ یطیر میں ضمیر ہے جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہے اور یغضب ضمیر سے حالی ہے اس کا فعل زید اسم ظاہر ہے؟

جواب: فیغضب میں فاء عاطفہ نہیں بلکہ سببیہ ہے لہذا اعتراض وارد نہیں ہوتا
سوال: "واذا عطف علی عاملین مختلفین" اس عبارت کی وضاحت کریں
جواب: دو مختلف عاملوں پر عطف کرنا جمہور کے نزدیک جائز نہیں ہے
بر خلاف امام فراء کے کہ ان کے نزدیک جائز ہے لیکن یہ مثال (فی الدار زید
والحجرة عمرو) جمہور کے نزدیک جائز ہے
☆ امام سیوہ کے نزدیک مطلقاً دو عاملوں پر عطف جائز نہیں ہے

التاکید:

سوال: تاکید کی تعریف بیان کریں
جواب: تاکید کی تعریف:

"تابع یقرر أمر المتبوع فی النسبة أو الشمول"

ایسا تابع جو مستبوع کے معاملے کو نسبت میں یا شمولیت میں پختہ کرتا ہے

مثلاً: (حباء فی زید زید)

سوال: تاکید کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: تاکید کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 تاکید لفظی 2 تاکید معنوی

1 تاکید لفظی:

پہلے لفظ کا تکرار کرنا مثلاً: (حبائی زید زید)

☆ یہ تاکید تمام الفاظ میں جاری ہوتی ہے

2 تاکید معنوی:

یہ معینہ الفاظ کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور وہ معینہ الفاظ یہ ہیں

نفس، عین، کلاہما، کل، اجمع، اکتع، ائتبع اور ابصع

سوال: نفس، عین یہ دونوں کس کس کے لیے آتے ہیں؟

جواب: یہ دونوں عام ہے یعنی واحد، تشنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لیے آتے ہیں

صیغے اور ضمیر کے بدلنے کے ساتھ

مثلاً: (نفسہ، نفسہا، افسہما، افسہم، افسھن)

سوال: "کلاہما" کس کے لیے آتا ہے؟

جواب: یہ صرف تشنیہ کے لیے آتا ہے

مثلاً: (کلاہما، کلتاہما)

سوال: مذکورہ تین حروف کے علاوہ باقی (کل سے ابصع تک) کس کے لیے آتے ہیں؟

جواب: مذکورہ تین حروف کے علاوہ باقی حروف (کل سے ابصع تک) واحد اور جمع

کے لیے آتے ہیں

کل میں ضمیر کے بدلنے کے ساتھ
مثلاً: (کله، کله، کلہم کلہن)

اور باقی کلمات میں صیغے کے بدلنے کے ساتھ
مثلاً: (أجمع، جمعاء، أجمعون اور جمع)

سوال: کل اور أجمع کے ذریعے کس چیز کی تاکید لائی جائے گی؟

جواب: کل اور أجمع کے ذریعے صرف انہی اشیاء کی تاکید لائی جائے گی
جن کے احبزاء ہو اور ان کو حسّی طور پر یا حکمی طور پر جدا کرنا صحیح ہو
مثلاً: (أكرممت القوم کلہم، اشتریت العبد کله)

لیکن اس طرح نہیں کہہ سکتے (حباء زید کله)

سوال: جب نفس اور عین کے ذریعے ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لائی جائے تو
اس وقت کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب نفس اور عین کے ذریعے ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لائی جائے گی
تو اس سے پہلے ضمیر منفصل سے تاکید لانا ضروری ہے
مثلاً: (ضربت أنت نفسک)

سوال: أکتع اور اس کی اخوات کس کے تابع ہے نیز ان کا کس سے پہلے آنا ممکن نہیں
ہے؟

جواب: أکتع اور اس کی اخوات (ابتع، البصع) أجمع کے تابع ہے
اور ان کا اس سے پہلے آنا ممکن نہیں ہے

☆ ان کلمات کو اُجمع کے بغیر ذکر کر کرنا ضعیف ہے

البدل:

سوال: بدل کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدل کی تعریف:

"تابع مقصود بمانسب اِلٰی المتبوع دونہ"

ایسا تابع جو مقصود ہوتا ہے اس نسبت کا جو متبوع کی طرف کی گئی ناکہ

متبوع مقصود بالنسبت ہوتا ہے

سوال: بدل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: بدل کی چار اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 بدل کل 2 بدل بعض 3 بدل استعمال 4 بدل عنط
1 بدل کل:

وہ بدل جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو

مثلاً: (جاء زيد أخوك)

2 بدل بعض:

وہ بدل جس کا مدلول مبدل منہ کا حبز ہو

مثلاً: (ضربت زيداً رأسه)

3 بدل اشتغال:

وہ بدل جس میں تابع و متبوع کے درمیان تعلق ہو نا ہی مبدل منہ کا کل ہو

اور ناہی حبز ہو

مثلاً: (شہر عمر عدہ)

4 بدل عنط:

وہ بدل جو عنطی کی تلافی کے لیے لایا گیا ہو

مثلاً: (حباء زید بکر)

سوال: کیا بدل اور مبدل منہ ہمیشہ معروف ہوتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! کبھی کبھار بدل اور مبدل منہ دونوں معروف ہوتے ہیں یا دونوں نکرہ ہوتے

ہیں یا مختلف ہوتے ہیں

☆ اور اگر بدل نکرہ ہو اور مبدل منہ بھی نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے

مثلاً: (بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَاذِبَةً)

سوال: کیا بدل اور مبدل منہ کا اسم ظاہر ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! کبھی کبھار یہ دونوں اسم ظاہر ہوتے

مثلاً: (اکرمت زیداً أباً ک)

کبھی کبھار یہ دونوں اسم ضمیر ہوتے ہیں

مثلاً: (زید لقیتمہ آیاہ)

اور کبھی کبھار یہ دونوں مختلف (ایک اسم ظاہر دوسرا ضمیر) ہوتے ہیں

مثلاً: (زید اکرمتمہ أحناک)

سوال: کیا اسم ظاہر ضمیر بدل بن سکتا ہے؟

جواب: اسم ظاہر ضمیر سے بدل کل نہیں بن سکتا سوائے غائب کی ضمیر سے
مثلاً: (ضربتہ زیداً)

عطف البیان:

سوال: عطف بیان سے کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ اس کے اور بدل کے درمیان
کیا فرق ہے؟

جواب: عطف بیان کی تعریف:

"تابع غیر صفت یو ضح مستوعہ"

جو تابع صفت ناہو اور اپنے مستوع کی وضاحت کرے اسے عطف بیان کہتے ہیں
☆ اس کے اور بدل کے درمیان معنی تو منرق واضح ہے لیکن لفظوں کے اعتبار سے واضح نہیں
ہے

المبني:

سوال: مبني کسے کہتے ہیں؟

جواب: "ما ناسب مبني الأصل أو وقع غير مركب"

جو اسم مبني الأصل کے مشابہ ہو یا غیر مرکب واقع ہو اسے مبني کہتے ہیں

سوال: مبني کی حرکات کو کیا نام دیا جاتا ہے؟

جواب: مبني کی حرکات ثلاثہ کو ضم، فتح، کسرہ اور سکون کو وقف کا نام دیا

جاتا ہے

سوال: مبنی کا حکم بیان کریں

جواب: عوامل کے بدلنے کے ساتھ اس کا آخر نہیں بدلنا

مثلاً: (حباء، هذا، رأیت هذا، سررت بهذا)

سوال: کتاب میں کتنے اور کون کون سے مبنیات بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: کتاب میں آٹھ (8) مبنیات بیان کیے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں

- | | | | |
|----------|-----------------|-----------------|--------------|
| 1 مضمرات | 2 أسماء اشارة | 3 أسماء موصولات | 4 مرکبات |
| 5 کنایات | 6 أسماء الأفعال | 7 الأصوات | 8 بعض الظروف |
- المضمرة:

سوال: ضمیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ضمیر کی تعریف:

"ما وضع لمنکم أو مخاطب أو غائب تقدم ذکره لفظاً أو معنى أو حکماً"

وہ اسم جس کو متکلم یا مخاطب یا اس غائب کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا

ذکر پہلے لفظاً یا معنی یا حکماً گزر چکا ہو

سوال: ضمیر کی بنیادی طور پر کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں مع تعریفات بیان کریں

جواب: ضمیر کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

2 ضمیر منفصل

1 ضمیر متصل

1 ضمیر منفصل:

مثلاً: (ما أنت منطلقاً)

جو ضمیر جدا ہوتی ہے

2 ضمیر متصل:

جو ضمیر جدا نہیں ہوتی ہے مثلاً: (ضربتك)

سوال: ضمیر کی اعراب کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: ضمیر کی اعراب کے اعتبار سے تین اقسام ہیں

1 مرفوع 2 منصوب 3 مجرور

☆ ضمیر کی پانچ اقسام ہیں

1 ضمیر مرفوع متصل 2 ضمیر مرفوع منفصل

3 ضمیر منصوب متصل 4 ضمیر منصوب منفصل

5 ضمیر مجرور متصل

1 ضمیر مرفوع متصل:

نَصَرَ نَصْرًا، نَصَرْتُ نَصْرًا، نَصَرْتُ نَصْرًا، نَصَرْتُ نَصْرًا، نَصَرْتُ نَصْرًا

2 ضمیر مرفوع منفصل:

هُوَ هَاهُنَا، هِيَ هَاهُنَا، أَنْتَ أَهْمَا، أَنْتِ أَهْمَا، أَنَا هُنَا

3 ضمیر منصوب متصل:

نَصَرَ نَصْرًا هَاهُنَا، نَصَرَ نَصْرًا هَاهُنَا، نَصَرَ نَصْرًا هَاهُنَا، نَصَرَ نَصْرًا هَاهُنَا

إِنَّهُ أَهْمَا، هَئِهِ أَهْمَا، إِيَّاكَ إِيَّاكَ، إِيَّاكَ إِيَّاكَ، إِيَّاكَ إِيَّاكَ

4 ضمیر منصوب منفصل:

إِيَّاكَ إِيَّاكَ، إِيَّاكَ إِيَّاكَ، إِيَّاكَ إِيَّاكَ، إِيَّاكَ إِيَّاكَ، إِيَّاكَ إِيَّاكَ

5 ضمیر مجبور متصل:

وَلَدَهُ وَلَدَهُمَا وَلَدَهُمْ، وَلَدَهَا وَلَدُهُمَا وَلَدُ هُنَّ، وَلَدَكَ وَلَدُكُمَا وَلَدُكُمْ، وَلَدُكُمَا وَلَدُكُنَّ، وَلَدِي وَلَدَنَا
لَهُ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ، لَكَ لَكُمَا لَكُنَّ، لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لِي لَنَا

سوال: ضمیر مرفوع متصل کتنے اور کون کونسے صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے؟

جواب: ضمیر مرفوع متصل مذکورہ صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے:

ماضی غائب اور غائب کے صیغوں

مثلاً: (ضرب زید، ہند ضربت)

مضارع متکلم (واحد و جمع) میں مطلقاً، مخاطب، غائب اور غائبہ

مثلاً: (أضرب، نضرب، زید يضرب، ہند تضرب اور أنت تضرب)

صفت کے صیغے میں مطلقاً

مثلاً: (زید ضارب)

سوال: کتنے اور کون کونسے مقامات پر ضمیر متصل لانا متعزز ہے؟

جواب: چھ (6) مقامات پر ضمیر متصل لانا متعزز ہے اور جن مقامات پر ضمیر

متصل لانا متعزز ہے وہاں ضمیر منفصل لانا جائز ہے

1 ضمیر عامل پر مقدم ہو جائے مثلاً: (ایاک نعبد)

2 ضمیر اور اس کے عامل کے درمیان کسی عنصر کے لیے فاصلہ آجائے

مثلاً: (ما ضرب الا أنا)

3 جس ضمیر کا عامل محذوف ہو جائے مثلاً: (ایاک والاسد)

4 جس ضمیر کا عامل معنوی ہو مثلاً: (اَنت کریم)

5 جس کا عامل حرف ہو اس حال میں کہ اس کی ضمیر مرفوع ہو
مثلاً: (ما اَنت وَاَنتا)

6 ضمیر کی طرف ایسے صفت کے صیغے کی اسناد ہو جو اس کے غیر پر جاری ہو
مثلاً: (ہند زید ضاربہ صی)

سوال: جب دو ضمیریں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مرفوع نہ ہو تو پھر
کس کو مقدم کیا جائے گا؟

جواب: جب دو ضمیریں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مرفوع نہ ہو تو ان میں
سے جو زیادہ اعرف ہوگی اس کو مقدم کیا جائے گا اور دوسری میں اختیار ہوگا
(چاہے تو متصل لائے اور چاہے تو منفصل لائے) مثلاً: (اَعْطَيْتْكَ، اَعْطَيْتْكَ)

سوال: کان کی خبر جب ضمیر لائی جائے تو کونسی ضمیر لانا مختار ہے؟

جواب: کان کی خبر جب ضمیر لائی جائے تو ضمیر منفصل لانا مختار ہے
مثلاً: (زید قائم و کنت ایام)

سوال: (لولا انت) کی پوری گردان میں اور (عمیت) کی پوری گردان میں ضمیر لانے کا کیا
حکم ہے؟

جواب: (لولا انت) کی پوری گردان میں اس کے بعد ضمیر منفصل لانا مختار ہے

اور (عمیت) کی پوری گردان میں اس کے بعد ضمیر متصل لائی جاتی ہے

لیکن بعض استعمالات میں (لولا اور علی) کے بعد ضمیر متصل لائی جاتی ہے

سوال: جب نون و فتاہ فعل ماضی کے ساتھ آئے تو اس کے ساتھ کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب نون و فتاہ فعل ماضی کے ساتھ آئے تو اس کے ساتھ یاء کا ہونا ضروری ہے

☆ اس کے علاوہ بھی نون و فتاہ کے ساتھ یاء آتی ہے

سوال: فعل مضارع کے ساتھ نون و فتاہ کے آنے کے لیے کیا چیز شرط ہے؟

جواب: فعل مضارع کے ساتھ نون و فتاہ آنے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ فعل مضارع نون اعرابی سے حالی ہو مثلاً: (تضربنی، یضربنی)

سوال: لدن، انّ اور اس کی اخوات کے ساتھ نون و فتاہ لانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: لدن، انّ اور اس کی اخوات کے ساتھ نون و فتاہ لانے میں اختیار ہے چاہے تولائے چاہے تورہنے دے مثلاً: (لدنی اور لدنی)

سوال: لیت، من، عن، فتد، قطّ اور لعلّ کے ساتھ نون و فتاہ لانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: لیت، من، عن، فتد اور قطّ کے ساتھ نون و فتاہ لانا مختار ہے مثلاً: (منی، عنی)

اور لعلّ میں اس کے برعکس یعنی لعلّ کے ساتھ نون و فتاہ نالانا مختار ہے

مثلاً: (لعلی)

سوال: فصل کی تعریف بیان کریں

جواب: مبتداء اور خبر کے درمیان عوامل سے پہلے یا بعد میں صیغہ مرفوع لایا

جاتا ہے جو کہ مبتداء کے مطابق ہوتا ہے اسے "فصل" کہتے ہیں

سوال: فصل کی تعریف میں صیغہ مرفوع کیوں کہا گیا ضمیر مرفوع کیوں نا کہا گیا؟

جواب: صیغہ مرفوع اس لیے کہا کہ بعض نحوی اس کو ضمیر نہیں مانتے بلکہ حرف مانتے ہیں اس لیے صیغہ بولا کہ یہ لفظ حرف و ضمیر دونوں کو شامل ہے

سوال: فصل کو لانے کی وجہ بیان کریں

جواب: فصل کو اس لیے لایا جاتا ہے تاکہ خبر اور صحت کے درمیان تفصیل اور وضاحت بیان کر دے کیونکہ مبتداء پہلے ہی معروف ہوتا ہے جب خبر بھی معروف ہو تو اب یہ گمان ناہو کہ یہ موصوف صفت ہیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ نہیں آتا مثلاً: (زید هو القائم)

سوال: فصل کو لانے کی شرط بیان کریں

جواب: فصل کو لانے کے لیے شرط یہ ہے کہ یا تو خبر معروف ہو یا اسم تفصیل من کے ساتھ ہو مثلاً: (کان زید هو افضل من عمرو)

سوال: فصل کے بارے میں امام خلیل اور بعض اہل عرب کا کیا موقف ہے؟

جواب: امام خلیل کا موقف:

آپ کے نزدیک فصل کا کوئی درجہ نہیں ہے

بعض اہل عرب کا موقف:

آپ فصل کو مبتداء اور اس کے بعد والے لفظ کو اس کی خبر بناتے

ہے

سوال: ضمیر شان اور قصہ کی تعریف بیان کریں

جواب: جملے کے شروع میں غائب کی ضمیر لائی جاتی ہے جس کی تفسیر بعد والا

جملہ کرتا ہے اگر مذکر کی ہو تو اسے "ضمیر شان" اگر مؤنث کی ہو تو اسے "ضمیر قصہ"

کہتے ہیں

سوال: ضمیر شان اور قصہ کس کے مطابق ہوتی ہیں؟

جواب: ضمیر شان اور قصہ عوامل کے اعتبار سے متصل، منفصل، متتر اور بارز

ہو سکتی ہے

ضمیر شان کی مثال: (قتل ہوا اللہ احد)

ضمیر قصہ کی مثال: (فانھما لا تعمی الابصار)

أسماء الإشارة:

سوال: اسم اشارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم اشارہ کی تعریف:

"ما وضع لمشار الیہ"

وہ اسم جس کو مشار الیہ کے لیے وضع کیا گیا ہو

مثلاً: (هذا الكتاب)

سوال: مذکر و مؤنث کے لیے کونسے اسم اشارہ استعمال ہوتے ہیں؟
جواب: مذکر و مؤنث کے لیے یہ اسم اشارہ استعمال ہوتے ہیں

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر
ذا	ذان، ذین	أولاء، اولا
واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث
تا، تی، تہ، تھی، ذہ، ذی، ذھی	تان، تین	أولاء، اولا

سوال: کیا ان اسماء اشارہ کے ساتھ کوئی حرف بھی لاحق ہوتا ہے؟
جواب: جی ہاں! کبھی کبھار ان کے شروع میں حرف تنبیہ (ہ) لاحق ہوتا ہے اور کبھی کبھار ان کے آخر میں حرف خطاب (ک) لاحق ہوتا ہے
اس طرح یہ پچیس (25) حروف ہو گئے
مثلاً: (ذاک سے ذاکن تک پانچ، ذانک سے ذاکن تک پانچ اسی طرح بقیہ بھی)
سوال: کونسا اسم اشارہ قریب کے لیے، کونسا بعید کے لیے اور کونسا درمیان کے لیے آتا ہے؟

جواب: (ذا) یہ مشاء الیہ قریب کے لیے، (ذلک) مشار الیہ بعید کے لیے اور (ذاک) مشار الیہ متوسط (درمیان) کے لیے آتا ہے اور تلک، تاتک، ذاتک اور اولاتک، ذلک کی طرح بعید کے لیے آتے ہیں
☆ اور ثَمَّ، ہنَّ اور ہنَّایہ خاص طور پر مکان کے لیے آتے ہیں مثلاً: (هُنَّالِکَ الْوَلَایَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ)

الاسم الموصول:

سوال: اسم موصول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم موصول کی تعریف:

"مالا یتیم حبزء الابصلۃ وعائد"

وہ اسم جو اپنے صلہ اور ضمیر عائد سے ملے بغیر مکمل حبزنا بنے

سوال: اسم موصول کا صلہ کیا ہوتا ہے اور ضمیر عائد سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسم موصول کا صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور ضمیر عائد سے مراد وہ

ضمیر ہے جو اسم موصول کی طرف ہوتی ہے

سوال: الف لام بمعنی الذی کا صلہ کون ہوتا ہے؟

جواب: الف لام بمعنی الذی کا صلہ ہمیشہ اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے

سوال: اسمائے موصولات تحریر کہیں اور یہ بتائیں کہ کون کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: اسمائے موصولات مع استعمال درج ذیل ہیں

الذی	واحد مذکر کے لیے	التي	واحد مؤنث کے لیے
الذان، الذین	تثنیہ مذکر کے لیے	اللذان، اللتین	تثنیہ مؤنث کے لیے
الآلی، الذین	جمع مذکر کے لیے		
اللائ، اللاء، اللای، اللاتی، اللواتی	جمع مؤنث کے لیے آتے ہیں		

اسی طرح من، ماء، آئی، آیتہ، ذو، ذا (وہ ذاجوما استفہامیہ کے بعد واقع ہو)، الف بمعنی الذی یا
التي بھی اسمائے موصولات ہیں

سوال: ضمیر عائد کو کس صورت میں حذف کرنا جائز ہے؟
جواب: جب ضمیر عائد مفعول ہو تو اس صورت میں اسے حذف کرنا جائز ہے
مثلاً: (أَهْذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رُسُلًا)

یہاں بحث کے بعد (ہ) ضمیر محذوف ہے
سوال: اخبار بالذی کا طریقہ مع مثال تحریر کریں اور ضمیر، حال، مصدر اور ضمیر
مستحق میں یہ طریقہ استعمال نہ ہونے کی وجہ بیان کریں
جواب: الذی کے ساتھ خبر دینے کے لیے تین شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 الذی کو کلام کے شروع میں لایا جائے

2 مخبر عنہ کی جگہ ضمیر کو لایا جائے

3 مخبر عنہ کو خبر کے طور پر مؤخر کیا جائے

مثلاً: جب کوئی (ضربت زیداً) سے زید کی خبر دینے کا ارادہ کرے گا تو یوں کہے گا (الذی ضربتہ زید)
☆ اور الف لام بمعنی الذی کے ذریعے خبر دینا بھی ایسے ہی ہے جیسے الذی کے بارے میں خبر
دینا لیکن اخبار بالذی ہر جملے کے حوزے سے جائز ہے خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اور اخبار
بالف ولام صرف جملہ فعلیہ کے حوزے سے جائز ہے
تاکہ اسم فاعل یا اسم مفعول کا وزن بنانا صحیح ہو جائے

اور اگر ان تین شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو الذی کے ذریعے خبر دینا متعذر ہے اسی وجہ سے یہ طریقہ ضمیر شان، موصوف، صفت، حال، مصدر، عامل، اس ضمیر میں جو اسم موصول کے علاوہ کی مستحق ہو اور اس اسم میں جو ضمیر مستحق پر مشتمل ہو میں متعذر ہے یعنی استعمال نہیں ہوتا

سوال: ما اسمیہ کتنے اور کون کونسے معنی میں آتا ہے کافیہ کی روشنی میں بیان ہیں

جواب: ما اسمیہ چھ معنی کے لیے آتا ہے اور وہ یہ ہیں

- 1 موصول کے لیے مثلاً: (عجبت ما فعلت)
 - 2 شرط کے لیے مثلاً: (ما تفل آفل)
 - 3 استفہام کے لیے مثلاً: (وَمَا تِلْكَ بَيِّنَاتٍ لِّمُؤْمِنِي)
 - 4 موصوف کے لیے مثلاً: (مررت بمافر ح لک)
 - 5 ماتامہ بھی ہوتا ہے (ایسا تامہ جو وصلہ، شرطیہ یا صفت کا محتاج نہیں ہوتا)
 - ☆ اور اس صورت میں یہ "شی" کے معنی میں ہوتا ہے
 - مثلاً: (إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ)
 - 6 صفت کے لیے مثلاً: (اکرمته بوحبہ ما)
 - ☆ من بھی اسی کی طرح ہے مگر آخری دو معنی (تامہ، صفت) اس میں نہیں پائے جاتے
- سوال: ائی اور آئیہ کن کن معانی کے لیے آتے ہیں؟ نیز یہ کب معرب اور کب مسبنی ہوتے ہیں؟

جواب: ائی اور ائیہ یہ بھی من کی طرح چار معانی کے لیے آتے ہیں

1 یہ دونوں موصول کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (اضرب ایہم لقیث)

2 یہ دونوں استفہام کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (ایہم اُخوک)

3 یہ دونوں شرط کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (اَیَّامًا تُؤَفِّلُهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی)

4 یہ دونوں موصوف کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (یاہیا الرحل)

☆ اگر ان دونوں کا صدر صلہ محذوف ہو تو یہ مبنی ہوتے ہیں ورنہ معرب

ہوتے ہیں

سوال: ماذا صنعت کے جواب میں کتنی اور کون کونسی صورت میں جائز ہے؟

جواب: ماذا صنعت کے جواب میں دو صورتیں جائز ہیں اور وہ یہ ہیں

1 (ذا) الذی کے معنی میں ہو جائے گا تو پھر عبارت یوں ہو جائے گی

(ما الذی صنعت)؟ اس صورت میں اس کا جواب خبر ہونے کی وجہ سے

مرفوع ہوگا مثلاً: (الذی صنعت الاکرام)

2 (ماذا) آی شئی کے معنی میں ہو جائے گا پھر عبارت یوں ہو جائے گی (ای شئی صنعت)؟

اس صورت میں اس کا جواب مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا کیونکہ اب وہ

کام آی شئی کی جگہ واقع ہوگا جو کہ مفعول ہے

اسماء الافعال:

سوال: اسم فعل کسے کہتے ہیں مع مثال بیان کے ہیں

جواب: اسم فعل کی تعریف:

"ماکان بمعنی الأمر أو الماضی"

جو اسم امر یا ماضی کے معنی میں ہو اسے اسم فعل کہتے ہیں

مثلاً: (روید زیداً) یعنی اچھلے اسی طرح (ھیحات ذاک) یعنی بعد

سوال: فعال کن کن معانی کے لیے آتا ہے؟ اور ان میں سے کون کون عرب کون مبنی ہوتا ہے؟

جواب: فعال مذکور تمام معانی کے لیے آتا ہے

1 فعال امر کے معنی میں ہو اور ثلاثی مجرد سے مشتق ہو اور یہ حکم قیاسی ہے
مثلاً: (نزال بمعنی انزل)

2 وہ فعال جو مصدر معروف کے معنی میں ہو مثلاً: (فجبار)

3 وہ فعال جو صفت کے معنی میں ہو مثلاً: (یافاق)

یہ دونوں مبنی ہیں کیونکہ یہ عمل اور وزن میں فعال بمعنی امر کے مشابہ ہیں

4 وہ فعال جو مونث کے لیے علم ہو مثلاً: (قطام، غلاب)

☆ یہ بنو حجاز کی لغت میں مبنی ہے اور بنو تمیم کی لغت میں عرب ہے

لیکن جن کے آخر میں راء ہو وہ بنو تمیم کے نزدیک بھی مبنی ہے مثلاً: (حضر)

الأصوات:

سوال: اسم صوت کسے کہتے ہے؟

جواب: اسم صوت کی تعریف:

"کل لفظ حکی بہ صوت أو صوت به البهائم"

جس لفظ کے ساتھ کسی کی آواز کو نقل کیا جائے یا جانور کو بلا یا جائے اسے

اسم صوت کہتے ہے

کسی کی آواز نقل کرنے کی مثال: (عاق)

جانور کو بلانے کی مثال: (نخ)

المركبات:

سوال: مرکب کسے کہتے ہے؟ نیز یہ کب معرب اور کب مبني ہوگا؟

جواب: مرکب کی تعریف:

"کل اسم من کلمتین لیس بینھما نسبة"

جو اسم دو کلموں سے مرکب ہو اور ان دونوں کلموں کے درمیان کوئی نسبت نہ

ہو (ناوہ مبتداء خبر بنے، ناوہ مضاف، مضاف الیہ بنے، ناوہ موصوف صفت بنے) تو

اسے مرکب کہتے ہے

☆ اگر دو سرائف کسی حرف کو شامل ہو تو دونوں کو مبني پڑھائے گا

ایک سے لیکر دس تک سوائے بارہ کے مثلاً: (خمسة عشر وحادی عشر)

☆ اور اگر دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو تو وہ معرب پڑھاجائے گا
لیکن پھر بھی اس پر کسرہ نہیں آئے گی مثلاً: (بعلبک)

الکنايات:

سوال: کنایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی معینہ چیز کو غیر صریح لفظ سے تعبیر کرنے ایسے لفظ سے جو اس شے پر
دلالت کرے کو کنایہ کہتے ہیں

سوال: کم، کذا، کیت اور ذیت کس کس کے لیے آتے ہیں؟

جواب: کم اور کذا عدد کے لیے آتے ہیں اور کیت، ذیت بات کے لیے آتے ہیں

سوال: کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز کا اعراب بیان کریں نیز یہ بھی
بتائیں کہ ان کی تمیز پر کس لفظ کا داخل کرنا جائز ہے؟

جواب: کم استفہامیہ کی تمیز کا اعراب:

کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے

مثلاً: (کم درہما عندک)؟

کم خبریہ کی تمیز کا اعراب:

کم خبریہ کی تمیز مفرد محبور اور جمع محبور دونوں طرح آ سکتی ہے

مثلاً: (کم مفاضة حبا وزیت، کم غلمان اشتریت)

☆ کم خبریہ اور استفہامیہ کی تمیز پر (من) کا داخل کرنا جائز ہے

مثلاً: (وَلَمْ يَمْنِ تِلْكَ)؟ اور (وَلَمْ يَمْنِ قَرْيَةً)

سوال: کم خبریہ اور استفہامیہ کے لیے کس جگہ آنا ضروری ہے؟

جواب: کم خبریہ اور استفہامیہ کے لیے کلام کے شروع میں آنا ضروری ہے

سوال: کم خبریہ اور استفہامیہ پر کون کونسا اعراب پڑھ سکتے ہیں؟ نیز یہ بھی

بتائے یہ کب مرفوع، کب منصوب اور کب محبور ہوں گے؟

جواب: کم استفہامیہ اور خبریہ پر تینوں اعراب (رفع، نصب، جر) محلا

پڑھ سکتے ہیں

کم استفہامیہ اور خبریہ کا محبور ہونا:

جب کم سے پہلے حرف خبر یا مضاف ہوگا تو اس کو محبور پڑھے گے

کم استفہامیہ اور خبریہ کا منصوب ہونا:

جب کم کے بعد ایسا فعل ہو جو اپنی ضمیر کے ساتھ کم سے اعراض نہ کر رہا ہو تو

اس وقت کم کو منصوب پڑھے گے

کم استفہامیہ اور خبریہ کا مرفوع ہونا:

جب کم میں یہ دونوں صورتیں نہ پائی جائے تو اس وقت اس کو مرفوع

پڑھے گے

☆ اگر ظرف نہ ہو تو مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا

مثلاً: (کم رحبلا اخوتک)

☆ اور اگر ظرف ہو تو خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا

مثلاً: (کم یوماً سفرک)

اعتراض: جب کم سے پہلے حرف حبر یا مضاف آئے گا تو آپ کا پہلا
 قاعدہ باطل ہو جائے گا کیونکہ اس وقت کم کلام کے شروع میں نہیں آئے گا
 جواب: جی نہیں! اس کا کلام کے شروع میں آنا باطل نہیں ہوگا کیونکہ مضاف،
 مضاف الیہ اور حبار محبور میں اتنا اتصال ہوتا ہے کہ یہ ناہی جدا ہو سکتے ہیں
 اور ناہی ان میں فاصلہ آتا ہے گویا یہ کلام کا ایک ہی جز ہے
 سوال: اسم استفہام اور شرط کس طرح کا عمل کرتے ہیں؟
 جواب: اسم استفہام اور شرط، کم کی طرح کا عمل کرتے ہیں یعنی ان پر بھی تینوں
 اعراب پڑھ سکتے ہیں

سوال: "کم عمۃ لک یا حبریر و حنۃ" مذکورہ شعر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟
 جواب: مذکورہ شعر میں تینوں صورتیں (رفع، نصب، نصب) جائز ہے
 ☆ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا
 ☆ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہوگا
 ☆ مصدریت کی وجہ سے منصوب ہوگا
 سوال: کیا کم کی تمیز کو حذف کرنا جائز ہے؟
 جواب: جی ہاں! جہاں ترین پایا جائے اور تمیز معین ہو تو اس وقت کم کی تمیز
 کو حذف کرنا جائز ہے
 مثلاً: (کم مالک) یہاں (درہما) محذوف ہے
 الظروف:

سوال: کیا تمام ظروف اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! بعض ظروف اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں اور بعض

اضافت کے بغیر استعمال ہوتے ہیں

مثلاً: (قبل، بعد، لیس، غیر اور حسب)

سوال: "جیٹ" کن میں سے ہیں اور اس کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: "جیٹ" ظروف مبنیہ میں سے ہے اور اس کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ

اکثر جملے کی طرف مضاف ہو مثلاً: (اجلس جیٹ المنظر جمیل)

سوال: "اذ" اور "اذا" کن میں سے ہیں؟ نیز ان میں فرق بھی بیان کریں

جواب: "اذ" اور "اذا" ظروف مبنیہ میں سے ہیں

"اذ اور اذا" میں فرق

اذا

1 یہ مستقبل کے معنی لیے آتا ہے

اگرچہ یہ ماضی کے ساتھ آئے

2 اس میں شرط کا معنی پایا جاتا ہے ہیں

اسی وجہ سے اس کے بعد فعل کا ہونا

ضروری ہے

اذ

1 یہ ماضی کے لیے آتا ہے

2 اس کے بعد دو جملے آتے یہ جملہ

فعلیہ بھی ہو سکتے ہیں اور اسمیہ بھی

اور کبھی کبھار اذا مناجات (کسی کام کے اچانک پائے جانے) کے لیے آتا ہے اس

صورت میں اس کے بعد مبتداء کا آنا ضروری ہے

سوال: کتاب میں مذکور تمام ظروف مبنیہ مع مثال و فائدہ لکھیں
 جواب: کتاب میں مذکور ظروف مبنیہ مع مثال و فائدہ درج ذیل ہیں
 آئین اور آئی:

یہ دونوں ظروف مبنیہ میں سے ہیں اور یہ مکان کے لیے اور استفہام و شرط
 کے معنی کے لیے بھی آتے ہیں مثلاً: (انی لکھذا، آئین تجلس آجلس)
 متی:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہیں اور یہ زمان کے لیے بھی آتا ہے اور استفہام و
 شرط کے معنی کے لیے بھی آتا ہے مثلاً: (متی تمش امش)
 ایان:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ زمانے میں استفہام کے لیے آتا
 ہے مثلاً: (ایان یوم الدین)
 کیف:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ زمانہ حال میں استفہام کے لیے
 آتا ہے مثلاً: (کیف أنت)
 مذ اور منذ:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ دونوں اول مدت کو بیان کرنے کے لیے
 آتے ہیں اور ان دونوں کے ساتھ مفرد معروف ملا ہوا ہوتا ہے مثلاً: (مارأیتہ من یوم الجمعة)

☆ اور کبھی کبھار یہ جمیع مدت کو بیان کرنے کے لیے بھی آتے ہیں اس وقت ان کے ساتھ مقصود بالعدوم ملا ہوا ہوتا ہے مثلاً: (مارأیتہ مذیومان) اور کبھی کبھار ان دونوں کے بعد مصدر فعل انّ اور آن آتا ہے اس صورت میں ان دونوں کے بعد زمانہ مضاف محذوف ہوتا ہے مثلاً: (ما فرحت من ذہابک) اس مثال میں مذ کے بعد (زمان) محذوف ہے ☆ یہ دونوں ترکیب میں مبتداء واقع ہوتے ہیں اور ان کے بعد والا خبر واقع ہوتا ہے برخلاف امام زجاج کے وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں (مذاور منذ) خبر مقدم واقع ہوتے ہیں اور ان کا ما بعد مبتدائے مؤخر واقع ہوتا ہے

لدی اور لدن:

یہ دونوں بھی ظروف مبنیہ میں سے ہیں اور یہ عند کے معنی میں ہوتے ہیں لیکن عند اور ان میں فترق یہ ہے کہ عند میں شے کا قبضہ اور ملکیت کا ہونا کافی ہے، ہر وقت پاس ہونا ضروری نہیں لیکن ان میں پاس ہونا بھی ضروری ہے اور ان دونوں ظروف کے دیگر لغات میں کئی تلفظ ہیں مثلاً: لَدْنِ، لَدْنِ، لَدْنِ، لَدْنِ، لَدْنِ اس کے علاوہ بھی کئی تلفظ ہیں لیکن ان کے قلت استعمال کی وجہ سے ان کو ذکر نہیں کیا گیا

قط:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ ماضی منفی کے لیے آتا ہے

مثلاً: (ما رآیت قط)

اس میں بھی کئی لعنات ہیں

قَطَّ، قُطِّ، قَطَّ، قُطِّ، قَطَّ، قُطِّ، قَطَّ، قُطِّ

عوض:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ مستقبل منفی کے لیے آتا ہے

مثلاً: (لا آراه عوض)

سوال: ظروف غیر مبنیہ کو کس صورت میں مبنی بر فتح پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جب ظروف غیر مبنیہ جملے یا اذ کی طرف مضاف ہو جائے تو ان

کو مبنی بر فتح پڑھنا جائز ہے مثلاً: (يَوْمَ تُنْفَخُ فِي الصُّورِ)

المعرفة:

سوال: معرفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: معرفہ کی تعریف:

"ما وضع لشيء بعينه"

جس اسم کو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے معرفہ کہتے ہیں

سوال: معرفہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: معرفہ کی چھ (6) اقسام ہیں

2 اعلام

1 مضمورات

4 معرفہ باللام

3 مبہات (اسمائے اشارہ و موصولات)

5 وہ اسم جو اضافت معنویہ کے طور پر ان میں سے کسی ایک کی طرف

6 معرفہ بالنداء

مضاف ہو

العلم:

سوال: اسم علم کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: اسم علم کی تعریف:

"ما وضع لشي بعينه غير متناول غيره بوضع واحد"

وہ اسم جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی اور کو

مثلاً: (زید، عمر، بکر)

شامل نہ ہو

سوال: معرفہ ہونے کے اعتبار سے ضمائے کی کیا درجہ بندی ہے؟

جواب: معرفہ ہونے کے اعتبار سے ضمائے میں سے سب سے اعلیٰ ضمیر

ضمیر متکلم ہے، پھر ضمیر مخاطب ہے اور پھر ضمیر غائب ہے

النكرة:

سوال: نکرہ کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: جس اسم کو کسی معین چیز کے لیے وضع نہ کیا گیا ہو اسے نکرہ کہتے ہیں

اسماء العدد:

سوال: اسم عدد کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائے کہ اعداد کے کتنے اور کون کونسے اصول ہیں؟

جواب: اسم عدد کی تعریف:

"ما وضع لکمية آحاد الاشياء"

جس اسم کو اشیاء کے افراد کی مقدار پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا

گیا ہو اسے اسم عدد کہتے ہیں

☆ اعداد کے اصول بارہ (12) ہیں اور وہ یہ ہیں

1 تا 10: واحد سے عشرة 11: مائة 12: ألف

سوال: اسمائے عدد اور معدود کے استعمال کا مکمل طریقہ بیان کریں

1 واحد اور اثنان معدود کی صفت بن کر قیاس کے مطابق (مذکر کے لیے مذکر اور

مونث کے لیے مونث آتے ہیں) مثلاً: (رجل واحد، امرأة واحدة)

2 ثلاثة سے عشرہ تک اسم عدد خلاف قیاس آتے ہیں

مثلاً: (ثلاثة رجال، أربع نسوة)

3 اَحد عشر اور اشنا عشر کے دونوں (حبز اکائی اور دہائی) قیاس کے مطابق آتے ہیں
مثلاً: (اَحد عشر رحبال، اِحدى عشرة امرأة)

4 ثلاثة عشر سے تسع عشرة تک کا پہلا حبز خلاف قیاس اور دوسرا حبز
مطابق قیاس آتا ہے مثلاً: (ثلاثة عشر رحبالاً، ثلاث عشرة امرأة)
☆ قبیلہ تمیم والے عشرة (جب وہ مونث کے لیے استعمال ہو تو اس کی شین) کو کسرہ
دیتے ہیں

5 عشرون اور اس کی اخوات (تمام دہائیاں) مذکر و مؤنث میں بغیر کسی منرق
کے آتی ہیں

مثلاً: (عشرون رحبالاً، عشرون امرأة)
6 اَحد وعشرون سے تسعة وتسعون تک اسم عدد میں ایک اور دو کی اکائی مطابق
قیاس اور تین سے نو تک کی اکائی خلاف قیاس آتی ہے اور دہائیاں ایک ہی حال
میں رہے گی

مثلاً: (اَحد وعشرون رحبالاً، ثلاث وتسعون امرأة)
7 مائة، الف اور ان کی تشنیہ و جمع مذکر مؤنث میں بغیر کسی منرق کے آتے ہیں

8 پھر اس کے اوپر عدد پر اسی کا عطف کرتے ہوئے آگے بنائے گئے

9 ثمانی عشر کے حبز اول کی یاء پر تین صورتیں پڑھنا جائز ہے

☆ اس کی یاء پر فتح پڑھنا مثلاً: (ثمانی عشرة امرأة)

☆ یاء پر سکون پڑھنا مثلاً: (ثمانی عشرة امرأة)

☆ یاء کو حذف کر کے نون پر کسرہ پڑھنا مثلاً: (ثمان عشرة امرأة)

لیکن یاء کو حذف کر کے نون پر فتح پڑھنا شاذ ہے

مثلاً: (ثمان عشرة امرأة)

سوال: اسمائے عدد کی تمیز کس طرح آتی ہے؟

جواب: 1 ثلاثہ سے عشرہ تک کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے اب چاہے وہ لفظاً جمع ہو یا

معنی جمع ہو سوائے ثلاث مائتہ کے اس کی تمیز مفرد مجرور ہوگی

مثلاً: (ثلاثۃ رجال، ثلاث مائتہ)

2 أحد عشر سے تسعہ و تسعون تک کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے

3 مائتہ، الف اور ان کی تشنیہ و جمع کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے

4 واحد اور اثنان کی تمیز نہیں لائی جاتی کیونکہ تمیز اس کی لائی جاتی ہے جس

میں ابہام ہو جبکہ یہ دونوں خود اپنے مقصود عدد پر دلالت کرتے ہیں

سوال: کس صورت میں اسم عدد کو مذکر و مونث دونوں طرح لانا جائز ہے؟

جواب: دو صورتوں میں اسم عدد کو مذکر و مونث دونوں طرح لانا جائز ہے

1 جب مونث تمیز کو مذکر لفظ سے تعبیر کیا گیا ہو

مثلاً: (عندی ثلاثۃ أشخاص من النساء)

2 جب مذکر تمیز کو مونث لفظ سے تعبیر کیا گیا ہو

مثلاً: (عندی ثلاثۃ نفوس من الرجال)

سوال: عدد تصیری اور عدد حالی کی تعریف بیان کر کے ان دونوں میں فرق بیان کریں اور یہ بتائیں کہ یہ کن کن اعداد کے لیے آسکتے ہیں اور کن کے لئے نہیں؟
جواب: تمہید:

یاد رکھیں کبھی کبھار اسم عدد سے محدود کے وہ تمام افراد مراد نہیں ہوتے جن پر وہ اسم عدد دلالت کرتا ہے بلکہ ان میں سے ایک فرد مراد ہوتا ہے اور اس کام کے لیے اسم عدد کو فاعل کے وزن پر لایا جاتا ہے جس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے

1 استعمال اول باعتبار تصویر

2 استعمال دوم باعتبار حال

عدد تصویر کی تعریف:

وہ اسم فاعل جو قلیل عدد پر ایک عدد کا اضافہ کر دیتا ہے
مثلاً: الشانی، الشانیۃ سے لے کر العاشر اور العاشرة تک ناکہ اس کے علاوہ
عدد حال کی تعریف:

وہ اسم فاعل جو اس عدد کا مرتبہ بیان کرنے کے لیے آتا ہے
مثلاً: الشانی (ایک کو دو بنانے والا)، العاشر اور عشر کے بعد مرکبات میں
مذکر کے لیے "الحادی عشر" اور مونث کے لیے "الحادیۃ عشرہ"
یہاں تک کہ "التاسع عشر والتاسعة عشرہ" کہاجائے گا اور یہ سلسلہ چلتا
رہے گا

عدد تعبیر اور عدد حال میں فرق:

عدد تعبیر	عدد حال
عدد تعبیر کی اس سے کم درجے والے کی طرف	عدد حال کی اس عدد کے ہم جنس کی طرف یا اس سے اوپر والے
اضافت کرائے گے	عدد کی طرف اضافت کرائے گے
مربک عدد کی باعتبار تعبیر	مربک عدد کی مرکب عدد کی
مربک عدد کی طرف	طرف اضافت باعتبار حال ہو
اضافت نہیں ہو سکتی ہے	ہو سکتی ہے

المذکر والمؤنث:

سوال: مذکر اور مؤنث کسے کہتے ہیں؟

جواب: مؤنث کی تعریف:

"ما فيه علامة التانيث لفظاً أو تقديرًا"

جس اسم میں لفظاً یا تقدیراً علامت تانیث ہو اسے مؤنث کہتے ہیں

مذکر کی تعریف:

"ما لم يكن فيه علامة التانيث لفظاً ولا تقديرًا"

جس اسم میں علامت تانیث نہ ہو اسے مذکر کہتے ہیں

سوال: علامت تانیث کتنی اور کون کونسی ہیں؟

جواب: علامت تانیث تین ہیں اور وہ یہ ہیں

1 الف مقصورہ کا ہونا مثلاً: (سلمیٰ)

2 الف مدودہ کا ہونا مثلاً: (صحراء)

3 تائے ثانیث کا ہونا مثلاً: (فاطمۃ)

سوال: مونث کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کی ہیں

جواب: مونث کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

2 مونث لفظی

1 مونث حقیقی

1 مونث حقیقی:

"ما بازالہ ذکر من الحيوان"

جس مونث کے مقابلے میں حیوان کی جنس میں سے کوئی مذکر مذکور ہو اسے

مونث حقیقی کہتے ہیں

مثلاً: امرأة اس کے مقابلے میں حیوان میں سے رحل آتا ہے

2 مونث لفظی:

"ما لم يكن بازاله ذكر من الحيوان"

جس مونث کے مقابلے میں حیوان میں سے کوئی بھی مذکر نہ ہو اسے مونث

لفظی کہتے ہیں

مثلاً: ظلمة اس کے مقابلے میں حیوان میں سے کوئی بھی نہیں آتا

سوال: کس صورت میں فعل کے ساتھ تاء لانا واجب ہے اور کس صورت میں اختیار ہے؟

جواب: جب فعل کی اسناد مونث حقیقی کی طرف ہو تو اس وقت تاء کو لانا واجب ہے

مثلاً: (ذهبت فاطمة)

☆ جب فعل کی اسناد اسم ظاہر مونث غیر حقیقی کی طرف ہو تو اس وقت تاء لانے یا نالانے میں اختیار ہے مثلاً: (طلع الشمس یا طلعت الشمس)

☆ جب فعل کی اسناد جمع مذکر سالم کے علاوہ جمع کی طرف ہو تو اس کا حکم بھی اسم ظاہر مونث غیر حقیقی کی طرح ہے یعنی تاء لانے یا نالانے میں اختیار ہے مثلاً: (قام الرجال یا قامت الرجال)

☆ جب فعل کا فاعل جمع مذکر سالم کے علاوہ جمع کی ضمیر ہو تو وہاں دو صورتیں جائز ہیں 1 اگر وہ جمع عاقلین میں سے ہو تو ایسی صورت میں فعل کو واو کے ساتھ مذکر اور تاء کے ساتھ مونث لانا جائز ہے مثلاً: (الرجال جلسوا، الرجال جلست)

2 اگر وہ جمع عاقلین کے علاوہ سے ہو یعنی یا عاقلین مونث یا غیر عاقل مذکر ہو تو ایسی صورت میں فعل کو تائے تانیث کے ساتھ اور نون جمع مونث کے ساتھ لانا جائز ہے مثلاً: (النساء جلسن)

المثنی:

سوال: تشنیہ کسے کہتے ہیں مع مثال بیان کریں

جواب: تشنیہ کی تعریف:

"ما لحق آخره ألف أو ياء مفتوح ما قبلها ونون مكسورة ليدل على أن معه مثله من جنسه"

جس اسم کے آخر میں الف یا یاء ہو اور اس کا ما قبل مفتوح ہو اور اس کے

آخر میں نون مکسورہ ہو تاکہ وہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اسی کی

جنس سے ایک اور بھی ہے مثلاً: (رحبان)

سوال: اسم مقصور کی تشنیہ بنانے کا طریقہ بیان کریں

جواب: جس اسم مقصور کا آخر الف سے بدلا ہوا ہو اور وہ ثلاثی (تین حرفی) بھی ہو تو اس

اسم مقصور کی تشنیہ بناتے وقت الف کو واؤ سے بدل دیا جائے گا

مثلاً: عصایہ اصل میں عصوہ تھا تو اس کی تشنیہ عصوان آئے گی اور اگر وہ الف واو سے

بدلا ہوا نہ ہو بلکہ یاء سے بدلا ہوا ہو (مثلاً: ریحی جو اصل میں ریحی تھا) یا واو سے تو بدلا ہو مگر ثلاثی

ہو یا وہ الف کسی سے بدلا ہوا نہ ہو تو ان تینوں صورتوں میں تشنیہ بناتے وقت الف

مقصورہ کو یاء سے بدل دے گے مثلاً: ریحی سے ریحان

سوال: اسم ممدود کی تشنیہ بنانے کا طریقہ بیان کریں

جواب: جس اسم ممدود کا ہمزہ اصلی ہو تو اس اسم ممدود کی تشنیہ بناتے

وقت اسے ثابت رکھا جائے گا مثلاً: (فراء سے فراءان)

☆ جس اسم ممدود کا ہمزہ تانیث کے لیے ہو تو اس اسم ممدود کی تشنیہ بناتے وقت اسے واو سے بدل دیا جائے گا مثلاً: (حمراء سے حمروان)

☆ جس اسم ممدود کا ہمزہ ناہی اصلی ہو اور ناہی تانیث کے لیے ہو تو اس اسم ممدود کی تشنیہ بناتے وقت دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی اس ہمزہ کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے اور واو سے بدلنا بھی جائز ہے

مثلاً: کاء اس کی تشنیہ میں دو صورتیں جائز ہے کاء ان اور کاء وان

سوال: کس صورت میں تشنیہ کا نون حذف ہو جائے گا؟

جواب: اضافت کے وقت تشنیہ کا نون حذف ہو جائے گا

مثلاً: (علائمان سے علامازید)

سوال: "حذفت تاء التانیث فی خصیان والیان" اس عبارت کی وضاحت کریں

جواب: فتاعده یہ ہے کہ جس اسم کی تشنیہ بنانی ہے اگر اس کے آخر میں

تائے تانیث ہو تو اسے گرائے بغیر تشنیہ بنایا جاتا ہے مثلاً: (ضارب سے

ضارب تان) لیکن پر دونوں (خصیۃ اور الیۃ) کلمے اس فتاعدے سے مستثنیٰ ہے یعنی جب

ان کی تشنیہ بنائے گئے تو ان کی تائے تانیث کو حذف کر دیا جائے گا

مثلاً: (خصیۃ سے خصیان)

المجموع:

سوال: جمع کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ تم، رجب اور فلک میں سے کون مفرد ہے اور کون جمع ہے؟

جواب: جمع کی تعریف:

"ما دل علی آحاد مقصودۃ بحروف مفردۃ بتغیر ما"

جو اسم مقصودہ انفراد پر دلالت کرے اس اسم کے مفرد کے حروف میں

کچھ تبدیلی کے ساتھ مثلاً: (رجل سے رجال)

☆ صحیح قول کے مطابق تم، رجب اور رجب جمع نہیں ہے کیونکہ ان پر جمع کی تعریف صادق

نہیں آتی اور "فلک" جمع ہے کیوں کہ مفرد اور جمع دونوں کے لیے بولا جاتا ہے

سوال: جمع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جمع کی ابتدائی طور پر دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 جمع سالم (صحیح) 2 جمع مکسر

☆ جمع سالم (صحیح) مذکر اور مونث دونوں کے لیے آتی ہے

1 جمع مذکر سالم (صحیح):

جس اسم کے مفرد کے آخر میں واو یا ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور ہو اور

آخر میں نون مفتوح بھی ہو اسے "جمع مذکر سالم" کہتے ہیں تاکہ وہ اس بات پر دلالت

کرتے کہ اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی کئی ہیں

مثلاً: (مسلم سے مسلمون)

سوال: جس اسم کے مفرد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اس کی جمع مذکر سالم کیسے بنے گی؟

جواب: جس اسم کے مفرد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اس اسم کی جمع مذکر سالم بناتے وقت اس یاء کو حذف کر دیا جائے گا
مثلاً: (فتاضی سے فتاضون)

سوال: جس اسم کے مفرد کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس کی جمع مذکر سالم کیسے بنی گی؟

جواب: جس اسم کے مفرد کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس اسم کی جمع مذکر سالم بناتے وقت اس الف کو حذف کر دیا جائے گا اور ماقبل مفتوح کو باقی کور کھا جائے گا
مثلاً: (مصطفیٰ سے مصطفون)

سوال: جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط تحریر کریں

جواب: جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط:

جس اسم کی جمع مذکر سالم بنانی ہیں اگر وہ غیر صفتی ہو تو اس کے لیے تین

شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اس اسم کا مذکر ہونا

2 اس اسم کا کسی کا علم ہونا

3 اس اسم کا عاقل کے لیے ہونا
مثلاً: (زید سے زیدون)

اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شرط مفقود ہوگی تو اس اسم کی جمع مذکر سالم نہیں آئے گی

اور اگر وہ اسم صفت کا صیغہ ہو تو اس کے لیے چھ (6) شرائط ہیں ان میں سے دو وجودی ہیں

اور چار عدمی ہیں وہ چھ شرائط یہ ہیں

1 وہ صفت کا صیغہ مذکر ہو

2 وہ صفت کا صیغہ عاقل کے لیے ہو

3 اس صفت کے صیغے کا مذکر افعَل اور مونث فعلاء کے وزن پر نا ہو

مثلاً: (اجمر اور حمراء)

4 اس صفت کے صیغے کا مذکر فعْلان اور مونث فعلى کے وزن پر نا ہو

مثلاً: (سکران اور سكرى)

5 وہ ایسا صفت کا صیغہ نا ہو جو مذکر اور مونث دونوں میں برابر ہو

مثلاً: (حبرج اور صبور)

6 وہ صفت کا صیغہ تائے تانیث والا نہ ہو مثلاً: (علالة)

سوال: کس صورت میں جمع مذکر سالم کا نون حذف ہو جاتا ہے؟

جواب: اضافت کے وقت جمع مذکر سالم کا نون حذف ہو جاتا ہے

مثلاً: (مسلمو پاکستان)

اعترض: آپ نے کہا جمع مذکر سالم بنانے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم

مذکر ہو، علم ہو اور عاقل ہو جبکہ ارضون، سنون میں یہ شرائط نہیں پائی جاتی مگر

پھر بھی وہ جمع مذکر سالم میں ایسا کیوں؟

جواب: ان اسماء کی جمع کا واو اور نون کے ساتھ آنا شاذ ہے

جمع المونث سالم:

سوال: جمع مونث سالم کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اس کے بنانے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: جمع مونث سالم کی تعریف:

"ماحق آخره ألف وتاء"

جس جمع کے آخر میں الف اور تاء ہو اسے جمع مونث سالم کہتے ہیں

جمع مونث سالم بنانے کی شرائط:

جس اسم کی جمع مونث سالم بنانی ہے اگر وہ صفت کا صیغہ ہو تو اس کے لیے

شرط یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں مذکر بھی ہو اور اس مذکر کی جمع واو اور نون کے

ساتھ آتی ہو مثلاً: (مسلمۃ سے مسلمات)

اور اگر اس کا مذکر ہی نہ ہو تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم تاء سے خالی نہ ہو

مثلاً: (حائض) اس کی جمع مونث سالم نہیں آسکتی

اور اگر وہ اسم صفت کا صیغہ نہ ہو تو پھر اس کی جمع مونث سالم لانے کے لیے کوئی شرط

نہیں ہے

جمع التکسر:

سوال: جمع مکسر کسے کہتے ہیں؟ مع مثال بیان کریں

جواب: جمع مکسر کی تعریف:

"ما تغیر بناء واحدہ"

جس جمع میں واحد کی صورت تبدیل ہو جائے اسے جمع مکسر کہتے ہیں

مثلاً: (رجال، افسر اس)

سوال: جمع قلت اور جمع کثرت کے اوزان بیان کریں

جواب: جمع قلت کے اوزان یہ ہیں:

أفعل، أفعال، أفعة، فعلة

جمع کثرت (صحیح) کے اوزان:

ان اوزان کے علاوہ بقیہ تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں

مثلاً: (فعل، فعال، مفاعل، فعال، أفاعل وغیرہ)

المصدر:

سوال: مصدر کسے کہتے ہیں؟ مع مثال بیان کریں

جواب: مصدر کی تعریف:

"اسم للحدث الجاری علی الفعل"

جو اسم فعل پر جاری ہونے والے حدوثی معنی پر دلالت کرے اسے مصدر کہتے ہیں

سوال: ثلاثی محبرد سے جو مصادر آتے ہیں وہ کیا ہوتے ہیں اور جو غیر ثلاثی محبرد سے آتے ہیں وہ کیا ہوتے ہیں؟

جواب: ثلاثی محبرد سے جو مصادر آتے ہیں وہ تمام سماعی ہوتے ہیں اور جو غیر ثلاثی محبرد سے آتے ہیں وہ تمام قیاسی ہوتے ہیں

سوال: مصدر کا عمل اور عمل کی شرائط بیان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ کون سی ایسی صورت ہے جس میں مفعول مطلق کو عمل دلانا اور نہ دلانا دونوں جائز ہے؟

جواب: اگر مصدر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے خواہ وہ ماضی کے معنی میں ہو یا اس کے علاوہ اور مصدر کے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں فعل کو ذکر کرنا ضروری ہے اور اس وقت فعل ہی عمل کرے گا نہ کہ مفعول مطلق

☆ مصدر معرف باللام کا عامل بننا شاذ اور قلیل ہے

☆ اگر مصدر مفعول مطلق ہو تو ایسی صورت میں وہ اپنے بعد والے پر عمل نہیں کریگا بلکہ بعد میں آنے والے اسم کا عامل اس سے پہلے والا فعل ہوگا

مثلاً: (ضربت ضرباً عمرواً)

☆ اور اگر مصدر مفعول مطلق ہو اور اس کے فعل کو جو با حذف کر کے اس مصدر کو

اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہو تو وہاں دو صورتیں جائز ہیں

1 فعل کو عمل دلانا کیونکہ وہ اصلاً عامل ہے

2 مصدر کو عمل دلانا کیونکہ وہ فعل کا نائب ہے

سوال: کیا مصدر کے فاعل کو ذکر کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! مصدر کے فاعل کو ذکر کرنا ضروری نہیں ہے

سوال: مصدر کی اس کے معمول کی طرف اضافت کرنا کیسا؟

جواب: مصدر کی اس کے معمول کی طرف اضافت جائز ہے

اسم الفاعل:

سوال: اسم فاعل کسے کہتے ہیں مع مثال بیان کریں

جواب: اسم فاعل کی تعریف:

"ما مشتق من فعل لمن تمام بہ بمعنی الحدوث"

ایسا اسم جو فعل سے مشتق ہو اس ذات پر دلالت کرنے کے لیے جس کے

ساتھ فعل قائم ہو حدوثی معنی کے ساتھ

مثلاً: (ضارب)

سوال: اسم فاعل ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے اور غنیر ثلاثی مجرد سے کس وزن

پر آتا ہے؟

جواب: اسم فاعل ثلاثی مجرد سے "فاعل" کے وزن پر آتا ہے اور غنیر ثلاثی مجرد

سے مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے شروع میں میم مضموم اور آخر کے ماقبل

کے کسرہ کے ساتھ مثلاً: (یجتنب سے مجتنب)

سوال: اسم فاعل کے عمل کی شرائط تحریر کریں

جواب: اسم فاعل اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے لیکن اس کے عمل کے

لیے دو شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو

2 اپنے صاحب پر اعتماد کرنے والا ہو (اگر اسم فاعل جملے میں خبر بن رہا ہے تو

اس سے پہلے مبتداء، اگر صفت بن رہا ہے تو ماقبل موصوف بن رہا ہو، وعلیٰ هذا

القیاس) یا اس سے پہلے ہمزہ استفہامیہ یا مانافیہ ہو

مثلاً: (زید قائم ابوہ)

سوال: اگر اسم فاعل ماضی کے لیے ہو تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر اسم فاعل ماضی کے لیے ہو تو اضافت معنوی واجب ہے

لیکن امام کائی کہتے ہیں کہ اضافت واجب نہ ہوگی

☆ اور اگر اسم فاعل کا کوئی دوسرا معمول ہو اس کے علاوہ جس کی طرف

اضافت ہوئی ہے تو اس وقت فعل مقدر ہوگا

مثلاً: (زید معطی عمرو درہما) یہاں درہما سے پہلے اعطی فعل مقدر ہے جس کی وجہ سے

درہما منصوب ہے

سوال: اگر اسم فاعل پر الف لام آجائے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر اسم فاعل پر الف لام آجائے تو یہ تمام زمانوں میں برابر ہوگا

مثلاً: (مررت بالضارب ابوہ زید اُمس)

سوال: کیا اسم فاعل کے کچھ صیغے کسی اور معنی کے لیے بھی آتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اسم فاعل کے کچھ صیغے مبالغہ کا معنی دینے کے لیے آتے ہیں

مثلاً: (ضراب، ضرب، مضراب، علیم وغیرہ)

سوال: اسم فاعل کے تشنیہ و جمع کے صیغے عمل اور شرائط میں کس کی طرح ہے؟

جواب: اسم فاعل کے تشنیہ و جمع کے صیغے عمل اور شرائط میں اسم فاعل واحد کے صیغے کی طرح ہے

سوال: اسم فاعل کے تشنیہ و جمع کے نون کو کس وقت حذف کرنا جائز اور کس وقت حذف کرنا واجب ہے؟

جواب: اضافت کے وقت اسم فاعل کے تشنیہ و جمع کے نون کو حذف کرنا واجب ہے اور ان دو شرائط کے پائے جانے کے وقت حذف کرنا جائز ہے

1 مابعد کو مفعول ب کی وجہ سے نصب دے

2 اس پر الف لام بمعنی الذی داخل ہو

اسم المفعول:

سوال: اسم مفعول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم مفعول کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لمن وقع علیہ"

ایسا اسم جو فعل سے مشتق ہو تاکہ وہ اس ذات پر دلالت کرتے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو

سوال: اسم مفعول ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اسم مفعول کے اوزان:

اسم مفعول ثلاثی مجرّد سے "مفعول" کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرّد سے اسم فاعل کے صیغے کی طرح آتا ہے آخری حرف کے ماقبل کے فتح کے ساتھ مثلاً: (مُستخرج)

سوال: عمل کرنے اور بقیہ شرائط میں اسم مفعول کس کے حکم میں ہے؟

جواب: عمل کرنے اور بقیہ شرائط و احکام میں اسم مفعول اسم فاعل کے حکم میں ہے

الصفة المشبهة:

سوال: صفت مشبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صفت مشبہ کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لازم لمن تمام به على معنى الشبوت"

ایسا اسم جو فعل لازم سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس

کے ساتھ معنی مصدری بطورِ ثبوت (تینوں زمانوں کی قید کے بغیر) قائم ہو

سوال: صفت مشبہ کے صیغے کس کے مخالف ہوتے ہیں اور کیا ہوتے ہیں؟

جواب: صفت مشبہ کے صیغے اسم فاعل کے مخالف ہوتے ہیں یعنی اسم فاعل

کے اوزان تو قیاسی ہیں لیکن صفت مشبہ کے اوزان قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں

سوال: صفت مشبہ کے عمل کی شرائط تحریر کریں

جواب: صفت مشبہ مطلقاً یعنی کسی زمانے کی شرط کے بغیر فعل لازم جیسا عمل کرتا ہے لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے کہ یہ ان پانچ چیزوں (مبتداء موصوف، ذوالحال، ہمزہ استفہام، حرف نفی) میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرنے والا ہو مثلاً: (زید حسن عیالہ)

سوال: صفت مشبہ کتنے اور کون کونسے طریقوں سے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: صفت مشبہ تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے

1 یا تو الف لام کے ساتھ آئے گا مثلاً: (الحسن)

2 یا الف لام کے بغیر آئے گا مثلاً: (حسن)

3 یا اضافت کے ساتھ آئے گا

اور صفت مشبہ کے معمول میں بھی تین صورتیں جائز ہیں

1 معمول کا الف لام کے ساتھ آنا مثلاً: (حسن الوجہ)

2 معمول کا اضافت کے ساتھ آنا مثلاً: (حسن وجہہ)

3 معمول کا ان دونوں (الف لام اور اضافت) سے حالی ہونا مثلاً: (حسن وجہ)

☆ پھر ان چھ قسموں میں سے ہر ایک کا معمول مرفوع بھی ہوگا، منصوب بھی ہوگا اور مجرور

بھی ہوگا پس چھ کو تین سے ضرب دینے سے یہ اٹھارہ قسمیں بن گئی

☆ صفت مشبہ کا معمول فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہوگا

☆ صفت مشبہ کے معمول کے منصوب ہونے کی دو صورتیں ہیں

1 معمول کے معروف ہونے کی صورت میں معمول کا نصب مفعول سے مشابہت کی بناء پر منصوب ہوگا

2 معمول کے نکرہ ہونے کی صورت میں معمول کا نصب تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا
☆ صفت مشبہ کا معمول مضاف الیہ ہونے کی بناء پر محبور ہوگا

سوال: صفت مشبہ کے استعمال کی کل اٹھارہ (18) صورتیں لکھ کر ان میں اقسام خمسہ (مستنقع، مختلف فیہ، احسن، حسن اور قبیح) متعین کریں

جواب: 1 صفت مشبہ کے استعمال کی اٹھارہ صورتوں میں سے دو صورتیں مستنقع ہیں اور وہ یہ ہیں: (الْحَسَنُ وَجْهٌ الْحَسَنُ وَجْهٌ)

2 ایک صورت مختلف فیہ ہے اور وہ یہ ہے: (حَسَنٌ وَجْهٌ)

3 اور باقی صورتوں میں سے جن میں ایک ضمیر ہو وہ احسن ہیں

4 جن میں دو ضمیریں ہو وہ حسن ہیں

5 اور جن میں کوئی بھی ضمیر نہ ہو وہ قبیح ہے

☆ صفت مشبہ کے استعمال کی اٹھارہ صورتوں کا نقش:

احسن	حسن	قیح	مستن	مختلف فی
الحسن وجهہ	حسن وجهہ	الحسن وجهہ	الحسن وجهہ	حسن وجهہ
حسن وجهہ	الحسن وجهہ	حسن وجهہ	الحسن وجهہ	
الحسن الوجهہ	حسن الوجهہ			
الحسن الوجهہ	الحسن الوجهہ			
حسن الوجهہ				
حسن الوجهہ				
حسن وجهہ				
الحسن وجهہ				
حسن وجهہ				

☆ جب صفت مشبہ کے معمول کو اس کی وجہ سے رفع دے گے تو اس وقت صفت میں ضمیر نہیں ہوگی اور اگر صفت مشبہ کے ذریعے اس کے معمول کو رفع نہیں دی جائے گی تو صفت مشبہ میں ایک ضمیر ہوگی جو موصوف کی جانب لوٹے گی اور صفت کا فعل واقع ہوگی،

جب صفت میں ضمیر کا پایا جاننا متحقق ہو گیا کہ صفت کا بعد منصوب یا مجبور ہے تو صفت کو مونث، تشنیہ و جمع بھی لایا جائے گا

☆ اسم فاعل و مفعول جب مفعول کی جانب متعدی نہ ہو تو ان جمیع اقسام میں صفت کی طرح ہوگی

اسم التفضیل:

سوال: اسم تفضیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم تفضیل کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لموصوف بزيادة على غيره"

ایسا اسم جو فعل سے مشتق ہو موصوف کے لیے اس کے غیر پر زیادتی کے ساتھ

مثلاً: (زيد أفضل الناس)

سوال: اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے "افعل" کے وزن پر آتا ہے

سوال: اسم تفضیل کے بنانے کی کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: اسم تفضیل کے بنانے کی شرائط:

اسم تفضیل کے بنانے کی دو شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اسم تفضیل ثلاثی مجرد سے بنایا جائے تاکہ افعل کے وزن پر بنانا ممکن ہو

2 اس میں رنگ اور عیب والے معنی نہ پائے جائے کیونکہ رنگ و عیب سے

افعل کا وزن اسم تفضیل کے علاوہ کے لیے آتا ہے

مثلاً: (زيد أفضل الناس)

سوال: غیر ثلاثی محبر دیا وہ مصادر جن میں رنگ و عیب کے معنی پائے جاتے ہیں ان سے اسم تفضیل کا معنی کیسے حاصل کرے گے؟

جواب: غیر ثلاثی محبر دیا وہ مصادر جن میں رنگ و عیب کے معنی پائے جاتے ہیں ان سے اسم تفضیل کے معنی حاصل کرنے کے لیے لفظ "أشد" یا اس کے ہم مثل (اکثر) کو ذکر کر کے اس کے بعد اس فعل کے مصدر کو ذکر کرے گے جس اسم سے اسم تفضیل کا معنی حاصل کرنا ہے

مثلاً: (هو أشد منه استخراجاً)

سوال: کیا اسم تفضیل صرف فاعل کے معنی کی زیادتی بیان کرنے کے لیے آتا ہے؟

جواب: جی نہیں! اگرچہ قیاس کا تقاضہ تو یہی ہوتا کہ اسم تفضیل صرف فاعل کے معنی کی زیادتی بیان کرے لیکن کبھی کبھار اسم تفضیل مفعول کے معنی کی زیادتی بیان کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً: (أعذر یعنی اکثر معذوریۃ)

سوال: اسم تفضیل کے استعمال کے طریقے لکھ کر مع مثال یہ بتائیں کہ کس میں مطابقت ضروری ہے اور کس میں نہیں؟

جواب: اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اضافت کے ساتھ مثلاً: (زید أفضل القوم)

2 من کے ساتھ مثلاً: (زید أفضل من عمرو)

3 الف لام کے ساتھ مثلاً: (حباءنی زید الا فضل)

جس جملے میں اسم تفضیل کے مذکورہ تین طریقوں میں سے کوئی طریقہ

نایابا جائے اس میں اسم تفضیل کا استعمال درست نہیں ہے اور ایسے ہی ان تین طریقوں میں سے دو طریقے بھی ایک ساتھ اسم تفضیل میں استعمال نہیں ہو سکتے اس لیے یہ دونوں مثالیں جائز نہیں ہے

(زید الأفضل من عمرو اور لازید افضل)

لیکن اگر مفضل علیہ مشہور ہو تو وہاں مذکورہ تینوں طریقوں کے بغیر اسم تفضیل کو ذکر کرنا بھی درست ہے مثلاً: (اللہ اکبر)

سوال: اسم تفضیل کا استعمال اضافت کے وقت کتنے معانی کے لیے ہوتا ہے؟

جواب: اسم تفضیل کا استعمال اضافت کے وقت دو معانی کے لیے ہوتا ہے

1 اسم تفضیل کے ذریعے مضاف الیہ کے افراد پر زیادتی مقصود ہوتی ہے

بشرطیکہ موصوف مضاف الیہ کے افراد میں سے ہو

مثلاً: (زید افضل الناس)

اس صورت یوسف اَحسن اخوتہ کہنا جائز نہیں کیونکہ وہ اخوة میں شامل نہیں

2 اسم تفضیل کے ذریعے مطلق زیادتی مقصود ہو

اس صورت میں یوسف اَحسن اخوتہ کہنا جائز ہے

☆ اضافت کی پہلی نوع کی بناء پر اسم تفضیل میں دو صورتیں جائز ہیں

1 اسم تفضیل کو مذکر مفرد لانا چاہے اس کا موصوف واحد ہو یا تشنیہ ہو یا جمع ہو

مثلاً: (زید افضل القوم، الزیدان افضل القوم)

2 اسم تفضیل کو واحد، تشنیہ، جمع اور مذکر مؤنث میں موصوف کے مطابق لانا

مثلاً: (زید افضل القوم، الزیدان افضل القوم)

اضافت کی دوسری نوع میں اسم تفضیل کا استعمال الف لام کے ساتھ ہو تو اسم تفضیل کو موصوف کے مطابق لانا واجب ہے
مثلاً: (زیدُ الافضل)

☆ جب اسم تفضیل کا استعمال من کے ساتھ ہو تو اس کو ہر حال میں مفرد لانا ضروری ہے مثلاً: (زید افضل من عمرو)

سوال: اسم تفضیل اسم ظاہر میں کس وقت عمل کرتا ہے؟
جواب: جب مذکورہ تین شرائط پائی جائے تو اس وقت اسم تفضیل اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے

1 اسم تفضیل لفظاً ایک چیز کی صفت واقع ہو اور معنی دوسری چیز کی صفت واقع ہو
2 وہ متعلق پہلی شے کے اعتبار سے مفضل اور دوسری شے کے اعتبار سے مفضل علیہ ہو

3 اسم تفضیل حرف نفی کے بعد واقع ہو

مثلاً: (ما رأیت رحباً احسن فی عینہ الکحل منہ فی عین زید)

اس مثال میں احسن اسم تفضیل مذکورہ شرائط ثلاثہ پائے جانے کی وجہ سے حُسن کے معنی میں ہو گیا ہے

☆ اگر یہاں الکحل کو احسن اسم تفضیل کا فعل نہ مانا جائے تو لازماً احسن اسم تفضیل کو خبر مقدم اور الکحل کو مبتدائے مؤخر ماننا پڑے گا جو کہ درست نہیں

کیونکہ اس وقت احسن اور اس کے معمول کے درمیان الکحل کا فاصلہ آجائے گا جو کہ اجنبی ہے اور اجنبی کا فاصلہ جائز نہیں

اوپر بیان کردہ مثال کو مزید دو طریقوں سے اختصار کے ساتھ لکھا جاسکتا ہے

1 جیسے مارآیت رحبانی احسن فی عینہ الکحل منہ فی عین زید یہ مثال مشہورہ ہے اسے اختصار کے ساتھ مارآیت رحبلاً احسن فی عینہ الکحل من عین زید بھی کہا جاسکتا ہے

2 لفظ عین کو جس میں الکحل مفصل علیہ ہے بغیر من کے اسم تفضیل پر مقدم کر کے اس طرح بھی کہا جاسکتا ہے کہ مارآیت کعین زید احسن فیہا الکحل

الفعل:

سوال: فعل کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کے خواص بھی بیان کریں

فعل کی تعریف:

"مادل علی معنی فی نفسہ مقترن بأحد الازمۃ الثلاثہ"

وہ کلمہ جو اپنی ذات میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو

فعل کے خواص:

1 متد کا ہونا 2 سین کا ہونا 3 سوف کا ہونا

4 جوازم (لم، لماً، لام، امر، لائے نہیں، ان شرطیہ) کا ہونا

5 تائے تانیث ساکنہ کا آخر میں ہونا

6 ضمائر بارزہ مرفوعہ متصلہ کا آخر میں لاحق ہونا

الماضي:

سوال: فعل ماضی کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل ماضی کی تعریف:

"مادل علی زمان قبل زمانک"

جو فعل گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے اسے فعل ماضی کہتے ہیں

سوال: ماضی کے اعراب کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب: ماضی کے اعراب کی تین صورتیں ہیں

1 اگر فعل ماضی کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک اور واو نہ ہو تو اس کا

آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے مثلاً: (ضرب)

2 اگر فعل ماضی کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک ہو تو اس کا آخر مبنی

بر سکون ہوتا ہے مثلاً: (ضربت)

3 اگر فعل ماضی کے آخر میں واو ہو تو اس کا آخر مبنی بر ضم ہوتا ہے

مثلاً: (ضربو)

المضارع:

سوال: فعل مضارع کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل مضارع کی تعریف:

"ما أشبه الاسم بأحد حروف (نأيت)"

وہ فعل جو حروف نایت میں سے کسی حرف کے شروع میں آنے کی وجہ سے اسم کے مشابہ ہو

سوال: فعل مضارع کس اعتبار سے اسم کے مشابہ ہے؟

جواب: فعل مضارع دو اعتبار سے اسم کے مشابہ ہے

1 یہ دونوں (فعل مضارع اور اسم فاعل) حال اور استقبال کا معنی دینے میں مشابہ ہے

2 سین اور سوف کے ان دونوں پر داخل ہونے میں مشابہ ہے

سوال: حروف نایت میں سے کون کس کے لیے آتا ہے؟ بیان کریں

جواب: حروف نایت کی تفصیل درج ذیل ہیں:

ہمزہ:

واحد متکلم کے لیے آتا ہے مثلاً: (أضرب)

نون:

جمع متکلم کے لیے آتا ہے مثلاً: (نضرب)

تاء:

مخاطب کے تمام صیغوں کے لیے مطلقاً آتا ہے (چاہے وہ واحد ہو یا تشنیہ ہو یا جمع ہو)

چاہے مذکر ہو یا مؤنث ہو) اور واحد و تشنیہ مؤنث غائب کے لیے بھی آتا ہے

مثلاً: (تضرب، تضربان)

یاء:

یہ واحد اور تشنیہ مونث غائب کے علاوہ بقیہ تمام غائب کے صیغوں کے لیے آتی ہے مثلاً: (یضرب)

سوال: حروف مضارع کب مفتوح ہو گے اور کب مضموم ہو گے؟

جواب: جس مضارع کی ماضی رباعی (چار حرفی) ہو اس میں حروف مضارع مضموم ہونگے مثلاً: (مُجلیب)

اور اس کے علاوہ تمام صورتوں (جب مضارع کی ماضی رباعی نہ ہو بلکہ ثلاثی ہو یا رباعی سے زائد حرفی ہو) میں حروف مضارع مفتوح ہو گے مثلاً: (یضرب)

سوال: کس صورت میں مضارع کو معرب پڑھائے گا؟

جواب: جب فعل مضارع کے ساتھ ناہی نون تاکید ملا ہو اور ناہی نون جمع مؤنث ملے ہو تو اس صورت میں فعل مضارع کو معرب پڑھے گے

سوال: فعل مضارع کے کتنے اور کون کونسے اعراب ہے؟

جواب: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں اور وہ یہ ہیں

1 رفع 2 نصب 3 جزم

سوال: فعل مضارع صحیح کی تعریف اور اعراب بیان کریں

جواب: فعل مضارع صحیح کی تعریف:

وہ فعل مضارع جس کے آخر میں حروف علت میں سے کوئی حرف

نہ ہو اور وہ مضارع جو جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مونث حاضر کی ضمائر بارزہ
مرفوعہ سے حالی ہو

اعرابی حالت:

اس کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتح سے اور حالت حبزی
سکون سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت حبزی
ھو یضربُ	لن یضربَ	لم یضربْ

سوال: فعل مضارع بانون اعرابی کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟

جواب: فعل مضارع بانون اعرابی کی تعریف:

وہ فعل مضارع جس میں نون اعرابی ہو، تشنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد
مونث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ کے ساتھ

اعرابی حالت:

اس کی حالت رفعی ثبوت نون سے، حالت نصبی و حبزی حذف نون سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت حبزی
ھما یضربان	لن یضربا	لم یضربا

سوال: فعل مضارع معتل بالواو والیاء کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟

جواب: فعل مضارع معتل بالواو والیاء کی تعریف:

جس فعل مضارع کے آخر میں واو یا یاء ہو اسے معتل بالواو والیاء کہتے ہیں

حالت حبزی حذف آخر سے آتی ہے

حالت رفعی حالت نصبی حالت حبزی

هویدعو، یرمی لنیدعو، یرمی لمیدغ، یرم

سوال: فعل مضارع معتل بالالف کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟

جواب: فعل مضارع معتل بالالف کی تعریف:

جس فعل مضارع کے آخر میں الف ہو اسے معتل بالالف کہتے ہیں

اعمر ابی حالت:

اس کی حالت رفعی ضمیمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ تقدیری سے اور

حالت حبز می حذف آخر سے آتی ہے

حالت رفعی حالت نصبی حالت حبزی

هویر ضی لن یر ضی لم یر ضی

سوال: کس صورت میں فعل مضارع مرفوع ہوتا ہے اور کس صورت میں

فعل مضارع منصوب ہوتا ہے؟

جواب: جب فعل مضارع نواصب اور جوازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے اور فعل

مضارع ان یا پنج حروف کے بعد منصوب ہوتا ہے

1 آن 2 لن 3 کی 4 اذن 5 آن مقدرہ

سوال: اُن کتنی اور کون کونسی صورتوں میں مقدر ہوتا ہے مع
مثال بیان کریں

جواب: ان مذکورہ چھ مقامات پر مقدر ہوتا ہے

1 حتیٰ کے بعد مثلاً: (سرت إلى المدينة حتى أدخلها)

2 لام کی کے بعد مثلاً: (جئت لازورك)

3 لام جود کے بعد مثلاً: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ)

4 فاء کے بعد مثلاً: (زرنی فاكرمك)

5 واو کے بعد مثلاً: (لا تأكل السمك وتشرب اللبن)

6 او کے بعد مثلاً: (لأسكنك في سلسة أو تعطيني حتى)

سوال: فعل مضارع پر اُن کے داخل ہونے کے بعد یہ کیا ہوتا ہے اور اس کی کتنی
صورتیں ہیں؟

جواب: فعل مضارع پر اُن کے داخل ہونے کے بعد یہ منصوب ہوتا ہے اور اس
کے منصوب ہونے کی دو صورتیں ہیں

1 فتح کے ساتھ منصوب ہوگا مثلاً: (أريد أن تحسن إليّ)

2 نون کے حذف ہونے کے ساتھ منصوب ہوگا مثلاً: (وأن تصو موخير لكم)

سوال: ظن اور اس کے مشتقات کے آنے والے اُن کی کتنی اور کونسی صورتیں ہیں

جواب: ظن اور اس کے مشتقات کے بعد آنے والے اُن کی دو صورتیں ہیں

1 وہ اُن ناصب ہو 2 وہ اُن مثقلہ سے مخففہ ہو مثلاً: (ظنت أن سيقوم)

سوال: علم اور اس کے مشتقات کے بعد آنے والا آن کیا ہوتا ہے؟

جواب: علم اور اس کے مشتقات کے بعد آنے والا آن ناصبہ نہیں ہوتا بلکہ مشغلہ سے مخففہ ہوتا ہے مثلاً: (علمت ان سيقوم)

سوال: لفظ (لن) فعل مضارع پر داخل ہو کر کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: لفظ (لن) فعل مضارع پر داخل ہو کہ اسے نصب دیتا ہے اور مستقبل کی نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے مثلاً: (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي)

سوال: اذن کس صورت میں فعل مضارع کو نصب دیتا ہے؟

جواب: اذن میں جب یہ دو صورتیں پائی جائے گی تو وہ مضارع کو نصب دے گا
1 اذن کے مابعد کا اس کے ماقبل پر اعتماد نہ ہو

2 فعل مستقبل کے معنی میں ہونا کہ حال کے معنی میں مثلاً: (اذن تدخل الجنة)

سوال: جب اذن کے بعد واو یا فاء ہو تو اس وقت اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: جب اذن فاء اور واو کے بعد واقع ہو تو اس کے مابعد میں دو صورتیں جائز ہیں
1 فعل کو رفع دینا

2 فعل کو نصب دینا مثلاً: (وَإِذْ الْأَوَّلُونَ خَلَقُوا إِلَّا قَلِيلًا)

سوال: "کی" کس کے لیے آتا ہے مع مثال بیان کریں

جواب: "کی" سببیت کے لیے آتا ہے یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب بنتا ہے
مثلاً: (أَسْمَتُ كِي أَدْحَلَ الْجَنَّةِ)

سوال: جن صورتوں میں اُن مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اُن کی تفصیل بیان کریں

جواب: جن صورتوں میں اُن مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

1 حتی کے بعد:

جب یہ ماقبل کی طرف نظر کرتے ہوئے مستقبل کا معنی دیتا ہے اور یہ کی یا الی کے معنی میں ہوتا ہے

مثلاً: (أَسَلْتُ حَتَّى أَدْخُلَ الْجَنَّةَ)

☆ جس فعل مضارع پر حتی داخل ہوا ہے اگر وہ زمانہ مستقبل کے معنی میں نہ ہو بلکہ حال کے معنی میں ہو چاہے تحقیقاً ہو یا حکایتاً ہو وہاں حتی کے بعد اُن مقدر نہیں ہوگا بلکہ حتی حرف ابتداء ہوگا اور اس کے بعد والا فعل مضارع مرفوع ہوگا اور حتی کا ماقبل اس کے بعد کے لیے سب ہوگا مثلاً: (مَرَضَ حَتَّى لَا يَرِجْعُونَهُ)

اسی وجہ سے یہ مثال (کان سیری حتی ادخلها) مستنec ہے کیونکہ حتی کو ابتداءئی بنانا پڑے گا اگر ابتداءئیہ بنائے گے تو یہ الگ جملہ ہو جائے گا اور کان کی خبر نہیں رہے گی لیکن اگر اس مثال میں ہم کان کو تامہ بنائے تو یہ مثال درست ہے اور اس مثال (أَسَرْتُ حَتَّى تَدْخُلَهَا) میں بھی کیونکہ اگر حتی کو ابتداءئیہ بنائے تو سببیت والا معنی باقی نہیں رہے گا اس وجہ سے حتی کے بعد والے کو رفع دے گے

2 لام کی کے بعد:

اس کے بعد بھی اُن مقدر ہوتا ہے اور لام کی سے مراد وہ لام حبارہ ہے جس کا
ما قبل ما بعد کے لیے سبب ہو مثلاً: (أَسَلْتِ لَادِحِثِ الْجَنَّةِ)

3 لام جود کے بعد:

لام جود کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے اور لام جود سے مراد وہ لام تاکید ہے جو کان منفی کے
بعد آتا ہے مثلاً: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ)

4 فاء کے بعد:

فاء کے بعد بھی اُن مقدر ہوتا ہے لیکن اس کے لیے دو شرائط ہیں

• فاء سببیہ ہو

• فاء سے پہلے امر، نہی، استفہام، نفی، تمسنی، عرض

میں سے کوئی ایک چیز ہو

مثلاً: (زرنی فا کر مک)

5 واو کے بعد:

واو کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے لیکن اس کے لیے بھی دو شرائط ہیں

• واو جمعیت (مصاحبت اور معیت) کے معنی میں ہو

• واو سے پہلے مذکورہ چھ چیزوں (امر، نہی، استفہام، نفی، تمسنی، عرض) میں سے

کوئی ایک چیز ہو مثلاً: (زرنی وا کر مک)

اس واو کے بعد بھی اُن ناصبہ مقدر ہوتا ہے جو الی اُن یا لا اُن کے معنی میں ہو
مثلاً: (لَا لَزْمَكَ أَوْ تَعْطِينِي حَقِّي)

6 حروف عاطفہ کے بعد:

حروف عاطفہ کے بعد بھی اُن مقدر ہوتا ہے بشرطیکہ معطوف علیہ
اسم صریح ہو مثلاً: (الْأَوْحِيَّا أَوْ مِنْ وَرَآئِي حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا)
سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں اُن مقدرہ کو ظاہر کرنا جائز ہے اور کتنی صورتوں
میں واجب ہے؟

جواب: دو صورتوں میں اُن مقدرہ کو ظاہر کرنا جائز ہے اور وہ یہ ہیں

1 لام کی کے ساتھ مثلاً: (أَسْمَلْتُ لَدَا حَسَلِ الْجَنَّةِ)

2 حروف عاطفہ کے ساتھ مثلاً: (أَعْجَبَنِي قِيَامُكَ وَأَنْ تَذْهَبَ)

☆ اور جب لام نفی پر لام کی داخل ہو جائے تو اس وقت اُن کو ظاہر کرنا واجب ہے
مثلاً: (لَمَّا يَعْلَمُ)

سوال: فعل مضارع کس صورت میں مجزوم ہوگا؟ نیز عوامل حازمہ کی بھی بیان
کریں

جواب: جب فعل مضارع پر کوئی عامل حازمہ آجائے تو اس صورت

میں مضارع مجزوم ہوگا اور عوامل حازمہ متعدد ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

لم، لَمَّا، لام امر، لائے نہی، کلمات محذورات (کلمات شرطیہ) پر بارہ ہیں

1 ان 2 مہما 3 اذا ما 4 اذا 5 حیثما 6 آئین

7 متی 8 ما 9 من 10 آئی 11 آنی 12 ان مقدرہ

☆ کیفما اور اذا کے ذریعے فعل مضارع کو حزم دینا کلام عرب میں شاذ ہے

حروف حازمہ کی تفصیل:

لم اور لمادونوں مضارع کو منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں لیکن دونوں میں منرق یہ ہوتا ہے کہ لما زمانہ منظم تک فعل کی نفی کرتا ہے اور لم مطلق زمانے میں فعل کی نفی کرتا ہے مثلاً: (لما یضرب، لم یضرب)

اور دو سر منرق یہ ہے ترینے کے پائے جانے کے وقت لم کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ لم کے فعل کو کسی صورت میں بھی حذف کرنا جائز نہیں ہے

لام امر اور لائے نہی:

لام امر کے ذریعے فعل کو طلب کیا جاتا ہے

اور لائے نہی کے ذریعے فعل کے ترک کرنے کو طلب کیا جاتا ہے

سوال: شرط و جزاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرط و جزاء کی تعریف:

"کلم المحبازاة تدخل علی الفعلین لسببیه الأول و مسببیه الثانی"

کلمات محبازہ فعلوں پر داخل ہوتے ہیں پہلا سبب اور دو سر اسباب بنتا ہے

ان دونوں کو شرط و جزاء کہتے ہیں

سوال: شرط و حزاء پر کب حزم واجب ہے اور کب جائز ہے؟

جواب: اگر شرط و حزاء دونوں مضارع ہو یا صرف شرط مضارع ہو تو حزم دینا واجب ہے اور اگر صرف حزاء مضارع ہو تو دو صورتیں جائز ہیں

1 حزم دینا مثلاً: (ان ذرّتِ اَزَر)

2 رفع دینا مثلاً: (ان زرتِ اَزور)

سوال: حزاء پر فناء لانے کی وجوہی، جوازی اور نہ لانے کی صورتیں بیان کریں

جواب: اگر حزاء فعل ماضی ہو اور بغیر تہ کے ہو چاہے وہ لفظاً ماضی ہو یا معنی ماضی ہو حزاء پر فناء لانا جائز نہیں ہے مثلاً: (ان ضربت ضربت)

☆ اگر حزاء فعل مضارع ہو چاہے مثبت ہو یا لا کے ساتھ منفی ہو دو صورتیں جائز ہے

1 فناء کو لانا

2 فناء کو نالانا

☆ اگر حزاء ناہی فعل مضارع مثبت نا منفی اور ناہی فعل ماضی تہ کے بغیر ہو تو ایسی

صورت میں حزاء پر فناء لانا واجب ہے

☆ اور جب حزاء جملہ اسمیہ ہو تو کبھی کبھار اس پر فناء کی جگہ اذاف بایہ کو

داخل کیا جاتا ہے مثلاً: (وَإِنْ تُصَبِّحُمْ سَیِّئَةً بِمَا قَدَّمْتُ إِلَيْهِمْ إِذَا هُمْ يَقْتُلُونَ)

سوال: ان مقتدر ہونے کی صورتیں مع مثال بیان کریں

جواب: ان (شرطیہ) پانچ مقامات پر شرط کے ساتھ مقتدر ہوتا ہے بشرطیکہ

پہلی چیز دوسری چیز کے لیے سبب ہو

- 1 امر کے بعد مثلاً: (زرنی فنا کر مک)
- 2 نہی کے بعد مثلاً: (لا تضع أوتاتک یکن خیر لک)
- 3 استفہام کے بعد مثلاً: (أعندک ماء أشربہ)
- 4 تمسنی کے بعد مثلاً: (لیتک تجتهد تفز)
- 5 عرض کے بعد مثلاً: (ألا تحبالس الصالحین نصب خیراً)

سوال: "امتنع لا تکفرتد حنل النار خلافاً...." مذکورہ عبادت کی وضاحت کریں

جواب: یہ مثال "لا تکفرتد حنل النار" کہنا درست نہیں ہے کیونکہ یہاں اُن کو شرط کے ساتھ مقتدر ماننے کی صورت میں عبارت یوں بنے گی "ان لا تکفرتد حنل النار" اور یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہاں پہلی چیز دوسری کے لیے سبب نہیں ہے برخلاف اما کائی کے وہ کہتے ہیں کہ یہ مثال درست ہے کیونکہ عرف میں اس کے معنی ان تکفرتد حنل النار لیے جاتے ہیں اور یہ کہنا درست ہے

الامر:

سوال: امر کسے کہتے ہیں؟

جواب: امر کی تعریف:

"صیغۃ یطلب بها الفعل من الفاعل الخطاب بحذف حرف المضارعة"

ایسا صیغہ جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے

حرف مضارعة کے حذف کے ساتھ مثلاً: (اضرب)

سوال: امر کے آخر کا کیا حکم ہے؟

جواب: امر کے آخر کا وہی حکم ہے جو مجزوم کا ہوتا ہے یعنی جیسے اگر وہ صحیح ہو تو اس کے آخر کو ساکن کیا جاتا ہے ایسے ہی اگر فعل امر بھی صحیح ہو تو اس کے آخر کو ساکن کیا جاتا ہے

سوال: امر بنانے کا مکمل طریقہ کافیہ کی روشنی میں بیان کریں

جواب: فعل امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کر دے پھر اس کے بعد اگر اگلا حرف ساکن ہو اور وہ رباعی (چار حرفی) نہ ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لائیں گے اگر ساکن کا مابعد مضموم ہو مثلاً: (تَقْتُلُ سے اَقْتُلْ)

اور اگر ساکن کا مابعد مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے مثلاً: (يَضْرِبُ سے اضْرِبْ)

فعل مالم یسم فاعله:

سوال: فعل مالم یسم فاعله کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل مالم یسم فاعله کی تعریف:

"هو ما حذف فاعله"

وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کر دیا جائے اور اسے اس کے

وفاً مقام مفعول کر دیا جائے مثلاً: (ضْرِبْ)

☆ اسے فعل مجہول بھی کہتے ہیں

سوال: فعل مجہول بنانے کا مکمل طریقہ ماضی محبر دو مسزید فیہ اور مضارع کے اعتبار سے بیان کریں

جواب: 1 اگر وہ فعل (جس کے فاعل کو حذف کیا گیا ہے) ماضی ہو تو اس کے پہلے حرف کو ضمہ دے گے اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دے گے
مثلاً: (ضرب سے ضرب)

2 اگر اس ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دے گے اور تیسرے حرف کو ضمہ دے گے مثلاً: (اجتنب سے اجتنب)
3 اگر ماضی کے شروع میں تا ہو تو تاء اور دوسرے حرف کو ضمہ دے گے
مثلاً: (تقبل سے تقبل)

اور یہ دوسرے حرف کو ضمہ دینا التباس کے خوف کی وجہ سے ہوتا
کیونکہ یہاں اگر دوسرے حرف کو ضمہ نہ دے تو معلوم نہیں ہوگا کہ باب تفعیل
اور تفاعل کی ماضی مجہول ہے یا باب تفعیل اور باب مفاعلہ کا مضارع معروف ہے
4 اور اگر وہ ماضی معتل العین ہو تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں

• عین کلمہ کی کسرہ کو فاء کی طرف پھیرنا اور اس کے بعد عین کلمہ کو

یاء سے بدلنا اور یہ زیادہ فصیح ہے مثلاً: قُول اور يُوع سے قِيل اور يُع

• مذکورہ تبدیلی کے بعد اشیال بھی جائز ہیں یعنی فاء کلمہ کی کسرہ کو تھوڑا ماضی سے

بدل کر اور یاء کو تھوڑا سا واو سے بدل کر پڑھنا جائز ہے

• فاء کلمہ کی ضمہ کو باقی رکھ کر عین کلمہ کی ہی حرکت کو گرا دیں ایسی صورت

میں یاء ساکن ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل جائے گی

مثلاً: قُول اور بُوع اور یہ کمزور لغت ہے

یہ تینوں صورتیں جس طرح یہاں درست ہے اسی طرح باب افتعال، باب

انفعال اجوف کی ماضی مجہول میں بھی درست ہے

لیکن باب افعال اور استفعال اجوف کی ماضی مجہول میں صرف پہلی صورت جائز

ہے دوسری دو جائز نہیں ہیں

اور اگر وہ فعل مضارع ہو تو اس کے پہلے حرف (علامت مضارع) کو ضمہ دے

گے (اگر پہلے سے ضمہ نہ ہو تو) اور اگر آخر کا ماقبل مفتوح نہ ہو تو اسے فتح دے گے

مثلاً: (يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ)

اور اگر وہ مضارع معتل العین ہو تو عین کلمہ کی حرکت ماقبل کو دے گے اور عین

کلمہ کو الف سے بدل دے گے مثلاً: (يُقُولُ سے يُقَالُ)

المتعدي وغير المتعدي:

سوال: فعل متعدی اور غیر متعدی کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل متعدی کی تعریف:

"ما يتوقف فهمه على متعلق"

وہ فعل جس کا سمجھنا متعلق پر موقوف ہو مثلاً: (ضرب)

فعل متعدی کی تعریف:

وہ فعل جس کا سمجھنا متعلق پر موقوف نہ ہو مثلاً: (قعد)

سوال: فعل متعدی کی اقسام مع مثال تحریر کریں

جواب: فعل متعدی کی چار اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 وہ فعل متعدی جسے صرف ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو

مثلاً: (ضرب زید عمرواً)

2 وہ فعل متعدی جو دو مفعولوں کو چاہے لیکن ایک پر اکتفاء کرنا درست ہو

مثلاً: (اعطیت زید ادرہما)

3 وہ فعل متعدی جو دو مفعولوں کو چاہے اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا درست نہ ہو

مثلاً: (علم زید بکراً عالماً)

4 وہ فعل متعدی جو تین مفعولوں کو چاہے اور وہ افعال یہ ہے (أعلم، أرى، أنبأ، أخبر،

خبر، حدث)

مثلاً: (أعلم زید بکراً عمرواً عالماً)

فعل متعدی کی چوتھی قسم کا حکم:

جن افعال متعدیہ کہ تین مفعول ہوتے ہیں، ان کا پہلا مفعول باب اعطیت کے مفعول کی

طرح ہوتا ہے یعنی جس طرح اس کے ایک مفعول کو حذف کرنا اور دوسرے پر

اکتفاء کرنا درست ہے اسی طرح ان افعال میں بھی دوسرے دو مفعولوں کو حذف کر کے

پہلے مفعول پر اکتفاء کرنا درست ہے

اور ان افعال متعدیہ کا دوسرا اور تیسرا مفعول باب علت کے دونوں مفعولوں کی طرح ہوتا ہے یعنی جس طرح باب علت کے ایک مفعول کو حذف کر کے دوسرے پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح ان افعال کے دوسرے اور تیسرے مفعول میں سے کسی ایک کو حذف کر کے دوسرے پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے

افعال القلوب:

سوال: افعال متلوب کتنے اور کون کونسے ہیں اور ان میں سے کون کس معنی کے لیے آتا ہے؟
نیز افعال متلوب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: افعال متلوب درج ذیل ہیں

ظننت، حسبت، خلعت، زعمت، علمت، رأیت، وحدت ان میں سے پہلے تین (ظننت، حسبت، خلعت) گمان کے معنی کے لیے آتے ہیں، آخری تین (علمت، رأیت، وحدت) یقین کے معنی کے لیے آتے ہیں اور چوتھا (زعمت) گمان اور یقین دونوں معنی کے لیے آتا ہے
☆ افعال متلوب کا دوسرا نام "افعال شک و یقین" ہے

سوال: افعال متلوب کی پرداخت حاصل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال متلوب جملہ اسمیہ پرداخت حاصل ہوتے ہیں اس چیز کو بیان کرنے کے لیے جو ان سے صادر ہوتی ہے اور افعال متلوب دونوں (مبتداء اور خبر) کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں

سوال: افعال متلوب کی خصوصیات بیان کریں

جواب: افعال متلوب کی خصوصیات:

1 جب افعال مطلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو ذکر کیا جائے تو دوسرے

مفعول کو ذکر کرنا ضروری ہے برخلاف باب اعطیت کے اس کے ایک مفعول کو ذکر کے

دوسرے کو حذف کر سکتے ہیں مثلاً: (زید يعطی الفقراء اور هو يعطی الدنانیر)

2 افعال مطلوب کا عمل باطل ہو جاتا ہے جب یہ مبتداء اور خبر کے درمیان یا

آخر میں آئے دونوں جزوں کے مستقل ہونے کی وجہ سے مثلاً: (قام آظنّ زید)

3 افعال مطلوب استفہام، نفی اور لام سے پہلے عمل نہیں کرتے

مثلاً: (علت آزید عندک)

4 افعال مطلوب کے فاعل و مفعول کی دونوں ضمیروں کا ایک ہی ہی چیز ہونا جائز

ہے مثلاً: (علمتني منطلقاً)

سوال: اگر افعال مطلوب اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہ ہو تو پھر ان کا کیا حکم ہو گا مع

مثال بیان کریں

جواب: اگر افعال مطلوب اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہ ہو بلکہ کسی ایسے معنی پر مشتمل

ہو جن کا دل سے واسطہ نہ ہو

مثلاً: ظننت کبھی اتھمت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، علت کبھی عرفت کے معنی میں

استعمال ہوتا ہے، رأیت کبھی البصرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور وحدت کبھی

اصبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

تو ایسی صورت میں یہ افعال افعال مطلوب نہیں ہونگے اور دو مفعولوں کی بجائے

صرف ایک مفعول کی طرف متعدي ہونگے

افعال ناقصہ:

سوال: افعال ناقصہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: افعال ناقصہ کی تعریف:

"ما وضع لتقرر الفاعل على صفة"

وہ افعال جو کسی مخصوص صفت پر فاعل کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں

سوال: افعال ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: افعال ناقصہ سترہ ہیں اور وہ یہ ہیں:

کان، صار، ظل، بات، أصبح، أمسى، أضحى، عاد، عند، راح، مازال، ما انفك،

ما فتى، مادام، ليس، ما برح اور آض

☆ کبھی کبھار حباء اور تعد بھی فعل ناقص کے طور پر استعمال ہوتے ہیں

سوال: افعال ناقصہ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں خبر کو اپنے معنی کا حکم دینے کے

لیے اور پہلے حوزہ کو رفع اور دوسرے حوزہ کو نصب دیتے ہیں

مثلاً: (کان زید قائماً)

سوال: افعال ناقصہ کی تفصیل کافیہ کی روشنی میں بیان کریں

جواب: افعال ناقصہ کی تفصیل درج ذیل ہے

کان:

1 کان کبھی ناقصہ ہوتا ہے جو زمانہ ماضی میں اپنی خبر کے ثبوت کے لیے آتا ہے

چاہے وہ دائمہ ہو یا منقطعہ ہو مثلاً: (وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا)

2 اور کبھی کان، صار کے معنی میں ہوتا ہے اور اس میں ضمیر شان ہوتی ہے

مثلاً: (أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ)

3 اور کبھی کان تامہ بمعنی ثبوت بھی ہوتا ہے مثلاً: (إِذَا أَرَادَ شَيْءًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ)

4 اور کبھی کان زائدہ بھی ہوتا ہے مثلاً: (كَيْفَ نَكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا)

صار:

صار انتقال کے لیے آتا ہے مثلاً: (صار زید عالم)

اصبح، امسی، اضحی:

1 یہ تینوں مضمون جملہ کو اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں

مثلاً: (اصبح زید صائماً)

2 کبھی کبھار یہ تینوں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

مثلاً: (اصبح زید غنيا اي صار زید غنيا)

3 کبھی یہ تینوں تامہ بھی ہوتے ہیں

مثلاً: (فَسُبْحَنَّ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ)

ظل، بات:

1 یہ دونوں مضمون جملہ کو اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں

مثلاً: (يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا)

2 کبھی کبھار یہ دونوں صار کے معنی میں ہوتے ہیں

مثلاً: (ظَلَّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا)

مازال، ماہرج، ماستی، مانفک:

یہ چاروں اپنی خبروں کو اپنے فاعل کے لیے استمرار کے ساتھ ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں جب سے فاعل نے خبر کو قبول کیا ہو اور ان کو نفی لازم ہوتی ہے

مثلاً: (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي)

مادام:

یہ فاعل کے لیے خبر کے ثبوت کی مدت تک کسی کام کا وقت متعین کرنے کے لیے آتا ہے، اسی لیے اس سے پہلے مستقل کلام کا ہونا ضروری ہے جس کا وقت متعین ہو کیونکہ یہ ظرف ہوتا ہے، مستقل کلام نہیں ہوتا

مثلاً: (اجلس مادام زید حبال)

لیس:

یہ زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے اور بعض نحو یوں کے نزدیک یہ مطلق زمانے کی نفی کے لیے آتا ہے

مثلاً: (لیس زید حبال)

سوال: افعال ناقصہ کی خبروں کو ان کے اسماء پر مقدم کرنا کیسا؟

جواب: افعال ناقصہ کی خبروں کو ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے

مثلاً: (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ سُلْهُوٌ أَحَدٌ)

سوال: افعال ناقصہ کی خبروں کو خود ان پر مقدم کرنا کیسا؟

جواب: افعال ناقصہ کی خبروں کو خود ان پر مقدم کرنے کی تین اقسام ہیں

1 حائز

2 ناحائز

3 مختلف فیہ

حائز:

وہ بارہ افعال ہیں

کان، صار، اُصبح، امسی، اُضحی، ظل، بات، آض، عاد، عند، راح

ناحائز:

وہ افعال جن کے شروع میں ما آتا ہے

مازال، ما انقل، مافتی، ما برح، مادام

☆ برخلاف ابن کیسان کے مادام کے علاوہ میں

مختلف فیہ:

وہ لیس ہے

افعال متاربہ:

سوال: افعال متاربہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: افعال متاربہ کی تعریف:

"ما وضع لدنوا الخبر ر حباء او حصول او اخذ افیہ"

وہ افعال جو خبر کی تربت پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہو خواہ بطور امید کے ہو، یا بطور حصول کے یا بطور خبر میں فاعل کے شروع ہو جانے کے

سوال: افعال متاربہ کو تحریر کرتے ہوئے ان کی وضاحت کریں

جواب: افعال متاربہ مع وضاحت درج ذیل ہیں

عمی:

- یہ بطور امید فاعل کے لیے خبر کے ترب پر دلالت کرتا ہے،
- یہ فعل غیر متصرف ہے (اس کی گردان نہیں آتی) اس سے سوائے ماضی کے اور کوئی صیغہ نہیں آتا یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے
- ☆ اس کی خبر فعل مضارع اُن کے ساتھ ہوتی ہے مثلاً: (عمی زید اُن یخرج)
- ☆ اور کبھی اُن کو حذف بھی کیا جاتا ہے مثلاً: (عمی زید یخرج)
- ☆ کبھی اس کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کر دیا جاتا ہے مثلاً: (عمی اُن یخرج زید)

کاد:

یہ بطور حصول فاعل کے لیے خبر کے قریب پر دلالت کرتا ہے، اس کی خبر ان مصدر یہ کے بغیر ہوتی ہے مثلاً: (کادزید یجی) لیکن کبھی کبھار کاد کی خبر پر ان مصدر یہ داخل ہو جاتا ہے

اگر کاد پر حرف نفی داخل ہو جائے تو اصح قول کے مطابق یہ دوسرے افعال کی طرح نفی کے معنی میں ہو جائے گا لیکن بعض نحوی کہتے ہیں کہ یہ مثبت ہی رہے گا اور بعض کے نزدیک کاد پر حرف نفی کا دخول فعل ماضی میں اثبات کا معنی دے گا مثلاً: (وما کادو یفعلون)

جبکہ مضارع میں نفی کا معنی دے گا

مثلاً: ذولرمہ کا قول

"اذا غیر الحجرا لمحبین لم یکدر سیس الھولی من حب میتہ برح"

طفق، کرب، جعل، اخذ:

یہ افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر کو شروع کر دیا ہے، ان کا استعمال کاد کی طرح ہوتا ہے
اوشک:

اس کا استعمال عسی اور کاد کی طرح ہوتا ہے

فعل التعجب:

سوال: فعل تعجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل تعجب کی تعریف:

"ما وضع لانشاء التعجب"

وہ فعل جو تعجب ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو

سوال: فعل تعجب کے کتنے اور کون کونسے صیغے ہیں؟

جواب: فعل تعجب کے دو صیغے ہیں اور وہ یہ ہیں

2 الفعل به

1 ما افعله

☆ یہ دونوں غیر متصرف ہیں

سوال: فعل تعجب کے دونوں صیغے کس فعل سے بنائے جاتے ہیں؟

جواب: فعل تعجب کے دونوں صیغے اس فعل سے بنائے جاتے ہیں جس سے اسم

تفضیل بنایا جاتا ہے

☆ اگر ان افعال سے کہ جن سے فعل تعجب نہیں آتا تعجب کا معنی لینا مقصود ہو تو مصدر

مضاف منصوب سے پہلے ما اشد یا اس کے ہم معنی کا اضافہ کیا جائے گا مثلاً: (ما اشدَّ

استخراجہ) یا پھر مصدر مضاف محبور بحرف حبر پر لفظ اشد کا اضافہ

کرائے گے مثلاً: (اشد ببا استخراجہ)

سوال: فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں عامل و معمول کو مقدم و موخر کرنے اور ان

میں و ناصلہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں عامل و معمول کو مقدم و موخر کرنا اور ان میں فاصلہ کرنا جائز نہیں ہے

برخلاف امام مازنی کے ان کے نزدیک فعل تعجب اور اس کے معمول کے درمیان ظرف کے ذریعے فاصلہ کرنا جائز ہے

لہذا ان کے نزدیک یہ مثال درست ہے (ما احسن الیوم زیدا)

سوال: فعل تعجب کے صیغے پر جو مواد واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں علماء کے منقول اقوال بیان کریں

جواب: فعل تعجب کے صیغے پر جو مواد واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں علماء کے منقول اقوال درج ذیل ہیں

1 امام سیبویہ کے نزدیک وہ مانکرہ موصوفہ ہے

2 امام اخفش کے نزدیک وہ ما موصولہ ہے اور ما بعد جملہ اس کا صلہ ہے ہے

3 امام فراء کے نزدیک وہ ما استفہامیہ ہے

افعال مدح و ذم:

سوال: افعال مدح و ذم کسے کہتے ہیں؟

جواب: افعال مدح و ذم کی تعریف:

جو افعال تعریف یا مذمت کو ظاہر کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں انہیں

افعال مدح و ذم کہتے ہیں

☆ اور ان میں سے نعم اور میں بئس بھی ہے

سوال: نغم اور بس کے فاعل کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: نغم اور بس کے فاعل کے لیے تین شرائط ہیں

1 فاعل معرف باللام ہو

2 فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو

3 فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی کی ہو یا کلاما کیساتھ لائی گئی ہو

سوال: افعال مدح و ذم کے فاعل کے بعد کیا ہوگا؟

جواب: افعال مدح و ذم کے فاعل کے بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہوگا اس کی

ترکیب کی دو صورتیں ہیں

1 وہ مبتدائے مؤخر ہو اور اس کا ماقبل خبر مقدم ہو

2 ماقبل الگ سے جملہ ہو اور وہ خبر ہو ہو مبتدائے محذوف کی

سوال: مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ فاعل کے

مطابق ہو

☆ (بِسْ مِثْلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا) اس مثال اور اس جیسی دوسری مثالوں میں

محذوف ماننے کی تاویل جائے گی

سوال: کیا مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی تریخہ پایا جائے تو مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کر

دیا جاتا ہے مثلاً: (نعم العبد)

☆ ساء بھی افعال ذم میں سے ہے اور بئس کی طرح ہے
 ☆ حبذا بھی افعال مدح میں سے ہے اس کا فاعل ذاہوتا ہے جس میں کوئی تبدیلی
 نہیں ہوتی اور ذاکے بعد مخصوص بالمدح ہوتا ہے
 سوال: مخصوص بالمدح کے اعراب کا کیا حکم ہے؟
 جواب: حبذا کے مخصوص بالمدح کا اعراب نعم کے مخصوص بالمدح کی طرح ہوتا ہے
 ☆ حبذا میں مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد میں ایسی تمیز
 یا حال لانا جائز ہے جو مخصوص بالمدح کے مطابق ہو

تمت بالخیر

وہ کلمہ جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے۔